



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله والمنة که رساله مبارکه

حکایت اهل بیت

از تصانیف اقبوله

عبدالمطلب حکیم الاقرب حضرت مولانا الشرف علی رضا نورالدین مرقد

مؤلف

شرح عقاید مسکونه

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب بیانی درویش دامت افاضاته

مترجم

دوره مصنفین علی بن ابی طالب و اهل بیت علیهم السلام

در ماه جمادی الاول سنه ۱۲۸۵ قمری
در شهر کربلا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَمَسْلَاةٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى
أَمَّا بَعْدُ

یک من و خیل آرزو دل بچہ دعا دہم

تن ہمہ داغ داغ شد بنہ کجا گجا ہم

تاریخ اسلام کے ایک ہزار سال کس آب و تاب شان و شوکت عروج
واقبال کے ساتھ گزسے اپنوں سے زیادہ بیگانوں کی زبانیں طوعاً یا کرہاً اسکے
حمیر الحقول کارناموں کی معترف ہیں۔ اس میں بہت طویل زمانہ ایسا بھی گذر
کہ سارا عالم کلمہ لا الہ الا اللہ کے ماننے والوں کے زیر نگین تھا۔ کوئی قابل ذکر سلطنت
دریاست نہ تھی جو مسلمانوں کی باج گزار نہ ہو۔ اس ایک ہزار سالہ دور میں
خلفشار اور باہمی افتراق کے فتنے ضرور ہوئے مگر اسلام اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے
اقتدار پر مجبوری اور عمومی طور سے کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ فتنے آئے اور بادل کی
پھٹ گئے۔ بقول اقبال مرحوم۔

رکنا نہ تھا کسی سے سبیل و دواں پہلا

لیکن تقریباً گیارہویں صدی ہجری اور سترھویں صدی عیسوی جو مسلمانوں
کے مسلسل اور عمومی انحطاط اور افواہم اور روپے کے خروج و عروج کا زمانہ ہے اس
سے مسلمانوں پر مسلسل فتنوں کے طوفان اور تمام شعبہ ہائے زندگی کے علمی و فنی

مطلق۔ معاشرتی سیاسی۔ اقتصادی حالات میں عالمگیر انحطاط اس تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے کہ ان کے موجودہ حالات کو بچاؤ میں بس پہلے زمانہ کے ساتھ موازنہ کرنے لگیں تو یہ محسوس ہو گا کہ وہ کوئی اور قوم تھی یہ کوئی دوسری قوم ہے۔

پہچانہ نے رنگ و روپ بدلا ایسا

میکش میکش و پانہ ساقی ساقی

صالحین و صالحین سے اس امت کا کوئی دور اکھڑ لٹہ خالی نہیں رہا اور انتشار و
آئندہ بھی خالی نہ رہے گا مگر اکثریت و قلت اور درجات و مراتب کا فرق اسی رفت و
انحطاط کی طرح بن میں بھی بڑھا۔ اس جماعت میں قلت بھی آگئی اور ضعف بھی۔
لیکن حسب وعدہ حدیث یہ جماعت ہر جگہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کے امراض کی تشخیص
اور علاج کی تجویز اور اصلاح کی تدبیر میں اپنا منصبی فرض ادا کرتی رہی یہ فساد و فحشاء و فساد
میں نہ پھری نہ ہی حضرت کی قیادت و رہبری کا رگڑا مت ہوئی۔ ہندوستان میں ولی الہی
انداز کے درخشاں نجوم ہدایت سے لے کر قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب
تنگی پور رحمۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نالوتوی رحمۃ اللہ علیہما اور ان
کے اصحاب و رفقاء کی ساسلی جہلیہ اور ان کے مبارک اثرات و نتائج آج بھی محمدی
پہچان پاتی ہیں۔

ہمارے اس آخری دور میں بقیۃ السلف جمعۃ الخلف مجددت حضرت شہیدی
نیکم الامت نہالوی قدس سرہ کو حق تعالیٰ نے جتنی بھی حکیم الامت بنایا تھا
اس قدر ان کی صلاح و فلاح کی فکر ان کی حوائج طبعیہ میں داخل اور فکر کے بیشتر
اوقات کا اہم مشغلہ ہو گئی تھی۔

ٹھیک چودھویں صدی ہجری کا شروع اس مجدد وقت کے اسلامی کاموں کے
آغاز کا وقت ہے۔ مسئلہ ہجری میں آپ کو دارالعلوم دیوبند سے علوم دینیہ کی تکمیل
پسند فراغت ادا آئمہ و اقطاب زمانہ کے ہاتھوں دستار فضیلت ملتی ہے۔ درس
وفتوی کا کام تو دارالعلوم ہی میں اساتذہ کے سامنے شروع ہو چکا تھا اب مستقل طور
پر کانپور قیام فرما کر درس و فتوی کے تبلیغ و ارشاد اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ
بھی مجددانہ جذبہ کے ماتحت شروع ہو گیا۔ دین کے ہر رخنہ پر نظر اور اس کی اصلاح
کی فکر امت کی ہر ضرورت کا خیال اور اس کی صحیح و سہل تدبیر میں حق تعالیٰ نے آپ
پر اتمام فرمائی اور پورے پندرہ سال کانپور کے قیام میں یہ سلسلہ دور دراز تک پہنچ
گیا اس کے بعد بمقتضائے جاوہر الہیہ خالص اصلاح و ارشاد کا داعیہ غالب آیا اور
۱۳۱۵ھ میں کانپور کی ملازمت ترک فرما کر تھانہ بھون میں قیام کیا اور خدمت و
اصلاح خلق کے جتنے شعبے ہو سکتے تھے ہر شعبہ اور ہر راستہ سے تنہا وہ خدمات
انجام دین کر بڑی بڑی جماعتیں اور ادارے اس کا عشر عشر کرنے سے عاجز ہیں۔
خلوت اور گوشہ نشینی طبعاً محبوب ہونے کے باوجود مجددانہ جذبہ نے آپ کو گوشہ
سے نکالا اور ملک کے چپہ چپہ گوشہ گوشہ میں پہنچ کر ہوا عظمیٰ حسنہ اور ربانی تبلیغ اور
مخصوص انداز اصلاح سے مسلمانوں کو بیدار کیا اس کے ساتھ تربیت سالکیں اور
تصنیف و فتوی وغیرہ کے مشاغل پہلے سے زیادہ جاری رہے ۱۳۱۵ھ سے ۱۳۲۰ھ
تک ٹھیک پندرہ سال اس طرز کا سلسلہ اصلاح و خدمت خلق جاری رہا
۱۳۲۱ھ ضعف و امراض اور بعض دوسرے اسباب سے سفر ترک فرما کر
عند سفر کا اعلان شائع فرمایا۔ اور اب یکسوئی کے ساتھ اخلاص باطنی اور تربیت

سوالکین اور خدمت خلق کا گویا نیا باب شروع ہوا جس میں فتویٰ اور تصنیف
تالیف اور مقامی مواعظ و ملفوظات کا ایک خاص بیج ہو گیا جس کا رنگ و
اثر پہلے سے کہیں قوی تر تھا اور جس نے گویا ملک کے گوشہ گوشہ کو نور و ہدایت سی
بھر دیا۔

داشت نبوت یا جذبہ مجتہدیت سے جو شفقت علی الخلق اور اصلاح مسلمین
کی فکر آپ پر ہمہ وقت مسلط تھی اس سے آپ کا سونا جاگنا رفتار و گفتار آرام و
راحت سب کا سب اسی مشغلہ کی نذر کر دیا۔

جہاں کہیں مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی یا کسی پریشانی کی خبر آتی وہ غم
میں اس طرح گھٹنے لگتے تھے جیسے کسی شفیق باپ کی صلیبی اولاد پر کوئی مصیبت
آئی ہو۔

خبر چلے کسی پر ٹپتے ہیں ہم امیر

سارے جہان کا درد ہمارے جگر میں ہے

اس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس دور پر فتن میں ایسی جذبہ رکھنے والے
کو چین و آرام کہاں۔ خود احقر نے بار بار دیکھا کہ جب کوئی فتنہ مسلمانوں میں چلا
جس سے ان کی دینی یا دنیوی تباہی کا خطرہ تھا تو حضرات کا نظام صحت مختل اور
قوی میں ضعف و اضطراب نظر آنے لگتا تھا ایک ایسے ہی فتنہ کے زمانہ میں خود
فرمایا کہ

”مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اس نتائج کا تصور اگر کھانے سے پہلے آجاتا

ہے تو ہوک اڑ جاتی ہے اور سونے سے پہلے آجاتا ہے تو نیند اڑ جاتی ہے“

۱۳۴۶ھ میں مسلمانوں کی دین و مذہب سے عام غفلت اور اس کی وجہ سے
ان پر عالمگیر مصائب کے طوفان بہیم کے مشابہ اور خطرات آئندہ کے اندیشہ نے
کچھ ایسی حالت کر دی کہ حضرت والا کی صحت براثر پڑنے لگا۔ اضمحلال ہو گیا۔
شب و روز یہ فکر رہتی تھی کہ اس کا علاج کیا ہو۔ اور کس طرح ہو۔

آخر رحمت خداوندی نے دستگیری فرمائی اور ۲۰ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ کی
نازح میں قلب مبارک پر وارد ہوا کہ بعض اعمال خاصہ ایسے ہیں جن کا التزام کرنے
سے مسلمانوں کے یہ مصائب دور کئے جاسکتے ہیں کیونکہ ان اعمال کو چل اور افلاس اور
تشویش کے دور کرنے میں خاص دخل ہے اچھے ہی تین چیزیں ہیں جن پر تمام مصائب
مرتب ہیں اسی وقت عزم فرمایا کہ ان اعمال خاصہ کو مرتب کر کے عام مسلمانوں میں اس
کی اشاعت کا پورا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ یہ پچیس اصول حیات علیحدہ علیحدہ
جمع فرما کر ہر ایک کو روح کے نام سے اور مجموعہ کو حیوۃ المسلمین کے نام سے
موسوم فرما کر شائع کیا۔ شروع میں ایک نہایت اہم مقدمہ تحریر فرمایا جس میں قرآن
کریم کی ایک سو آیتوں سے یہ ثابت فرمایا کہ مسلمانوں کی یہ پریشان حالی اور تباہی
خود ان کے اعمال و افعال کے ثمرات ہیں۔

درد سر ماہیں سر راست

بارے کہ بدوش ہا مست و دوش مست

عجیب بات ہے کہ اس مقدمہ کی شرح کا اتفاق بھی احقر کو تصنیف سے پورے بیس سال کے بعد ہوا
۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ کو ہوا۔ ۱۵ محمد شفیع ۱۶
۱۷ یہ مضمون خود حضرت والا نے دیا چہ چاروا مسلمین کے عربی حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے ۱۸ محمد شفیع

اور یہ کہ آج تک جو جو تدبیریں اصلاح حال اور رفع مصائب کی کھنگلی وہ سب اسی لئے ناکام رہی کہ اسباب مرض کی طرف نظر نہیں ہوئی اور ان کے ازالہ کی صحیح فکر نہیں کی گئی۔

حیوۃ المسلمین کئی پچیس ارواح کی تصنیف میں حضرت والا نے اس کا خاص اہتمام فرمایا کہ مشکل سے مشکل مضمون کو سہل سے سہل کر کے لکھا تاکہ ہر خاص و عام اس سے بات سانی مستفی ہو سکے۔ اور اسی اہتمام کی بنا پر خلاف معمول اس کی تصنیف میں حضرت کو کئی کئی مسودے بدلنے پڑے۔

دوران تصنیف میں ایک روز احقر حاضر خیمت ہوا تو حیوۃ المسلمین کی ایک روح کا مسودہ دو ورق میں لکھا ہوا ہاتھ میں تھا۔ فرمایا کسی تصنیف میں مجھے اتنا تعب نہیں ہوا جتنا اس کی تصنیف میں ہوتا ہے کیونکہ ہر جگہ علمی اشکالات کی رعایت کے ساتھ ان کو سہل اور سلیس اور فہم عوام کے قابل بنانے کی فکر رہتی ہے۔ اسی لئے اس روح کا لکھا لکھا یا ایک مسودہ چال کر کے دوبارہ لکھا ہے۔

القبۃ مقدمہ حیوۃ المسلمین چونکہ کوئی عملی حصہ نہ تھا اس میں اس سہولت و سلاست کا اہتمام نہیں کیا گیا وہ عالمانہ زبان اور علمی اصطلاحات پر مشتمل ہونے کے سبب دقیق و مشکل رہ گیا لیکن چونکہ اس مقدمہ میں مسلمانوں کی تباہی کے اصلی سبب اور ان ارواح کے مؤثر علاج ہونے کو قرآن و حدیث سے مدلل کر کے ثابت کیا گیا جو عمل کیلئے داعی اور محرک ہے اس لئے ضرورت معلوم ہوئی کہ اس کو بھی واضح اور سلیس و سہل کر کے لکھ دیا جائے تاکہ اس پر عمل کا شوق

درغبت پیدا ہو۔ اس کی تسہیل کی ایک صورت یہ تھی کہ حضرت کی تحریر پر حواشی لکھ کر مشکل الفاظ و مضامین کی توضیح کر دی جائے مگر آجکل کی سہولت پسند طبیعتیں اس سے بھی مشوش ہوتی ہیں اس لئے یہ صورت اختیار کی گئی کہ اول مضامین مقدمہ کو اپنی عبارت میں واضح کر کے لکھ دیا جاوے پھر حضرت کی اصل تحریر کو بھی مع مختصر تسہیل بصورت حواشی کے لکھ کر پیش کیا جاوے۔ واللہ الموفق والمعين۔

مقدمہ حیوۃ المسلمین چند مضامین پر مشتمل ہے

اول یہ کہ حقیقی زندگی دنیا و آخرت میں صرف اللہ تعالیٰ کے فرمان برداری کا حق اور حصہ ہے خدا کے نافرمان اور باغی حقیقی حیات سے دونوں جگہ محروم ہیں اس مضمون کو قرآن کی ستر آیتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔

دوہم خدا کے نافرمان اور باغیوں کو جو دنیا کی ظاہری اور چند روزہ حیات میں اسباب آسائش و آرائش دیئے جاتے ہیں اس کا راز

سوم دنیا و آخرت کی ہر فلاح اور حقیقی و دائمی راحت و اطمینان و سکون صرف قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں منحصر ہے اس کو چھوڑ کر دوسری تدبیروں میں لگنا مسلمانوں کے لئے بد بختی اور ناکامی ہے۔

چہارم ابناء عصر (موجودہ اسلامی برادری) کو اس پر تنبیہ کہ وہ مصلحت سے پریشان ہو کر مختلف تدبیروں کی طرف دوڑتے ہیں لیکن افسوس کہ جو تدبیر نافع محض ہے اور ہزاروں سال کے تجربہ و مشاہدہ سے اس کا نفع یقینی

ہے اس کی طرف نہیں آتے۔ یعنی تعلیمات قرآن اور ارشادات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

وہم قرآن و حدیث کے بتلائے ہوئے اعمال کو قومی فلاح اور دفع مصائب
میں داخل و تاثیر کی صورت۔

ان پانچوں مضامین کو شرح مقدمہ میں ترتیب وار کسی قدر تفصیل کے
ساتھ لکھا جاتا ہے۔

۱۱، حقیقی زندگی صرف اللہ کے فرمانبرداروں کا حصہ ہے

تمہاری قوم کی توہین و تازیانی پر ایمان پر تمہاری زندگی موقوف ہے جیسا کہ قرآن پر
تمہاری فوجی و منصفی و فیصلہ یزدان پر نہ قوت پر نہ کثرت پر نہ شوکت پر نہ شان پر
قرآن کریم نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ آنے والی تعلیمات کو جاری کہیں روح
کے نام سے کہیں حیات کے اور کہیں نور کے لفظ سے تعبیر کیا ہے مثلاً
آیات ذیل میں ارشاد ہے۔

وَمَنْ كُنْ مَيِّتًا وَاحْيَيْنَاهُ وَ
جَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي
النَّاسِ مِمَّنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ
لِأَنَّهُ مَخْرُجٌ مِنْهَا

جو شخص ہمارے ہمارے تھا پھر ہم نے اس کو زندہ بنا دیا۔
اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور عطا کیا کہ وہ اس کے
پیشے ہوئے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کیسا ایسا شخص
اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی ہمت یہ ہو کہ
تاریکیوں میں ہونے لگے نہیں دیکھتا۔

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا | اور اسی طرح ہم نے روح (یعنی وحی)

مِنْ أَهْلِ نَا۔

بھی ہے اپنے حکم سے ۱۰

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا

لِللَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا

يُحْيِيكُمْ ۚ (انفال)

اے ایمان والو تم اللہ و رسول کے حکم کو

بجایا کرو جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی

بخش چیز کی طرف بلائے ہوں

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

وَإِذْ هُمْ بَرُورٌ مِّنْهُ ۚ

اُن لوگوں کو دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت

کر دیا اور انکی اپنی روح پر یعنی اپنی نفس پر قوت دی۔

آیات مذکورہ میں قرآنی تعلیمات کو حیات اور روح سے موسوم کیا گیا ہے

جس سے مراد اخروی اور دائمی زندگی ہونا تو ظاہر ہی ہے اور حضرت غزوہ بن ہر

وغیرہ کے نزدیک حیات دنیوی کو بھی شامل ہے۔ (روح المعانی، ابن کثیر)

اور مندرجہ ذیل آیات سے یہ بات بصراحت و وضاحت ثابت ہے کہ

حقیقی زندگی اور راحت دنیا میں بھی صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے

فرمانبرداروں کا حصہ ہے۔ نافرمان دنیویں بھی حقیقی زندگی اور حقیقی راحت سے

محروم ہیں ارشاد ہے۔

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ

أَنَّىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّاهُ

حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة

نحل)

جو دینی نیک کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت

بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو

دنیا میں بالطف زندگی دیں گے اور آخرت

میں اُن کے اچھے کاموں کے عوض میں

اُن کو بدلہ دیں گے ۚ

محققین، مگر تفسیر حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہم نے اس آیت میں حیات کی

تفسیر حیات دنیوی ہی سے کی ہے اور فرمایا ہے کہ حیاتِ لیبۃ سے وہ زندگی مراد ہے جس میں سکون و اطمینان حاصل ہو (روح المعانی) اور یہ زندگی صرف اُن لوگوں کو حاصل ہو سکتی جن کو قناعت کی دولت نصیب ہو اور جو کچھ حق تعالیٰ نے اُن کی قسمت میں لکھ دیا ہے اُس پر راضی ہوں۔ حرص و طمع سے آزاد ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ حیات صرف اہل ایمان و مطیعان حق کو ہی عطا ہو سکتی ہے۔ خدا کے نافرمان اور باغی کو یہ زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کی زندگی ہزار اسبابِ رحمت اور برکت کی نعمت و دولت کے موجود ہوتے ہوئے بھی تنگ و ربے لذت ہوتی ہے وہ اپنی حرص و طمع کی وجہ سے کسی حد پر مطمئن نہیں ہوتا ہر وقت دولتِ برصغور کی فکر میں رہتا رہتا ہے اور جب کوئی امر اپنے ذہنی منصوبہ کے خلاف آتا ہے تو تقدیرِ الہی پر رخصانہ ہونے کے سبب اتنا پریشان ہو جاتا ہے کہ بسا اوقات خود کشی کی نوبت آ جاتی ہے۔ جیسے آج کل کے سرمایہ داروں کی بہت وقائع اس پر شاہد ہیں۔ اسی مضمون کو آیت ذیل میں بصراحت بیان فرمایا گیا ہے

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَخَسْرَةً
يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَنْتَمٰی (سورۃ طہ)

جو شخص میری نصیحت سے اعراض کر لگا تو اس کیلئے قیامت سے پہلے دنیا اور قبر میں تنگی کا جینا ہو گا۔ اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا کر کے (قبر سے) اٹھاویں گے۔

نصیحت سے اعراض کرنے والوں کیلئے جس تنگ زندگی کی وعید اس آیت میں ہے بعض المفسرین نے اُس کی مراد ہرزخ، و قبر کی زندگی قرار دی اور بعض نے یہی دنیا کی زندگی محققین ائمہ تفسیر حضرت عطاء و سعید بن جبیر وغیرہ سے یہی منقول

ہے و روح المعانی، اور صحیح یہ ہے کہ دونوں میں کوئی تعارض و منافات نہیں
اس کی زندگی دنیا میں بھی تنگ رہے گی اور قبر میں بھی (میان القرآن)
نیز اہل جہنم کے متعلق ایک اور آیت میں مذکور ہے۔

نَحْرًا لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ | خدائے (روزخ) میں مر ہی جاوے گا
اور نہ (آرام کی زندگی) جیے گا۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ حیات میں راحت اور جلالت نہ ہو وہ زندگی اگرچہ موت
پور ظاہر کے اعتبار سے موت نہیں مگر معنی اور حقیقت کے اعتبار سے زندگی کہلانے
کی بھی مستحق نہیں۔ اور تجربہ شاہد ہے کہ خدا کے باغی اور نافرمان کو زندگی کی صدا
کبھی میسر نہیں ہو سکتی اول تو وہ اپنی حرص و طمع کے سبب کسی حد پر قناعت نہیں
کرتا ہمیشہ دولت بڑھانے کی فکر میں سرگرداں و پریشان رہتا ہے۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے
کہ کسی بڑے سے بڑے انسان کی برکتنا اور ہر مقصد پورا نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کے فرمانبردار
اہل ایمان کو تو ایسے وقت تقدیر پر ہی پر رضا اور خفاف مراد چیزیں پیش آنے پر آخرت
کے ثواب سے تسلی ہو جاتی ہے۔ اور نافرمان باغی ان دونوں سے محروم ہونے کے
سبب پریشان ہی پریشان رہتا ہے غرض مدعا حاصل ہوا تو اس کی فکر میں سرگرداں
اور نہ ہوا تو اس کے غم میں تیراں و پریشان دونوں حالتوں میں اس کو سکون قلب
اور اطمینان جو ہر راحت و حیات کی روح ہے حاصل نہیں ہوتی۔

اگر دنیا نباشد و رندیم

وگر باشد بہر شمس پائے رندیم

ان تینوں آیات کے مجموعہ سے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ حقیقی

زندگی جو آرام و اطمینان اور سکون و سرور کا نام ہے وہ دنیا میں بھی صرف حق تعالیٰ
 کے فرمانبرداروں کا حق اور حصہ ہے۔ کافر و فاجر اس سے دنیا میں بھی محروم ہے۔
 گو ظاہری دولت اور سامان راحت اس کے پاس کتنا ہی دیکھائی دے مگر سامان
 راحت سے راحت حاصل ہونے ضروری نہیں۔ یہ غمخوارانِ قرآن گریہ کی بہت سی
 آیات سے ثابت ہے جن میں سے سوا آیتیں اس کے ثبوت کے لئے مقدمہ
 حیوۃ المسلمین کے حاشیہ میں حضرت سیدہ یحیٰ حکیمہ انصاریہؓ نے سورہ نے جمع فرمائی
 ہیں ان آیات کو مع ترجمہ و تفسیر وائد کے یہاں لکھا جاتا ہے۔

واللہ الموفق والمہین

قرآن مجید کی شواہد ہیں

(الف) مسلمانوں کی دنیوی فلاح و ترقی بھی اتباع قرآن میں منحصر ہے۔
 (ب) اُن کے جملہ مصائب اس سے غفلت و اعراض کی وجہ سے ہیں۔
 مندرجہ ذیل شواہد آیات قرآنیہ میں سے بعض کا مضمون یہ ہے کہ دنیا میں بھی
 نیک اور فرمانبردار بندوں کے لئے چین اور راحت ہے اور بعض کا حاصل یہ ہے کہ
 احکام الہیہ کی مخالفت کرنے والوں کے لئے دنیا میں بھی مصیبت اور تکلیف ہے۔

صد آیات قرآنیہ مع ترجمہ و مختصر نوادر مع تعلیلین پارہ دوم

آیات (۱) فَوَبَّأَ إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ

ترجمہ۔ سو تم اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو جاؤ پھر بعض آدمی بعض آدمیوں کو قتل کرو۔

(۲) فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَوْ لَآ غَيْرَ الَّذِينَ قَتَلُوا لَهُمْ فَاَنزَلْنَاهُ عَلَىٰ

الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

ترجمہ۔ سو بدل ڈالا اُن ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس کے

کہنے کی اُن سے فراموش کی گئی تھی اس پر ہم نے نازل کی اُن ظالموں پر ایک آفت عادی

اس وجہ سے کہ وہ عدول حکمی کرتے تھے۔

(۳) وَضَرَبْتَ عَلَيْهِمُ الدَّيْلَةَ وَ الْمَسْكَنَةَ وَ بَعْدَ وَبَغْضٍ مِّنَ

اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ

يَغْيُرُ حَقِّهِ ذَلِكُمْ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ پ پ پ

ترجمہ۔ اور تم گئی ان پر ذلت و رستی کہ دوسروں کی نگاہ میں قدامت خود ان میں
ادوا عز می نہ رہی اور مستحق ہو گئے غضب الہی کے (اور) یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ وہ لوگ
منکر ہو جاتے تھے احکام الہیہ کے اور قتل کر دیا کرتے تھے پیغمبروں کو (کہ وہ قتل خود ان کے
نزدیک بھی ہاتھی (ہوتا) تھا اور (نیر) یہ اس وجہ سے (ہوا) کہ ان لوگوں نے ان
نے کی اور دائرہ اطاعت) سے نکل نکل جاتے تھے۔

(۴) فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكُمْ اِلَّا خِزْيًا فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَبِئْسَ الْقِيَمَةُ لِمَنْ يَكُذِبْ اِلَىٰ اَسَدِ الْعَذَابِ ۝ پ پ پ

ترجمہ۔ سو اور کیا سزا ہونا چاہیے ایسے شخص کی جو ہم لوگوں میں ایسی حرکت کرے بجز اس
کے (کہ) سوائی ہر دنیوی زندہ گانی میں۔ در روز قیامت کو بڑے سخت عذاب ہیں (البتہ جاویں
(۵) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ مَنَعَ مَسِيحَ اللَّهِ اَنْ يَّزْكُرَ فِيهِ اسْمُهُ
وَسَعَىٰ فِي خُرَابٍ اَوْ كَيْفَ مَكَانٍ لَهُمْ اَنْ يَّذْكُرُوْا اَرْسُلَ الْغٰفِيْنَ ۝
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ پ پ پ
ترجمہ۔ اور اس شخص سے زیادہ (اور کون) ظالم ہو جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں کافر
(در عبادت) کے جلنے سے بندش کرے اور ان کی ویران ہونے (سے) بات میں خوش
کرے ان لوگوں کو تو کبھی بے ہیبت (اور بیباک) ہو کر ان میں قدم بھی نہ رکھتا ہے
تھا (بلکہ جب وہ جاتے ہیبت اور ادب سے جاتے) ان لوگوں کو دنیا میں بھی رسوائی
(نصیب) ہوگی اور (ان کو) آخرت میں بھی سزا عظیم ہوگی۔

(۶) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُوْلُ رَبَّنَا اتِّقِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا
وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ پ ۱۱

ترجمہ۔ اور بعض آدمی (جو کہ مؤمن ہیں) ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے اور ہم کو عذاب و سزا سے بچائیے۔ ایسے لوگوں کو (دونوں جہان میں) بڑا حصہ ملے گا بدولت اُن کے عمل کے اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا۔

(۷) وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلَى يَوْمِ الْاٰثِمَةِ
تَنَزَّلُ اِلَى مَرْجِعِكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فَبِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاَعَذَّ اِلَهُمَّ عَذَابًا شَدِيْدًا فِی الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِيْنَ ۝ پ ۱۲

ترجمہ۔ اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں اُن کو وہ پر جو کہ (تمہارے) منکر ہیں روز قیامت تک پھر میری طرف ہوگی سب کی داپسی سو میں تمہارے درمیان (عملی) فیصلہ کروں گا ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔ تفصیل (فیصلہ کی) یہ ہے کہ جو لوگ ان اختلاف کرنے والوں میں کافر تھے سو ان کو سخت سزاؤں کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کوئی حامی (طرفدار) نہ ہوگا۔

(۸) وَلَا تَقْنَطُوْا اَنْ يَّخْزَنُوْا اَنْتُمْ الْاَغْلٰوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ پ ۱۳

ترجمہ۔ اور تم ہمت مت ہارو اور رنج مت کرو اور (آخر کو) غالب تم ہی ہوگا اگر تم پوچھتے ہو تو میں کہتا ہوں۔

(۹) فَاتَّخِذْهُمْ اِلٰهًا تَخِ اللَّهُ تَوَابَ الدُّنْيَا وَحَسْنَ تَوَابِ الْآخِرَةِ ۝ وَاللّٰهُ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ يٰٓعِ

ترجمہ۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کا بھی بدلہ دیا۔ (یعنی فتح و ظفر) اور آخرت کا بھی عمدہ بدلہ دیا (یعنی ثواب و جنت) اور اللہ تعالیٰ کو ایسے نیکو کاروں سے محبت ہے۔
(۱۰) سُنُّلِقَىٰ فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الشُّعْبُ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانٌ وَمَا لَهُمْ النَّارُ إِلَّا بِمَا عَمِلُوا الظَّالِمِينَ
ترجمہ۔ ہم ابھی دے دیتے ہیں (ہیت) کافروں کے دلوں میں بسبب اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک ایسی چیز کو ٹھہرایا ہے جس پر کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی اور اُن کی جگہ جہنم ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے بے انصافوں کی۔

(۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَكَّلُوْا مِنْكُمْ يَوْمَ النِّعَى الْجَهَنَّمَ اِنَّهَا سَتَزَلُّوْهُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ج. (یٰٓعِ

ترجمہ۔ یقیناً تم میں جن لوگوں نے پشت پھیر دی تھی جس روز کہ دونوں جماعتیں (مسلمانوں اور کفار کی) باہم مقابل ہوئیں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی کہ اُن کو شیطان نے لغزش دیدی اُن کے بعض اعمال کے سبب سے۔

(۱۲) فَاتَّقِبُوْا اِنْ نِّعْمَةً مِنْ اِلٰهِ وَفَضْلٍ لَّكُمْ مِّسْرَهُمْ سُوْءٌ وَّ اَتَّبِعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۝ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ يٰٓعِ

ترجمہ۔ پس یہ لوگ! خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ اُن کو کوئی ناگواری درپیش نہیں آئی۔ اور وہ لوگ (اس بات سے) رضائے حق کے تابع رہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔

(۱۳) وَ عَنْ يَسْرٍ كَاجِرٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدُ فِي رِضْوَانِ مَرَاتِلِكُمْ

وَسَعَةً ۖ بِبَيْعِ

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا تو اس کو روئے زمین پہنچانے کی بہت سی جگہ ملے گی اور (اظہارِ دین) کی بہت گنجائش۔

(۱۴) قِطْرٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا أَحْرَمْنَا عَلَيْهِمْ طَيْبَتِ أُحُدٌ
لَّهُمْ وَيَصِلُونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَيْدُ آهٍ وَأَخَذَ هُمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا
مَعْنَهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالُ النَّاسِ بِبَيْعِ بَيْعٍ

ترجمہ۔ سو یہود کے رت ہی بڑے بڑے جرمِ کلم کے سبب ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور سبب اس کے کہ وہ بہت آدمیوں کو شراب کا راء سے مانع بن جاتے تھے۔ اور سبب اس کے کہ وہ سودیہ کرتے تھے۔ لہٰذا ان کو دھوکہ میں اس سے مانع کی گئی تھی اور سبب اس کے کہ وہ لوگوں کے ماں نامتی طریقہ سے کھاتے تھے۔

(۱۵) فِي مَنَاطِعِ الطَّرِيقِ قَوْلُهُ تَعَالَى ذَاكَ لِكَيْ يَحْزَنُوا فِي الدُّنْيَا وَلِيَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۖ بِبَيْعِ

ترجمہ۔ یہ ان لوگوں کے لئے دنیا میں سخت رسوائی است اور ان کو آخرت میں عذابِ عظیم پہنچے۔

(۱۶) وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْكَافِرِينَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۖ بِبَيْعِ

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ سے دوستی رکھے گا اور اس کے رسول سے دور ایماندار لوگوں سے سوا اللہ کا گروہ بلا شک غالب ہے۔

(۱۷) قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ ذَٰلِكُمْ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتِ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَرُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۚ بَ ۙ

ترجمہ۔ آپ کہتے کہ کیا میں تم کو ایسا طریقہ بتا دوں جو اس سے خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ برا ہو وہ ان شیخوں کو طریقہ بتا دین کو اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا اور ان پر غضب فرمایا اور ان کو بند اور شور بنائے ہوں اور انھوں نے شیطان کی پریشانی کی۔ ایسے شیخوں کو کائنات کے اعتبار سے بھی بُرے ہیں اور وہ راست سے بھی بہت دور ہیں۔

(۱۸) وَالَّذِينَ بَيِّنُهُمُ الْعِزَّةُ وَابْتَدَأُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَرُوا نَارَ الْخَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْمُفْسِدِينَ ۚ بَ ۙ

ترجمہ۔ اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک عدوت اور بغض ڈال دیا اور جب کبھی ان کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں تو حق تعالیٰ اس کو فرو کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتے۔

(۱۹) وَلَوْ أَنَّهُمْ آتَوْا التَّوْرَةَ وَآرَاجِحِينَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِّن رَّبِّهِمْ لَا كَلُومَ ۚ وَمِنْ خِزْيَانِ آدَمَ وَنَحْلِهِمْ ۚ مِّنْهُمْ أَقَلٌّ مَّقْتَصِدًا ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۚ بَ ۙ

ترجمہ۔ اور اگر یہ لوگ تورات اور انجیل کی اور جو ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے بھیجی گئی ہے اس کی پوری پابندی کرتے تو یہ لوگ اوپر سے اور نیچے سے خوب فراغت سے کھاتے۔ ان میں سے ایک جماعت راہِ راست پر چلنے والی ہے اور زیادہ ان

میں ایسے ہی ہیں کہ ان کے کردار بہت بُرے ہیں۔

(۲۰) اَلْمُرِیْرُوْا کُمْ اَهْلَکُنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قُرْنٍ مَّکٰثُہُمْ
فِی الْاَرْضِ مَا لَکُمْ نُمْکِنٌ لَّکُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَیْہُمْ مِّدْرٰرًا
وَجَعَلْنَا الْاَنْہٰرَ جَرٰی مِّنْ حَیْثُہُمْ فَاَهْلَکُنَّہُمْ بِذُنُوْبِہُمْ وَ
اَنْتَنَّا مِنْ بَعْدِہُمْ قُرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝ ۲۱

ترجمہ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے
ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے اُن پر
خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے اُن کے نیچے نہریں جاری کیں پھر ہم نے اُن کو اُن کے
گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور اُن کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔

(۲۱) فِی نُوْحٍ وَ قَوْمِہٖ قَوْلَہٗ تَعَالٰی۔ فَاَنْجٰیْنٰہُ وَاَلَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلِ
وَ اَعْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَبُوْا بِآیٰتِنَا ۝ ۲۲ کَا نُوْا قَوْمًا عٰمِیْنَ ۝ ۲۳

ترجمہ۔ سو وہ لوگ ان کی تکذیب ہی کرتے رہے سو ہم نے نوح کو اور جو لوگ
اُن کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُنکو ہم نے
غرق کر دیا۔ بیشک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔

(۲۲) فِی ہُوْدٍ وَ قَوْمِہٖ قَوْلَہٗ تَعَالٰی۔ فَاَنْجٰیْنٰہُ وَاَلَّذِیْنَ مَعَہٗ بِرَحْمَۃِ
ہِیْۤ اَوْ قَطْعِنَا ۝ ۲۳ کَذَبُوْا بِآیٰتِنَا وَ مَا کَا نُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ ۲۴

ترجمہ۔ غرض ہم نے اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور
اُن لوگوں کی جڑ (تک) کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان
والے نہ تھے۔

(۲۳) فی صالح وقومہ۔ قولہ تعالیٰ۔ فَآخَذَ تَرْتُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَّةٍ ۝ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّصِيحِينَ ۝ پ پ پ
ترجمہ۔ بس آپکا اُن کو زلزلہ نے سوا اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے گئے
اس وقت صالح ان سے منھ موڑ کر چلے گئے اور فرمانے لگے اے میری قوم میں نے تم کو
اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں
کو پسند نہیں کرتے۔

(۲۴) فی لوط وقومہ۔ قولہ تعالیٰ۔ فَاجْتَمَعَتْ لَهُمْ أَهْلُهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝ پ پ پ
ترجمہ۔ سو ہم نے لوط کو اور اُن کے متعلقین کو بچا لیا۔ بجز اُن کی بیوی کے کہ وہ
انہی لوگوں میں رہ گئی جو عذاب میں رہ گئے تھے اور ہم نے اُن پر ایک نئی طرح کا سینہ برسایا
(کہ وہ پتھروں کا تھا) سو دیکھ تو سہی اُن مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

(۲۵) فی شعیب وقومہ۔ قولہ تعالیٰ۔ فَآخَذَ تَرْتُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَّةٍ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝
ترجمہ۔ سو اُن کو زلزلہ نے آپکا سوا اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے
رہ گئے جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی اُن کی یہ حالت ہو گئی کہ جیسے اُن گھروں میں کبھی
بیسے ہی نہ تھے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہی خسارہ میں پڑ گئے۔

(۲۶) وَكَوْنَتْ أَهْلُ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا فَخَتَّمْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ پچ
ترجمہ۔ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آئے اور پرہیز کرتے۔ تو ہم
ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تورات پیغمبروں کی، تکذیب کی تو ہم
نے ان کے اعمال بدل دی جب سے ان کو پکڑ لیا۔

(۲۷) فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجُرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَ
الدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝
لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَىٰ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عِثَرْتَ عِنْدَكَ
لَئِن كُشِفَتْ عَنَّا الرِّجْزُ لَنُؤْمِنَنَّ بِكَ وَنَرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَءِيلَ
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الرِّجْزَ إِلَىٰ آخِلٍ هُمْ بِالْغَوَّةِ إِذَا هُمْ يَبْكُونَ ۝
فَأَنفَخْنَا فِيهِمْ فَاغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا
عَنَّا غَافِلِينَ ۝ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقَ
الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا وَتَمَثَّلَ لَكُمْ رِبِّكَ الْحُسَيْنُ عَلَى
بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ بِمَا صَبَرُوا وَوَدَّعَيْنَا مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ فِرْعَوْنَ وَ
قَوْمَهُ ۖ وَكَانُوا يَعْرِشُونَ ۝ پ ۹ پچ

ترجمہ۔ پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور مڈیاں اور گھن کا کیرا اور مینڈک درخون
کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے سو وہ تکبر کرتے تھے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جہاں پیشہ اور
جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے کہ اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے
اس بات کی دعا کرو مجھے جس کا اُس نے عہد کیا ہے اگر آپ اس عذاب کو ہم سے اٹھا دیں

ہم ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آویں گے اور ہم بنی اسرائیل کو رہا کر کے آپ کے ہمراہ کر دیں گے اور پھر جب ان سے اس عذاب کو ایک وقت تک کہ اس تک ان کو پہنچنا تھا ہٹا دیتے تو وہ فوراً ہی ہمدشکنی کرنے لگے پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا یعنی ان کو دریا میں غرق کر دیا۔ اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کو بالکل ہی بُت تو جہی کرتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل کمزور شمار کئے جاتے ہیں سرزمین کے پورے پچھم کا مالک بنا دیا۔ جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا۔ اور ہم نے فرعون کو اور اس کی قوم کے ساختہ پر داختہ کا رہنا نوں کو اور جو کچھ وہ اونچی نیچی عمارتیں بنواتے تھے سب کو درہم برہم کر دیا۔

(۲۸) اِنَّ الَّذِیْنَ اَتَّخَذُوْا اِلٰهًا مِّنْ دُوْنِ رَبِّهِمْ لَیَسْتَوِیْنَ
وَذٰلِكَ فِی الْحَیْوةِ الدُّنْیَا وَكَذٰلِكَ نُخْرِی الْمُفْضَرِّیْنَ ۝ ب ۙ
ترجمہ۔ جن لوگوں نے گوسائے پرستی کی ہے ان پر بہت جلدان کے رب کی نوبت
غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی میں پڑے گی اور ہم ان کو ہر دوزخ کو ایسی ہی
سزا دیا کرتے ہیں۔

(۲۹) فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهٖ اٰجِبْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنْ اِسْعٰ
وَ اَتَّخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِیْدِیَ بَیِّیْسٍ مِّنْهُمْ ۙ کَا نُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ ذٰلِكَ
عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَیْسَ لَکُمْ اِلٰهُ اِلَّا اِنَّا فَارِذٌ
تَاَذِّنْ رَبُّکَ لِمَیْبَعَثَنَّ عَلَیْکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَةِ مَنۢ یَّشَؤُْ مِنْهُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ ۝ ب ۙ

ترجمہ۔ سو (آخر) جب وہ اس امر کے تارک ہی ہیں تو ان کو سمجھایا جاتا ہے یعنی نہ مانا گو ہم نے ان لوگوں کو بچالیا جو سبڑی بات سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو حکم مذکور میں زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا یعنی وہ جس کو ہم نے ان کو منع کیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو (براہِ قہر) کہہ دیا کہ تم بندہ ذلیل بن جاؤ اور وہ وقت یاد کرنا چاہئے کہ جب آپ کے رب نے یہ بات بتادی کہ وہ ان یہود پر قیامت (کے قریب) تک ایسے کسی نہ کسی شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو سزا سے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا۔

(۳۰) اِذْ يُوحِي رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنۡيۡ مَعَكُمْ فَتَبَيَّنُوۡا لِّدِيۡنٍ اٰمَنُوۡا طَسَّٰلٰتُنۡفٰی فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا الرَّعِبَ فَاُضِرُّوۡا فَوْقَ وَاُضِرُّوۡا مِنْهُمۡ کُلُّ بَنٰنٍ ۚ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ شَاقُوۡا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الْعِقَابِ ۝ ۛ

ترجمہ۔ اس وقت کو یاد کرو جبکہ آپ کا رب (ان) فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھ (مددگار) ہوں سو (مخصوصہ) مددگار سمجھ کر تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں بھی کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہوں سو تم (کفار کی) گردنوں پر بار وادہ ن کے پور پور کو یہ اس بات کی سزا ہے کہ جنہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی و اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دیتے ہیں۔

(۳۱) اَنَّ اللّٰهَ مُوۡهِنُ کَیۡدِ الْکٰفِرِیۡنَ ۝ ۛ

ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ کو کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنا تھا۔

(۳۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمۡ فُرُقًا وَّ

يُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ ٢٤

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا، اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(۳۳) وَمَا لَهُمْ أَلَّا يَعِزِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصِيدُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَكَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَئِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ٢٥

ترجمہ۔ اور (نیز) ان کا استحقاق کیا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ بالکل ہی سمویٰ سزا (بھی) نہ دے۔ نہ وہ لوگ سبی حرام سے رکتے ہیں نہ ان کو وہ لوگ اس مسجد کے متولی (رہنے کے بھی لائق) نہیں اس کے متولی تو سوائے متقیوں کے اور کوئی بھی (شخص) نہیں سب کس ان میں اکثر لوگ (اپنی نادستی کا) علم نہیں رکھتے۔

(۳۴) ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعَمَهُ أَنْ تَعْمَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ أَمْرًا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ كَذَابِ ابْنِ فِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝ ٢٦

ترجمہ۔ یہ بات (یعنی بے جرم سزا نہ دینا) اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے اور یہ امر ثابت ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے سنسنے والے بڑے جانتے والے ہیں ان کی حالت فرعون والوں وران سے پہلے وانوں کی حالت ہے کہ انھوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا (اس پر ہنسے ان کو) ان کے گناہوں کے سبب ہلک کر دیا اور

فرعون والوں کو غرق کرو یا اور وہ سب ظالم تھے۔

(۳۵) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ پ ۱۰ پ ۱۱

ترجمہ۔ اے پیغمبر آپ کے قبضہ میں جو چیزیں ہیں (ان میں جو مسدود ہو گئی) آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہارا سے قسب میں ایمان معلوم ہو گا تو جو کچھ تم سے (منہ یہ میں) لیا گیا ہے (دنیا میں) اس سے بہتر تم کو دیدے گا اور (آخرت میں) تم کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

(۳۶) سَأَلَ الْبَشَرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ لَا يَبْدِيلُ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذِيكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ پ ۱۰ پ ۱۱

ترجمہ۔ ان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (منجانب اللہ خوف و حزن سے بچنے کی) خوشخبری ہے اور اللہ کی باتوں میں (یعنی وعدوں میں) کچھ فرق ہوا نہیں کرتا یہ (بشارت جو مذکور ہوئی) بڑی کامیابی ہے۔

(۳۷) إِنْ اللَّهُ لَا يُصْلِحْ عَمَلَكُمُ الْمُفْسِدِينَ پ ۱۰ پ ۱۱

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام چنے نہیں دیتا۔

(۳۸) فِي قَوْمٍ يُوَسِّرُ قَوْلَهُ تَعَالَى لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ غِظَابَ

الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ پ ۱۰ پ ۱۱

ترجمہ۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں

من پر سے طال دیا اور ان کو ایک وقت خاص (یعنی وقت موت) تک (خیر و خوبی کے ساتھ) عیش دیا۔

(۳۹) وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُغْفِرْ لَكُمْ مَتَاعًا
حَسَنًا إِلَىٰ آبَائِ مُسَدَّدًا وَيُؤْتِكُمْ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ هَٰذَا نِعْمَ

ترجمہ۔ اور یہ (بھی ہے) کہ تم لوگ اپنے گنہ (شرک و کفر وغیرہ) اپنے رب سے معاف
کراؤ۔ پھر ایمان لے کر اس کی طرف (عبادت سے) متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر (یعنی موت)
تک (دنیا میں) خوش عیشی دیگا اور (آخرت میں) ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دیگا۔

(۴۰) وَيَقُومِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ
عَلَيْكُمْ مِائِدًا وَزَيْدَ قُوَّتِكُمْ وَتَوَكَّلُوا الْحَبْرِمِينَ هَٰذَا نِعْمَ
ترجمہ۔ اور اس میری قوم تم اپنے گنہ (کفر و شرک وغیرہ) اپنے رب سے معاف کراؤ

(یعنی ایمان رکھو) پھر ایمان لے کر اس کی طرف متوجہ ہو وہ تم پر خوب بارشیں برسا دیگا
(اور ایمان و عمل کی برکت سے) تم کو قوت دے کر تمھاری قوت (موجودہ) میں ترقی دیگا
(پس یہ نہ آؤ) اور مجرم رہ کر (ایمان سے) اعراض مت کرو۔

(۴۱) وَهَٰذَا نِعْمَ الْوَعْدُ لِمَن كَانَ يَنْفِرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَعْدَا مُلْحَمِينَ هَٰذَا نِعْمَ

ترجمہ۔ اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو غرق کے سبب ہرک کر دے اور ان کے
رہنے والے راہی و رود مسروں کو (اصلاح میں) نہ تھوڑے۔

(۴۲) فِي يَوْسُفَ قَوْلَ تَعَالَىٰ وَكَلَّمَ بَلْعًا أَشْدَدًا أَيْنَ مَحْكَمٌ وَعِلْمٌ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

ترجمہ۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے ہم نے ان کو تکست اور غلم عطا فرمایا اور

ہم نیکو کار لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۳۳) فِی یُوسُفَ۔ قَوْلُ تَعَالٰی وَكَذٰلِكَ مَكِّنَّا لِيُوسُفَ فِی الْاَرْضِ يَتَّبِعُوْا
 وَهٰذَا حَيْثُ يَشَاءُ ط نَصِيبٌ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيعُ اَجْرَ الْحٰسِنِیْنَ
 وَلَا جَزَا الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ پ پ پ۔

ترجمہ۔ اور ہم نے ایسے (عجب) طور پر یوسف (علیہ السلام) کو با اختیار بنا دیا کہ
 اس میں جہاں چاہیں رہیں ہم جس پر چاہیں اپنی عنایت کو متوجہ کر دیں اور ہم نیکی کرنے والوں
 کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

(۳۴) وَلَا يَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اُتٰوْا نَصِیْبُهُمْ مِّنْ بَآءِ صَنَعُوْا فَاَرٰعَةً
 اَوْ تَحَلُّوا قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ
 الْمِیْعَادَ ۝

ترجمہ۔ اور یہ (مکے کے) کافر تو ہمیشہ (آئے دن اس حالت میں رہتے ہیں کہ ان کے
 (بد) کرداروں کے سبب ان پر کوئی نہ کوئی حادثہ پڑتا ہے۔ یا ان کی بستی کے قریب
 نازل ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی حالت میں اللہ کا وعدہ آجودے گا) یقیناً اللہ تعالیٰ
 وعدہ خلاف نہیں کرتے۔

(۳۵) لَھُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوَةِ الدُّنْیَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ
 وَمَا لَھُمْ مِّنْ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

ترجمہ۔ ان کے لئے دنیاوی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور آخرت کا عذاب
 اس سے بدرجہا زیادہ سخت ہے اور اللہ (کے) عذاب سے ان کو کوئی بچانے والا
 نہیں ہوگا۔

(۴۶) اَوَلَمْ يَذَرُوا اَنَاثَانِي الْاَرْضَ نَنَقُّهَا مِنْ اَظْهَرِ افْئَاوَانِهٖ
يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ بِآيِ

ترجمہ کیا اس امر کو نہیں دیکھ رہے کہ ہم زمین کو ہر پہاڑوں سے برہم
کرتے چلے آتے ہیں اور اللہ (جو چاہتا ہے) حکم کرتا ہے اس کے حکم کو کوئی ہٹانے والا
نہیں اور وہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے۔

(۴۷) وَ اِذْ تَاَذَنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَازِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ
كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ بِآيِ

ترجمہ۔ وہ وقت یاد کرو جبکہ تمہارے رب نے (میرے ذریعے سے) تم کو اطلاع
فرمادی کہ اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دیں گا۔ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو (یہ سمجھ
رکھو کہ) میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

(۴۸) فَادْحٰى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِيْنَ ۝ وَلَنُسَكِّنَنَّكُمْ
الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ هٰذَا ذٰلِكَ مِّنْ خَافٍ مَّقَامِحِىْ وَ خَافَاتِ
وَعِيْدِ ۝ بِآيِ

ترجمہ۔ پس ان رسول پر ان کے رب نے دستلی کے لئے، وقتاً نمازل فرمائی کہ ہم (ہی)
ان ظالموں کو غرور بنانے کے لئے، اور ان کے (جہان) کو مٹانے کے بعد تم کو اس سرزمین
میں آباد رکھیں گے (اور) یہ (وعدہ) ہے اس شخص کے لئے (عم) ہے جو خدا کے روبرو
کھڑے ہونے سے ورمیری وعید سے ڈرے۔

(۴۹) وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
وَ اِنَّهُمْ لِبِاٰمٍ مُّبِيْنٍ ۝

ترجمہ۔ اور بن والے (یعنی شعیب علیہ السلام کی امت بھی) بڑے ظالم تھے سو ہم نے اُن سے (بھی) بدلہ لیا۔ اور دونوں (قوموں کی) بستیوں صاف سڑک پر (واقع) ہیں۔

(۵۰) قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ هُمْ قَبِيلُهُمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْرِهِمْ وَآثَانِهِمْ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ۔ پ ۳۶

ترجمہ۔ جو لوگ بن سے پہلے ہو گزرے ہیں انھوں نے (بھی انبیاء کے ساتھ ہیں) بڑی بڑی تدبیریں کیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیروں کا بنا بنا یا گھر جڑ بنیاد سے دھوا دیا پھر (وہ) ایسے ناکام ہوئے کہ گویا اوپر سے اُن پر چھپت آ پڑی اور عمارت ناکامی کے اُن پر (خدا کا) عذاب ایسی طرح آیا کہ اُن کو خیال بھی نہ تھا۔

(۵۱) وَالَّذِينَ هُمْ أَجْرُو فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِ النَّبِيِّينَ فِي الدُّنْيَا خُتْمًا وَلَا جُزْءَ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ۔ پ ۳۶

ترجمہ۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے اپنا وطن (مکہ) چھوڑ دیا بعد اس کے کہ اُن پر (کفر کی طرف سے) ظلم کیا گیا۔ ہم ان کو دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا ثواب (اس سے) بدرجہا بڑا ہے۔

(۵۲) أَفَمَنْ أَلَدَّ مِنَ الَّذِينَ يَنْ مَكْرَهُمُ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ رِجْلَهُمْ أَوْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْقَارِعَةُ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقْلِبِهِمْ فَتُحْبَضِرَهُمْ عُزُرُ الْيَوْمِ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ۔ پ ۳۶

ترجمہ۔ جو لوگ (دین حق کے باطل کرنے کو) بڑی بڑی تدبیریں کرتے ہیں کیا ایسے لوگ (دیکھا روایاں کر کے) پھر بھی اس بات سے بے فکر (بیٹھے) ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو (کفر کے وبال میں) زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسے موقع سے عذاب آپڑے جہاں ان کو گمان بھی نہ ہو یا ان کو چلتے پھرتے (کسی آفت میں) پکڑ لے سو اگر وہ اس سے کوئی سی بات ہو جائے تو یہ لوگ خدا کو ہرگز بھی نہیں برا سکتے یا ان کو گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے۔

(۵۳) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْشِئَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّاهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۖ وَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پک ۴۔

ترجمہ۔ جو شخص کوئی نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو (دنیا میں) بالطف زندہ گی دیں گے اور آخرت میں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے۔

(۵۴) وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّصْنِعَةً يَّاتِيَهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ حِثِّ مَكَّانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَاذْا قَرَّبَهَا اللّٰهُ لِبَاسٍ الْجُوعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ وَ لَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاتَّخَذَ مِنْهُمْ اَللّٰهُ ذُرِّيَةً ۝ وَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ اَلْاِيْمَةُ فَاشْكُرُوْا ۝ نِعْمَتِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلٰىكُمْ اَلْبَيْتَةَ وَ اَلْدَّمَ وَ اَلْحَمَّ اَلْخَزِيْرَ وَ مَا اَهْلًا لِّغَيْرِ

اللّٰهُ بِهِ حَقٌّ فَمِنْ اَصْصَرَ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ
 رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا تَقُولُوْا لِلْمَاتَصِفِ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبُ هٰذَا حَلَالٌ
 وَهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلٰی اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ
 عَلٰی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
 وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ح وَ
 مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ پاك ع سورۃ النحل

ترجمہ - اور اللہ تعالیٰ (دباں کفر سے ڈرانے کے لئے) ایک بستی والوں کی حالت

عجیبہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ (بڑے) امن و اطمینان میں (رہتے) تھے (دور) ان
 کے کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت سے ہر چہار طرف سے ان کے پاس
 پہنچا کرتی تھیں سوا انھوں نے خدا کی نعمتوں کی بے قدری کی اس پر اللہ تعالیٰ
 ان کو ان حرکات کے سبب ایک محیط قحط اور خوف کا مزہ چکھایا اور ان کے پاس
 ان ہی میں کا ایک رسول بھی (منجانب اللہ) آیا سو اس (رسول) کو (بھی) انھوں
 نے جھوٹا بتایا۔ تب ان کو نذاب (آہی) نے پکڑا جب کہ وہ بالکل ہی خلم پر کمر باندھ
 لگے۔ سو جو چیزیں اللہ نے تم کو حلال اور پاک دی ہیں ان کو کھاؤ۔ اور اللہ کی
 نعمت کا شکر کرو اگر تم (واقع میں یا بزعم خود) اُسی کی عبادت کرتے ہو تم پر
 خدا نے صرف مردار کو حرام کیا ہے اور خون کو اور خنزیر کے گوشت (وغیرہ)
 کو اور جس چیز کو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (معاذ اللہ) بالکل بے قرار
 ہو جاوے بشرطیکہ طالب لذت نہ ہو اور نہ (حد) ضرورت سے تجاوز کرنے والا ہو
 تو اللہ تعالیٰ بخش دینے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ اور جن چیزوں کے بارے میں

محض تمھارا جھوٹا زبانی ڈھونڈی ہے (۷) ان کی نسبت یوں مرت کہہ دیا کہ وہ فلاں فی چیز
حلال ہے اور فلاں فی چیز حرام ہے (۸) جس کا حاصل یہ ہو گا کہ اللہ پر جھوٹی ہمت
لگا دو (۹) بالمشہور لوگ اللہ پر جھوٹ لگاتے ہیں وہ فلاں نہ پاویں گے (۱۰) یہ
(دنیا میں) چند روزہ عیش ہے اور (مرنے کے بعد) ان کے۔۔۔ درخشاں منزلیں (۱۱)
اور صرف یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جن کا بیان ہم اس کے قبل (سورہ
نعام میں) آپ سے کر چکے ہیں اور (ان کے حرام کرنے میں بھی) ہم نے ان پر کوئی زیادتی
نہیں کی لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر زیادتی کیا کرتے تھے۔

(۵۵) وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُنْقَرِفَهَا فَنِفَسُوا
فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْنَا الْقَوْلُ فَنَدَمْنَا هَٰذَا مِثْرًا هَٰذَا ۖ كَيْفَ تَكْفُرُونَ
ترجمہ۔ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوش عیس بوڑھوں کو
حکم دیتے ہیں۔ پھر (جب) وہ لوگ (کہنا نہیں مانتے بلکہ وہاں شرارت مچاتے ہیں تب
ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے۔ پھر اس بستی کو تباہ اور غارت کر دیتے ہیں۔

(۵۶) فَعَلَىٰ رَبِّي أَنْ يُوَيِّتَ بَيْنَ خَيْرَاتِ مَنْ جَعَلْنَا وَبَيْنَ سَيِّئَاتِ مَنْ
حُسَبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتَصِيرُهُ صَعِيدًا أَوْ لَقَاءً أَوْ يَصِيرُهُ مَآءٌ وَهُوَ
غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ مَبَادٍ وَأَحِيطَ بِشَمْرِهِ فَاصْبِرْ يَقِيْلُ كَثِيرٌ
عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ حَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَدِي عَنْهُ مُنْزَلٌ
مِّن رَّبِّي أَحَدًا ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُنَا مِن دُونِ
اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۚ هَٰذَا الَّذِي الْوَعَايَةُ إِلَهُ الْحَقِّ هُوَ
خَيْرٌ أَتَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۚ (پہلے کہف ۶۷)

نَسْتَوُونَ ۝ قَالُوا اَيُّكُمْ اِنَّا كُنَّا خَالِفِينَ ۝ فَاِذَا زُلْزِلَتْ يَدَاكَ وَخَوَّلَتْكَ
يَمِينُكَ جَنَّاتٌ مِّنْ حَصِيدٍ اَخَاوِدِينَ ۝ ۳۵

ترجمہ۔ اور ہم نے بہشت کی بستریاں یہاں کے رہنے والے خالفاں (یعنی افریقہ) سے
تعارف کر دیں اور ان کے بعد دوسری قوم پیدا کر دی۔ سو جب ان خالفاں نے ہمارے
آگے ہوا دیکھا تو اس بستی سے بھاگنا شروع کیا کہ مذہب سے نکلتا ہوا تو خالفاں
انہی کی کومت اور اپنے ساتھ اپنی قوم کی طرف اور اپنے ممالک کی طرف واپس چلے گئے۔
اسے کوئی پوچھتا ہے۔ وہ لوگ (نزل عذاب کے وقت پہنچ گئے کہ ہمارے گم ہونے
بے شک ہم لوگ غلط تھے۔ سو ان کی یہی غل پکار رہی تھی کہ ہم نے ان کو ایسا دشمن
وہابیہ کر دیا جس طرح کھیتی کٹ گئی ہو اور آگ ٹھنڈی ہو گئی ہو۔
(۳۵) اَزْ اَدْوَابٍ كَيْدٍ اَخْلَعْنَاهُمْ اَزْ اَخْصَرِيْنَ ۝ ۳۶

ترجمہ۔ اور ان دگوں نے ان کے ساتھ جُرانی کرنا چاہا تھا سو ہم نے ان ہی کو ان
کا گم کر دیا۔

(۳۶) اَفَاَسْتَجِبْنَا لَهُ اَوْ سَجَّيْنَاهُ مِنْ اَشْرَارٍ ۝ كَذِبٍ اَوْ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ
مَرْجُمًا سَوِيًّا ۝ اِنَّ الَّذِي يَدْعُوكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۝ اِنَّ مَرْجُومًا سَوِيًّا ۝
طرح (۳۶) ایمان والوں کو اس کربہ دہشتہ نباتہ دیکھ کر ہرگز
(۳۶) اِنَّ الَّذِي يَدْعُوكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۝ اِنَّ مَرْجُومًا سَوِيًّا ۝
یعباری الصَّيِّغَاتِ ۝ ۳۶

ترجمہ۔ اور ہم اسے آسمانی کتابوں میں (مختار) میں لکھتے ہیں کہ ہر گز
ہمیں کہ اس زمین (جنت) کے مالک میرے ساتھ بندہ ہوگا۔

(۶۴) فَكَأَيِّنْ مِنْ قَوْمٍ أَخَذْتُمُوهُمْ فِي أَهْلِيهِمْ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْغِي وَيَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ
 فَتَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْتَمِدُونَ بِهَا وَإِذَا نَادَىٰ فِيهَا سَمْعُونَ يَبْكَاهُ فَآهًا
 وَيَتَعْنَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَتَجَنَّبُ عَنْهُ الْعُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَهُمْ يَسْتَعِجِلُونَكَ
 بِالْعَذَابِ وَلَكِنْ يُخَلِّتُ أَجَلَهُمْ وَكَأَيِّنْ يَدْعُونَ يَوْمَ تَبْعَثُهُمْ بِكَ كَالْهَبِ
 سَمْعًا وَمِمَّا تَعْدُونَ ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَوْمٍ قَرَّبْتُمْ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ
 ثُمَّ أَخَذْتُمُوهُمْ وَأَلَّيْتُمُوهُمْ بِالْعَذَابِ

ترجمہ۔ عرض کیا بستیوں میں جو تم نے دوزاب سے ہلک کر یہاں کی حیثیت
 رکھی کہ وہ نافرمان کرتی تھیں سو (اب ان کی یہ کیفیت ہے کہ) وہ اپنی بستیوں پر گڑی پڑی ہیں
 اور (اسی طرح ان بستیوں میں اب ہمت سے بیکار کنویں اور بہت سے قدمی جو سڑک کے محل رسو
 کیا یہ (منکر) لوگ ناگہان چلے پھرے نہیں جن سے ان کے دل ایسے ہو جائیں کہ اس
 سے سمجھتے آگے یا ان کے کان ایسے بند ہو جائیں جس سے سننے لگیں وہ بات یہ ہے کہ نہ
 سمجھنے والوں کا کچھ آنکھیں اندھ بنیں جو دیکھ کر نہیں بلکہ دل جو سمجھنے میں ہیں وہ اندھ
 ہو یا دیکھ کر نہیں اور یہ لوگ (بہت سی) شے نکالنے کے لئے آپ سے دوزاب کا تقاضا
 کرتے ہیں۔ مگر نہ تو ان کی اپنا اور نہ ان کے گناہ اور آپ کے رب کے
 پاس کا ایک دن (یعنی قیامت) دن استداد میں یا استداد میں برابر ایک ہزار سال کے
 بیختم کوئیں کہ شمار نہ ہو اور بہت سی بستیوں میں جن کو میں نے (ان کی طرح)
 دہشت دیکھی اور دوزان ہی کی طرح، نافرمانی کرتی تھیں۔ پھر میں نے انکو (عذاب
 میں) پکڑ لیا اور سب کو میری ہی طرف لوٹنا پڑا گا۔

دست میں۔ اور ہم تم دونوں کو ایک خاص سونگت (وہیرت) عطا کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کو
تم پر دست رسی نہ ہوگی (بس) ہمارے بڑے کے کر جہاں تم دونوں اور جو تمہارا پیروہ رہو
(ان لوگوں پر) غالب رہو گے۔

(۱۷) وَكَذَلِكَ نَكْنُ مِنْ قُرْبِكَ بَعْرَتٌ مَعِيشَتَاكِ فَنِلَكَ مَسْكِنُهُمْ
كَرْسُكُمْ قَدْ يَدْرِي اَلَا قَلِيلًا وَكُنَّا خُنُورُ ثِن ۵ وَمَا كَانَ
كَرْبَتُكَ الْقَرَىٰ حَتَّى يَبْعَثَ فِي اَرْبَاعِ رُسُلًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ اٰيَاتِنَا وَمَا كُنَّا
نُعْلِمُكَ الْقَرَىٰ اِلَّا ذَا اَلْكَرْمِ ۵ ب قصص غ

مترجمہ۔ اور ہم بہت سی ایسی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں جو اپنے سامانِ غیش پر نازاں تھے
سو (دیکھو) یہ ان کے گھر و تمہاری آنکھوں کے سامنے بڑے ہیں کہ ان کے بعد آباد ہی نہ ہو سکے
گھر و تری دیر کے لئے اور آخر کار (ان کے ان سب سامانوں کے) ہم ہی ماکہ رہتے۔ اور آپ کے
رب بستیوں کو (اول ہی بار میں) ہلاک نہیں کیا کہ تا جب تک کہ ان (بستیوں) کے صدر مقام
میں کسی پیغمبر کو نہ بھیجے کہ وہ ان لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے۔ اور ہم ان بستیوں کو
(رسول بھیجنے کے بعد فوراً) ہلاک نہیں کرتے مگر اسی حالت میں کہ وہاں کے باشندے بہت ہی
شرارت کرنے لگیں۔

(۱۸) فَخَسَفْنَا بِهٖ وِیْدَارِہٖ لَارُحٰی فَمَا كَانَ لَہٗ مِنْ فِئَیۡہِۙ وَوَدَّ
اَنْ یَّادُوۡہِۙ اَدُوۡہِۙ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنۡصَرِّفِیۡنَ ۵ ب قصص غ

مترجمہ۔ پھر ہم نے اس قارون کو اور اس کے منسراے کو دھکیلی شرارت بڑھ جائی
زیادہ دھندلا دیا سو کوئی ایسی جماعت نہ ہوئی جو اس کو شد (کے عذاب) سے بچا لیتی
وہ نہ خود ہی اپنے کو بچا سکے۔

(۶۹) نَحْنُ أَخَذْنَاهُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَضَعْنَاهُ عِزًّا عَظِيمًا
وَمِنْهُمْ مَنٌ أَخَذَتْهُ الضَّيْقَةُ وَهُوَ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْإَرْضِ
وَمِنْهُمْ مَّنْ أَسْرَقْنَا جَوْفَارًا لَّنَا لِيُظِلَّوْا مِنَّا وَهِيَ الْإِصْبَةُ
يُظِلُّوْنَ ۝ تَبَّ عَنْكَ يَتَّ

ترجمہ: ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے گنہ کی سزا میں پکڑ لیا۔ سو ان میں بعضوں پر تو ہم نے عذاب ڈال دیا (مراد قوم عاد ہے) اور ان میں بعضوں کو جو ان کے آواز سے آدیا یا (مراد قوم ثمود ہے) اور ان میں بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور ان میں بعضوں کو ہم نے زاپانی میں ڈبو دیا۔ اور اسے ایسا نہ تھا کہ ان پر عذاب کرتا۔ لیکن یہی ارادہ تھا کہ ان کے گناہ سے ان کو پکڑ لیتے۔

(۷۰) خَرَجُوا مِّنْ مَّكَّةَ وَاجْتَمَعُوا بِأَيْدِيهِمْ فِي الْبَيْتِ
بَعْضُ الَّذِينَ عَمِلُوا الْعِلْمَ بِسِيَرَتِهِمْ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانُوا أَكْثَرُ شُرَكَاءٍ
ترجمہ: خشکی اور ترکی میں دوسرے کے اعمال کے سبب وہاں پہلے ہی میں
(جیسے وہاں قوم غنیمت کا کہ یہ تباری ان کے اعمال کے سبب کہ ان کے گناہوں کے سبب وہاں
کہ وہاں سے ہاتھ اٹھایا۔ آپ ان سے فرمادیں کہ کیا میں نے ان کو پکڑ لیا ہے؟
وہ مشرک لوگ پہلے ہی گنہگار ہیں ان کو ان کے گناہوں کے سبب کہ ان کے گناہوں کے سبب

(۷۱) وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فِيهِ تَحْفِظُ
وَمَا تَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مُّسْتَعِيبٍ ۚ وَتَاوَلَتْ
أَوَّلُكُمْ آخِرَهُمْ وَأَوَّلَهُمْ وَآخِرَهُمْ وَآخِرَهُمْ وَآخِرَهُمْ

كَانَ اللَّهُ عَلَىٰ شَيْءٍ قَدِيرًا ۖ بَ ۚ

ترجمہ: اور جن اہل کتاب نے ان (مشرکین) کی مدد کی تھی ان کو (خدا نے) ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا (جن میں وہ محصور تھے) اور ان کے دلوں میں تمھارا عجب بھٹکا دیا (جس سے وہ اتر آئے پھر) بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا تم کو مالک بنا دیا، اور ایسی زمین کا بھی (مالک بنا رکھا ہے) جس پر تم نے (ابھی) قدم نہ رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۱۶) لَٰئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ اِنْفِاقُكَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنَنْغَرِبَنَّ اَنْتَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ يَّخْرُجُوْا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ يَمْلِكُوْنَ شَيْءًا ۚ اَيُّهَا نَفْعُوْا اَخِيْذُوا وَ قَاتِلُوا اَنْتَ وَ الَّذِيْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ سُنَّتَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَ كُنْ جَدًا لِّسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ بَ ۚ احزاب

ترجمہ: یہ (خاص اہل) منافقین اور (عام منافقین میں سے) وہ لوگ جن کے دلوں میں (شہوت پرستی کی) تہابی ہے۔ اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی افواہیں اڑایا کرتے ہیں۔ اگر (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے تو ضرور (ایک نہ ایک دن) تم آپ کو ان پر مسلہ کریں گے۔ پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے پاویں گے۔ وہ بھی (ہر طرف) بھٹکے ہوئے جہاں میں گے پکڑ دھکڑا اور مار دھاڑ کی جاوے گی۔ اللہ تعالیٰ ان (مفسد) لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور جاری رکھتا ہے جو ان سے پہلے ہو گئے ہیں اور آپ خدا کے دستور میں کسی شخص کی طرف سے رد و بدل نہ پاویں گے۔

(۱۷) لَقَدْ كَانَ لِسَبَآ فِيْ مَسْكِنِهِمْ اَيُّهُ ۚ جَنَّتٍ عَنْ يَمِيْنٍ وَ ۚ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ بَلَدٌ طَيِّبٌ ۚ وَ رَبُّ

غُفُورًا ۝ فَاعْرَضُوا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ
جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِ اَكْلٍ خَطِيْطٍ وَّاٰتٰلُ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَاؤُكُمْ
بِمَا كَفَرْتُمْ وَاَهْلُ بُحَيْرٰتِيْ اِلَّا الْكَافِرُوْنَ ۝ پ سباع

ترجمہ۔ سب کے لوگوں کے لئے اُن کے وطن (کی مجموعہ حالت) میں نشانیاں موجود
تھیں۔ دو قطاریں فحی باغ کی دائیں اور بائیں۔ ہم نے انبیاء کی معرفت اُن کو حکم دیا کہ اپنے
رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور اُس کا شکر کرو۔ (کر رہے ہو) عمدہ شہر اور بخشنے والا پروردگار
سوا انھوں نے (اس پر بھی) سرتابی کی۔ تو ہم نے اُن پر (اپنا قہر اس طرح نازل کیا کہ) بندہ کا
سیلاب چھوڑ دیا۔ اور ہم نے اُن کے دورو یہ باغوں کے بدلے اور دو باغ دیدیے جن میں دو
پتیزیں رہ گئیں بد مزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل سیری۔ اُن کو یہ سزا ہم نے اُن کی ناسپاسی
کے سبب دی اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے ہیں۔

(۴۴) فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نِفُورًا ۝ اِسْتَكْبَرُوْا فِی
الْاَرْضِ وَمَكْرُ السَّیِّءِ ۝ وَلَا یَحِیْطُ الْمُکْرُ السَّیِّءِ اِلَّا بِاَهْلِ الْبَیْتِ ۝ فَمَلَّ یَنْظُرُوْنَ
اِلَیَّ سُنَّتِ الْاَوَّلٰیْنَ ۝ فَلَنْ یَّجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۝ وَلَنْ یَّجِدَ لِسُنَّتِ
اللّٰهِ تَحْوِیْلًا ۝ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَمَنْ یَنْظُرْ وَاکِیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّمَا كَانَ اللّٰهُ لَیْجْزَہُ
مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ۝ اِنَّہٗ كَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا ۝ وَلَوْ یُؤْخَذُ
اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظُہْرِہَا مِنْ دَآبَّةٍ ۝ وَلٰکِنْ یُؤَخِّرُہُمْ
اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۝ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ كَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا ۝ پ

ترجمہ۔ ایک پیغمبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی کو

ع
۱۲

ترقی ہوئی۔ دنیا پر اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور نفرت ہی پر کشف نہیں کی بلکہ ان کی بڑی تدبیر کو بھی (ترقی ہوئی) اور بڑی تدبیروں کا وبال (حقیقی) ان تدبیروں ہی پر پڑتا ہے۔ سو گریہ نہ سنا کہ بھی خدا کے اسی دستور کے منتظر ہیں جو ان کے (کافر) لوگوں کے ساتھ ہوتا رہے (یعنی سزاوار) تباہی) سو اونچی ان کے سے بھی یہی تباہی کیونکہ آپ خدا کے (اس) دستور کو بھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے۔ اور آپ خدا کے دستور کو بھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے۔ اور کیا یہ لوگ زمین میں تپے پکڑے نہیں ہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو (منکر) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا (آخری) انجام (اسی کفر و تکذیب کے سبب) کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور خدا ایسا نہیں رہے کہ کوئی چیز (قوت والی) اس کو ہرا دے۔ خدا آسمان میں اور نہ زمین میں (کیونکہ وہ بڑا عالم و زور) بڑی قدرت و طاقت ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ (ان) لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب (فوز و ناز و غیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک متنفس کو نہ چھوڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین (یعنی قیامت) تک ہلکتے دے رہا ہے سو جب ان کی وہ میعاد آئے گی (اس وقت) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔

(۱۷) فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلِیْلِ فِي بَعْثِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُنْفَخُ ۝ بِتِ صَادَاتِ بَعْثِ

مگر چھوڑ۔ سو گروہ (اس وقت) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے بے بیت میں رہتے۔

(۱۸) قُلْ يٰۤاَعْبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَتَعْبٰوْا رَبَّکُمْ ۝ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ دِیْنِ الَّذِیْۤا اَحْسَنَتْ ۝ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاَسْفٰطُهَا ۝ اَلْبَآئِیُّوْنَ الصّٰبِرُوْنَ اَجْرُهُمْ یُؤْتٰی حِسَابًا ۝ بِتِ نَصْرِ

ترجمہ۔ آپ! مومنین کو میری طرف سے (جہاد) کا حکم دیتا ہوں۔ اور ان کو ایسا کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔
 پروردگار سے ڈرنا رہو جو ہر گز دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے ساتھ نیک بدلہ سہا۔ اور اللہ کی
 زمین فرخستہ ہے۔ (اور دین میں) مستقل رہنے والوں کو ان کا صلہ بیشمار ہی رہے گا۔

(۶۷) قَوْلَهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَّا مَكَرُوا ۚ وَالْكَافِرُ يَكُونُ

ترجمہ۔ پھر خدا تعالیٰ نے اسی (مومن) کو ان لوگوں کی شرمدہ صورت سے محفوظ رکھا۔
 (۶۸) اِنَّا كُنْصَرُّرُ سَلْنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

ترجمہ۔ اور ایمان والوں کی دنیوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں۔ اور اس بزرگی میں
 میں گواہی دینے والے (یعنی فرشتے) جو کہ اعمال ان کے لکھتے ہیں، لکھتے ہوئے ہوں گے۔

(۶۹) اِنَّ الَّذِيْنَ قَاوَوْا رَبَّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَفَاوْا اِنَّ الَّذِيْنَ قَاوَوْا رَبَّنَا
 اَلَا تَخَافُوْا اَوْ لَا تَحْزَنُوْا ۚ اَبَشِّرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ۚ فَخَسِبَ
 اَوْ اَلَيْسَ كَذٰلِكَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ فِي الْاٰخِرَةِ ج ۚ فَاِنَّ حَمْدَ رَبِّكَ

ترجمہ۔ جن لوگوں نے (دل سے) قرار کر لیا کہ ہمارا رب (حقیقی صرف) اللہ ہے۔ پھر
 اُس پر (مستقیم رہے۔ ان پر فرشتے اتریں گے۔ اور (کہیں گے) کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ سوچ
 کرو۔ اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا گیا
 کرتا تھا۔ اور ہم تمہارے رفیق تھے۔ دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے۔

(۷۰) وَمَا اَصْدٰ بِكُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ اَيْدِیْكُمْ فَاَنْتُمْ شٰرِعُوْنَ
 ترجمہ۔ اور تم کو (سے) گناہ کا رو جو کچھ مصیبت (حقیقت) پہنچتی ہے تو وہ تمہارے

ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے (پہنچتی ہے)۔

(۷۱) یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَاطِلَةَ الْكُبْرٰی ۚ اِنَّا مُنْصَقِعُوْنَ ۝ نَبْطِشُ خَانَ

ترجمہ جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز ہم (پورا) بدلہ لے لیں گے)
 (۸۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَاللَّهُ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ
 ترجمہ اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا
 اور تمہارے قدم جہاد سے گا۔

(۸۴) فَلَا تَحْنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ
 مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكَمُ أَعْمَالُكُمْ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لِبَهِلِكُمْ وَنَهْوُ
 وَإِنْ تَوَفَّيْنَا وَتَقَوَّيْتُكُمْ أَجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلُكُمْ أَمْوَالُكُمْ
 إِنْ يَسْأَلُكُمْ هَا فَيُفَكِّمْ تَجَلَّوْا وَخُجِّرْ أَصْفَانَكُمْ هَآأَنْتُمْ
 هُوَ لَا عُدَّةَ لَكُمْ لِيَتَفَقَّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَخْشَى
 وَمَنْ يَخْلُ فَإِنَّهَا يَخْلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ
 وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لَا تَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ

ترجمہ تم بہت ہمت مت ہارو اور صلح کی طرف مت ہلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے۔ اور
 اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال (کے ثواب) میں ہرگز کمی نہ کرے گا۔ دنیوی
 زندگی کافی تو محض ایک ہولناکی ہے۔ اور اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ
 تم کو تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کرے گا۔ اگر تم سے
 تمہارے مال طلب کرے پھر انتہا درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے۔ تو تم (یعنی اکثر)
 بخل کرنے لگو اور (اس وقت) اللہ تمہاری ناگواری ظاہر کر دے۔ ہاں تم لوگ
 ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں (تھوڑا سا مال) (خرچ کرنے کے لئے) بلایا جاتا ہے
 سو (اس پر بھی) بے غم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسی جگہ خرچ کرے (جیسے)

بخل کرتا ہے تو وہ (درحقیقت) اپن سے بخل کرتا ہے۔ اور (نہیں تو) اللہ تو کسی کا محتاج نہیں۔ اور تم سب محتاج ہو۔ اور اگر تم (ہمارے احکام سے) روگردانی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

(۸۴) لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْكُمْ وَآثَابَهُمْ فَخَافُوا رَبَّهُمْ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَعَدَ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُ بِهَا فَعَجَلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَيْفَ آيِدِي النَّاسِ عَنْكُمْ وَتَكُونُ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُحْذَرُ لَكُمْ حِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَآخِرَى كَمَا تَقْدِرُونَ وَاعْيَبَ قَدْ أَحَدُكُمْ بِمَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ پت فقر ہے

مگر کچھ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ سے دشت (سمرہ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دور میں جو کچھ تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا۔ اور (اُسوقت) اللہ تعالیٰ نے ان (کے قلب میں) اطمینان پیدا کر دیا۔ اور ان کو ایک نکتہ پاتھ فتح دیا، دیدی اور (اس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) جن کو یہ لوگ نے ربت میں اور اللہ تعالیٰ بڑا بڑا بڑا حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تم سے (اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لوگ۔ سو سرور دست تم کو یہ دیدی ہے اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ اور تاکہ یہ واقعہ ابن بیان کے لئے ایک نمونہ ہو جائے۔ اور تاکہ تم کو (ہرگز نہیں) ایک سیدھی سڑک پر ڈال دے اور ایک فتح و رہی (ہونے والی) ہے جو (اس وقت تک) تم سے قبویہ نہیں آئی خداتعالیٰ سے کہ وہ (قدرت) میں لئے ہوئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۸۵) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَكُمْ عَلَى

اِنْ يَنْ كَذِبْهُ وَ كُنْى بِاَدْلِهِ شَرِيْداً اَنْتَ فَتَحْ

ترجمہ۔ (وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین (یعنی اسلام) دیکر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اللہ کافی گواہ ہے۔

(۸۶) كَذِبْتَ قَبْلَهُمْ قَوْمٌ نُّوحٌ وَّ اٰصْحٰبُ الرَّاسِ وَّ ثَمُوْدُ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَّ اٰخِوَانُ لُوطٍ وَّ اٰصْحٰبُ الرُّيْكِ وَّ قَوْمٌ تَبِعَ كُلُّهُمْ كَذِبَ الرَّسُلِ فَحَقَّ وَعْدُكَ يٰ حَقُّ

ترجمہ۔ ان سے پہلے قوم نوحؑ اور اصحاب الرس اور ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع (کذاب کرچکے) ہیں (یعنی سب نے) اپنے اپنے پیغمبر کو کھینچا یا سو میری وعید (ان پر) محقق ہو گئی۔

(۸۷) اَمْ يَحْسُبُوْنَ اَنْ يَخْلُقُوْا سِمْۡوٰلًا مِّمَّا يَخْلُقُوْنَ سِۡمَۡوٰلًا مِّمَّا يَخْلُقُوْنَ اَمْ يَحْسِبُوْنَ اَنْ يَخْلُقُوْا سِۡمَۡوٰلًا مِّمَّا يَخْلُقُوْنَ

ترجمہ۔ یا یہ تو کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب ہیں گے۔ عہد قریب (ان کی) یہ جماعت شکست کھادے گی اور بیٹھے پھیر کر بھاگیں گے۔

(۸۸) اَوَلَا يَكْفُرُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانُ وَاَيُّكُمْ يَدْعُوْا اِلٰى الْاِيْمَانِ وَاَيُّكُمْ يَدْعُوْا اِلٰى الْكُفْرِ وَاَيُّكُمْ يَدْعُوْا اِلٰى الْاِيْمَانِ وَاَيُّكُمْ يَدْعُوْا اِلٰى الْكُفْرِ وَاَيُّكُمْ يَدْعُوْا اِلٰى الْاِيْمَانِ وَاَيُّكُمْ يَدْعُوْا اِلٰى الْكُفْرِ

اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کا کبھی کہنا نہ مانیں گے۔ اور اگر تم سے کسی کی لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے کہ وہ بالکل چھوٹے ہیں۔ واللہ اگر اہل کتاب نکالے گئے تو یہ (منافقتیں) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے۔ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر (بغرض محال) ان کی مدد بھی کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔ بیشک تم لوگوں کا خون ان (منافقتیں) کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ (اور یہ ان کا تم سے ڈرنا خدا سے نہ ڈرنا) اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھتے نہیں یہ لوگ (تو) سب ملکر بھی تم سے نہ لڑیں گے۔ مگر حفاظت والی بستیوں میں یا دیوار (قلعہ و شہر پناہ) کی آرمیں ان کی لڑائی آپس (ہی) میں بڑی تیز ہے۔ اے مخاطب تو ان کو (خاہر میں) متفق خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے قلوب غیر متفق ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین کی عقل نہیں رکھتے۔

(۹۱) عَسَىٰ اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً طَيِّبَةً
ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے (یعنی اُدھر سے وعدہ ہے) کہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے۔

(۹۲) وَآخَرَىٰ خُبْرًا نَّصَرَكُمْ مِّنْ اللَّهِ وَفَتْحًا قَرِيبًا طَيِّبًا صَف
ترجمہ۔ اور (اس ثمرہ آخری کے علاوہ) ایک اور (ثمرہ دنیویہ) بھی ہے کہ تمہارے
دینی خواہشوں پر (پہا) پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتحیابی۔

(۹۳) وَبِذَلِكَ خَرَّابَتِ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَفْقَهُوْنَ
يَقُولُونَ إِنَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَنُجَرِّبَنَّهَا أَذِلَّةً وَبِذَلِكَ
الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَعْقِلُونَ طَب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ۔ اور ان کا یہ کہنا جہلِ محض ہے کیونکہ اللہ ہی کیلئے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں (اور یہ لوگ) کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت و الوہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دیا گیا۔ اور (یہ کہنا جہلِ محض ہے بلکہ اللہ ہی کی ہے عظمت و بزرگوئی اور اس کے رسول کی بواسطہ تعلق مع اللہ کے) اور مسلمانوں کی (بواسطہ تعلق مع اللہ و رسول کے) ولیکن منافقین جانتے نہیں۔
 ﴿۹۴﴾ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ
 يَجِدْ لَهُ مِنْ تَعَابِنِ

ترجمہ۔ کوئی مصیبت بدون حکم خدا کے نہیں آتی۔ اور جو شخص اللہ پر (پورا) ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو (صبر و رضا کی) راہ دکھا دیتا ہے۔
 ﴿۹۵﴾ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ
 أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا وَ لَ هُ

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے مسرتوں سے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح و ہدایت کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہتا ہے) پورا کر کے رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے۔

﴿۹۶﴾ وَكَائِنْ مِّنْ قَرِيْبَةٍ عَنَتْ عَرْفَ رَبِّهَا وَاسْتَكْبَرَتْ
 حَسْبًا بِأَسَدٍ يَدُ اللَّهِ وَ عَدُوِّهَا كَذَابٌ لَّكَ إِذْ أَقْبَتَا فَبَالَ أَمْرُهُمَا

وَكَانَ عَاقِبَتَهُ أَمْرًا خُسْرًا ۝ بَ طلاق

ترجمہ۔ اور بہت سی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم (ماننے) سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی سوہم نے ان کے اعمال کا سخت حساب کیا۔ اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی کہ وہ سزا ہلاک بالعداب ہے) غرض انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا۔

(۹۷) اِذَا بَلَغَ اَرْبَعُ مِائَةٍ اَوْ اَصْحَبَ الْجَنَّةِ اِذَا اَقْسَمُوا لِيَصْرِمَنَهَا مُمْسِكِينَ ۝ وَلَا يَسْتَشْنُونَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهِمُ طَائِفَةٌ مِّنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝ وَاصْبَحَتْ كَالصَّرِيرِ ۝ فَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝ اِنْ اَعَدُّوا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِرِمْ ۝ فَاَنْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ۝ اِنْ يَدُ خَلْقِكَ اَيُّومٍ عَلَيْكُمْ مَّسْكِينٌ ۝ وَغَدُوْا عَلٰى حَرْثٍ قٰدِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهُمُ قَالُوْا اِنَّا نَحْنُ الْمُغٰثُونَ ۝ قِيلَ لَّيْسَ بَلِّغٌ مِّنْكُمْ شَيْءٌ ۝ قَالِ اَوْ سَمِعْتُمْ اَقْلًا لَّكُم مِّنْ اِلٰهٍ اِلَّا نَحْنُ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَلَوْهُمُ ۝ قَالُوْا بَوَيْلُنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُبَدِّلَ مَا خَيْرُ اٰمَنَّا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۝ وَلِلْعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۝ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ مِثْلُ سُوْرَةِ قُلُمٍ

ترجمہ۔ ہم نے ان کی آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہم نے (ان سے پہلے ایک) بلغ و لوہ کی آزمائش کی تھی۔ جبکہ ان لوگوں نے (یعنی اکثر یا بعض نے) قسم کھائی کہ اس (بلغ) کا پھر ضرور صبح چلکر توڑ لیں گے اور (ایسا دُشوک ہوا کہ) انہوں نے انشاء اللہ بھی نہیں کہا سو اس بلغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا عذاب پھر گیا۔ اور وہ سورہ

تھے پھر صبح کو دوبارہ ایسا روگیا جیسا کہ ہوا کہیت۔ (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے) سو صبح کے وقت (سو کر جواٹھے تو) ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم تو بھل توڑنا ہے۔ پھر وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پائے ورنہ بزم خورد) اپنے کوس کے نزدیک پر ق در سمجھ کر چلے۔ پھر جب وہاں پہنچے اور اس باغ کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ بیشک ہم رستہ بھول گئے۔ بلکہ (جگہ تو وہی ہے لیکن) ہماری سمت ہی بھوٹ گئی (کہ باغ کا یہ حال ہو گیا) ان میں جو (کسی قدر) اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا۔ اب (توبہ اور) تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بیشک ہم قصور وار ہیں (یہ استغفار ہے) پھر ایک دوسرے کو منی طلب بنا کر باہم الزام دینے لگے۔ پھر سب متفق ہو کر (کہنے لگے بیشک ہم بہت سے بھٹنے والے تھے۔ سب ملکر توبہ کر لو) شاید (توبہ کی برکت سے) ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا (باغ) بدلہ دیں ویدے (اب) ہم اپنے رب کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ اسی طرح عذاب ہوا کرتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس (عذاب دنیوی) سے بھی بڑھ کر ہے کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ (اس بات کو) جان لیتے (تاکہ ایمان لے آتے۔

(۹۸) قُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّكُمْ كَانَتْ عَلَيْهِ سُلُوكٌ يُّرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ يُمِدُّكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ بَنِينَ وَ يُجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٌ وَ يُجْعَلْ لَكُمْ أَهْرَارًا ۚ نوح

ترجمہ۔ اور (اس سچے ماننے میں) میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشو۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا۔ اور تمہارے

خالہ اور راولہ میں ترقی دے گا۔ پورے گھوڑے سے بارے لگاؤ ہے اور ہتھارے لکھنوی
یہاں سے گزرتا ہے۔

(۹۹) تَسْمِعُكُمْ لِقَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكُمْ مَعَهُ عَاكِفُونَ

نہیں چکے۔ اگر یہ (نکاح) ہو جائے، تو ہم ان کو فراغت کے باقی تھے، یہاں پر کرتے ہیں کہ اس میں کیا امتحان کریں۔

١٠ (اَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فَمْرًا تَصْلَحُ فِيهِ فَاِذَا فَمْرٌ مِّنْكُمْ مِّثْلُ مَا كَانَ لِدَاوُدَ اِذْ يَخُورُ عَلَيْهِ سُلَيْمٰنُ وَهُوَ يُخَافُ مِنْهُ وَهُوَ حَزِيْنٌ

مترجم کہہ کر ان کی تہہ پر کوہ (تھوکہ و پرفانی کعبہ کے بارے میں بھٹی) سہرتا یا غلط نہیں کر دیا
قرآن و مجید کی مذکورہ سیڑھیوں سے یہ امر نہایت ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کی ہر فلاح و صلاحت
ذاتی و دنیوی و دینی اتنا قرآن ہی ہے جو ہر انسان کے تمام مصائب اس سے غفلت و اعراض کی وجہ سے ہیں۔

۱۲) کھانے کے وقت کی فراوانی کا راز

یہاں کی روئے مشابہت بہت کم ہے۔ یہاں کی لہجہ بانی اور لہجہ بانی کے درمیان
کے یہاں کی لہجہ بانی بہت کم ہے۔ یہاں کی لہجہ بانی بہت کم ہے۔ یہاں کی لہجہ بانی بہت کم ہے۔
کی۔ یہاں کی لہجہ بانی بہت کم ہے۔ یہاں کی لہجہ بانی بہت کم ہے۔ یہاں کی لہجہ بانی بہت کم ہے۔
کھانہ دو چور ہو جائے۔ اور سامان بہت کم ہے۔ کتنا ہی حاصل رہے۔ حقیقی راحت اور
حقیقی زندگی کے چکر چلیں۔

ہاں دورِ حاضر کے روز پرستی نے تمام دانتوں کو بچھالیا مسکھو کر دیا ہے کہ وہ
سماںِ راحت ہی کو راحت سمجھ بیٹھے اور اس کی تحصیل میں نفسی اور جسمانی راحت کو قربان
کر دیا۔ کون نہیں جانتا کہ کسج و رفیع عمارت نفیس اور عمدہ مکان خواجہ صورتِ شریف

کھانسی، زہر پھٹنے کے پُر تکلف سامان اور کل اشاعت الہیت کی غرض و توفیق و جہاں ہے
 کہ انسان سکون و مسرور و راحت و انہیان کی ساتھ اس میں زندگی بسر کرے۔ اور یہ ممکن
 و اطمینان میسر نہ ہو کسی درد یا فکر، تشویش یا مبتلا سے تو یہ مسرت ساہزہ کی خوشی میں
 لیکن بہت سے گم کردہ مسافر جو راحت حاصل کرنے کے لئے سامانِ راحت و مسرت
 لئے تھے اس سامان ہی میں ایسے خوب لوگ کہ اصلی راحت جو کچھ ہے غافل ہو کر اس میں رہتے
 و سامانِ راحت جمع کرتے ہیں حیران و سرگردان رہنے لگتے ہیں۔

منتشر ہونے میں پانچ گے آرام خواہ

یہ بات ہے زیادہ غور و فکر کی منتیں نہیں کر سکتے اور نہ
 راحت و تسکین دے سکتے ہیں نہ تو راحت و تسکین پر
 موقوف ہیں کہ بغیر ان کے کیا کر سکتے ہیں نہ تو تسکین

کے لوازم میں سے ہے کہ سامانِ رحمت جمع ہو جائے تو رحمت غور خواہں ہو یا نہ ہو ہر
شخص اپنے گرد و پیش میں سکینٹروں! جیسے آفتابِ نہایت ہے جو اندر و برے سامان
کے باوجود تند و ستا مضمین خوش و شرم مسرور و شہر آشاد ہے۔

اور ہر گز سے اتحاد امن اور اذھار پر گریبان نہ مگر مانند گل میں نہ پیر و ماں بھی نہ ہوا تھا
اور اس کے مقابلہ میں سیکڑوں ایسے انسان تھے دیکھتے تھے کہ وہاں ہی علی شان
وسیع و رفیع اس کو فریختیر بھی بہترین ہے اس میں تمام تر ریش و آسائش کے
سامان بھی موجود ہیں اس کے اہل و عیال اور خدمت بھی حاضر و موجود ہیں سرور و بد نصیب
کسی درد و بے چینی یا فکر و تشویش میں مبتلا نہ ہیں اس سارے سامان و نعمت کے ساتھ
جو راحت اس کو مل رہی ہے کو ڈرا کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ سب تو اپنی اس

زندگی سے اُس فاقہ سخت مفلس کی زندگی کو بد رہتا ہو تر اور رات کو زندگی سمجھتا ہو
خوشاک روٹی کھا کر امید ان سکون اور رات و سرور کی ساتھی ہوتا ہے۔

ذرا غور کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ سامانِ راحت تو کبھی چیز ہے سعی و محنت
پھر دولتِ پیسہ کے ذریعہ ہر وقت ہر جگہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن خود راحت کسی
اور اختیاری نہیں وہ محض واپسی چیز اور خاص علیہ سبب حق سبحانہ و تعالیٰ کا جو کبھی
بدون اس ساز و سامان کے بھی عطا کر دی جاتی ہے اور کبھی سارے سامان جمع ہوتے ہوئے بھی
نہیں دی جاتی۔ راحت نہ کسی ہزار میں کہتی ہے نہ کسی فیکٹری میں بنائی جاتی ہے نہ کسی
بڑی سے بڑی قیمت پر خریدی جاسکتی ہے۔

ایک سرمایہ دار دولت مند آرام کی نیند لینے کے لئے مکان موسم کے مناسب عمدہ
وسیع اور صاف چار پائی بہترین بستر اور گدے تکے نفیس ہوا اور روشنی طبیعت
اور موسم کے مطابق اپنی دولت کے عوض جمع کر سکتا ہے۔ لیکن جو چیز ان سب اسباب و
ذرائع سے مقصود اصلی ہے یعنی نیند وہ یقیناً پھر بھی اُس کے اختیار میں نہیں بلکہ
بالا و اعظم حق تعالیٰ کا عطیہ ہے جو اس سامان جمع کرنے والے کو عادت اکثریہ کے طور پر
عطا کر دی جاتی ہے۔ اور جب مشیتِ خداوندی نہیں ہوتی تو یہ سب اسباب سامان
بیکار ثابت ہوتے ہیں کوئی بے پنی لگا دی جاتی ہے کہ نیند اس کے پاس تک نہ پہنچتی۔
الغرض راحت جو قلب کے سکون و اطمینان اور سرور کا نام ہے وہ کسی و
واختیاری نہیں بلکہ محض موہبت و عطیہ حق تعالیٰ ہے جو کبھی بے سامانوں کو دیدیا
جاتا ہے اور کبھی ساز و سامان والوں کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔

مگر بہت سے بے وقوف انسان سامانِ راحت جمع کرنے اور اُس کی حفاظت کرنے

میں اتنے منہمک حیران و پریشان رہتے ہیں کہ اعلیٰ راحت ہو اس سامان سے مستور یعنی ان کے پاس تک نہیں آتی۔ یہ راحت کی حقیقت سے نا آشنا مسکین بھی بڑا قابلِ رحم ہے کہ اس میں پریشانی ہی کو راست سمجھنے لگے۔ جو درحقیقت بخشش و راحت مابین حقیقی سے غفلت و واسطے ارشادات سے اعراض کی نقد سزا ہے۔ وَتَعَذِّبُ الْآخِرَةَ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

قرآن کریم میں صاف لفظوں میں بتلادیا ہے کہ سامان دنیا کی فراہمی میں مسرمان و ہمہ نشان اور مشوش و سرگردان رہنا ایک عذابِ نقد ہے جو آخرت کے عذاب سے پہلے غافل اور نافرمان انسان پر منجانب اللہ مسلک کیا جاتا ہے۔ ارشاد ہے :-

فَلَا تَعْجَبْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
إِنَّمَا تُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ
كَافِرُونَ ۝

ان کے اموال اور اولاد کو تعجب سے نہ ڈالیں۔
گو آخرت یہ منظور ہے کہ ان (مذکورہ چیزوں) سے
دنوی زندگی میں ہی ان کو سزا ہو۔ اور ان کی
جان کفر ہی کی حالت میں نکل جائے۔

اس آیت کا اصل یہی ہے کہ اہل ایمان کفار کی تہذیب و دولت اور ساز و سامان سے تعجب میں نہ پڑیں کیونکہ وہ ان کے لئے کوئی خوش بختی کی چیز نہیں۔ بلکہ اگر غور کریں تو دو وجہ سے نقد عذاب ہے۔ اول یہ کہ سامان و حساب سے جو مستور و غالی تھا دنیا کی راحت و سکون وہ ان کو بھی دستر نہیں۔ دوسرے ان چیزوں میں گم گراؤں کی غفلت و نافرمانی اور ہستی جاتی ہے جو ان کی غیر غامبی و دائمی زندگی کو تباہ و برباد کرنے والی ہے یہی وجہ ہے کہ اہل ایمان اگر غافل و تباہی یا بے راہی اختیار کریں تو ان کو فوراً تنبیہ کے لئے دنیا ہی میں ہر صلاح و فلاح اور ظاہری دولت و عزت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور جس طرح نافرمانی کے باوجود دنیا کی دولت و عزت کا عین پسند

کفار کے لئے نقد عذاب ہے۔

اسی طرح اہل ایمان مبتلائے مہلکوں کے لئے ان چیزوں سے مکرہ جو نافعیت
حق و علم کی ایک لطیف صورت ہے تاکہ وہ اس فوری تنبیہ سے ہوشیار ہو کر
نافرمانیوں سے باز آئیں۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے:-

وَلَنَزِيلُ لَهُمُ مِنَ الْعَذَابِ أَلْفٌ
وَلَنَزِيلُ لَهُمُ مِنَ الْعَذَابِ أَلْفٌ

دنیوی ترقی اور فلاح کے لئے مسلم قوم کو یہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ جس طرح افراد انسانی کے مزاج مختلف اُن کے امراض کی کیفیات مختلف اور علاج و دوا کی صورتیں مختلف ہیں ایک ہی مرض کے دو مریضوں میں سے ایک شخص کیلئے ایک دوا اکسیر کا کام دیتی ہے اور دوسرے کو بوجہ اختلاف مزاج اُس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات مضر ہوتی ہے۔

اسی طرح اقوام عالم کے بھی مزاج مختلف ہیں اُن کے امراض اور طرق علاج مختلف ہیں اُن کے عروج و نزول اور ترقی و تنزل کے اسباب اور تدبیریں ایک دوسرے سے متغائر ہیں۔

غیر مسلم اقوام جس طریق عمل کو اختیار کر کے دنیا میں ظاہری ارتقا اور فلاح
و بہبود و عزت و دوستی حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ مسلمان بھی اُس طریق کو
اختیار کر کے دنیاوی زندگی کو صلاح و فلاح حاصل کر لیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ وہ
طریق ان کے حق میں خیر منہدی یا مفید ثابت ہو۔

ہندو اگر سوداگری سے اور انگریزوں کی و مکاری سے دنیا میں عزت و دولت کا کوئی حصہ جمع کر لیں تو لازم نہیں کہ مسلمان بھی ان کی نقل اتار کر یہ چیزیں حاصل کر سکیں کیونکہ درست دشمن کے ساتھ یکساں معاملہ نہیں کیا جاتا۔ دشمن کو ڈھیل دی جاتی ہے جس کو اصطلاح شرع میں **استحدر راج** کہتے ہیں اور درست پر فوری تنبیہ کی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا اس کی نصیحت ہو جو وہیں کہ سرکشوں اور باغیوں کے لئے دنیا میں دولت کے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں جس میں وہ مست و مغرور ہو کر اور گمراہی میں پڑ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں ارشاد ہے۔

فَتَحْنَاهُمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ | ہم نے ان پر ہر شے کے دروازے کھول دیے۔

یہ ظاہری دنیا کی دولت و فراغت حقیقت میں لہذا کا ثمر و عذاب ہوتا ہے جس کو یہ اتحق اپنی فلاح و بہبود سمجھتا ہے۔

اور اہل ایمان اگر کسی عملی خرابی اور گناہ میں مبتلا ہوں تو ان کو دنیا ہی میں یہ سزا دیدی جاتی ہے کہ وہ دولت و عزت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

اس لئے حلال و حرام اور جائز و ناجائز سے بالکل بے فکر ہو کر سودا و رشوت شراب قمار فواحش اہو و لعب میں مبتلا رہ کر غیر مسلم اقوام تو دنیاوی فلاح و ترقی سے محروم نہیں ہوتی مگر مسلمان ان کی نقلاتی کریں اور ان خیرات اور خلاف شرع چیزوں کا ارتکاب کرتے ہوئے دنیا میں صلاح و فلاح کی امید رکھیں تو یہ ان کا خیال خام اور ایک خواب خوش ہے جو کبھی شرمند و بغیر نہ ہو گا۔

اسلام کے سارے تیرہ سو سال کا تجربہ و مشاہدہ گواہ ہے کہ قوم مسلم نے جب کبھی تعلیمات نبویہ اور سنت رسول کی اپنا سوا بنایا اور اس پر عمل نہ کیا تو آخرت

کے درجات جو بال مقاصد ہیں وہ تو ان کو حاصل ہونے ہی رہی اور ظاہری دولت و عزت بھی ان کے قدموں میں آگری اور وہ کھلی آنکھوں اس وعدہ کا مشاہدہ کرنے لگے۔

یا تبت الدنیا وھی راعیة
شر سے نہ رہنے دے کے پاس دنیا بیل ہو کر آتی ہے

اور جس وقت بھی انھوں نے اس اسوۂ حسنہ سے منہ موڑا آخرت کے عذاب کے

علاوہ دنیا کی ہر صلاح و فلاح دولت و عزت نے بھی ان سے منہ موڑ لیا۔

چوں از دگشتی ہر چیز از تو گشت
چوں از دگشتی ہر چیز از تو گشت

(۱۴) مسلمانوں کی ہر صلاح اتباع رسول میں منحصر ہے

فلاح آخرت | مذکورہ بالا تحریکات سے ثابت ہوا کہ آخرت کی صلاح و فلاح اور آرام و

عیش کی دائمی زندگی تو مطلقاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے اتباع میں منحصر ہے

ان سے جاہل یا نادان رہ کر کوئی انسان کتنی ہی محنت و بھلائی کوشاں ہو اور بدور یا ضلالت

اختیار کرے وہ رستہ غلط ہونے کے سبب بالکل بیکار بلکہ مضر ہوگی۔

محال ست سعدی کہ راہ صاف
تو اس رفت جز ہر پے مصطفیٰ

کیونکہ حسب تصریح قرآن کریم مطہر معنی و محنت اور عبادت و ریاضت کی صورت

رضائے حق تعالیٰ اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں بلکہ خاص و عام

اور محنت و رکاوٹ جس کی تصحیم خود حق سبحانہ و تعالیٰ نے بذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائی ہے۔ ارشاد ہے:-

وَسَعَىٰ بِنَا سَعِيرًا ذُكِّرُوا مِّنْ

آخرت کیلئے یہی کہ جسے تو اس کے مرتبہ اور وہ دُور ہو

عقلاً بھی یہ بات معمولی غور و فکر سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی انسان کی پسند و ناپسند

یہ نال جب تک خود وہ بیان نہ کرے دوسرا شخص نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو ترش مینہ ہے یا شیرینی مجلس اپنی منہایت یا غلوت و تنہائی حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ عالی کی پسند و ناپسند رضا و عدم رضا کا اور اگر انسان کو بدون اسی کے بیان کے کیسے ہو سکتا ہے اور اسی چیز کے بیان و تبلیغ کے لئے انبیاء علیہم السلام بھیجے جاتے ہیں۔ اسی کا نام دین مذہب ہے تو جو شخص عبادت و ریاضت میں کوئی خدمت مشقت محض اپنی رائے سے یا کسی ایسے شخص یا ایسی کتاب کے اتباع سے کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا نہیں ہے اس کی سعی و محنت رائیگاں اور باطل اور اس جاہل کے مشابہ ہے جو کسی شخص کی تنہا حاصل کرتے کے لئے خدمت کرنا چاہے اور سخت گرمی کے وقت ایسی ٹھنڈی سلاک کر اس کے پاس رکھ دے یا سخت سردی میں پنکھا چلنے لگے تو خدمت میں سعی تو بلاشبہ اس نے بھی کی مگر وہ سب ضائع اور لغو اور مستحق عتاب و ناراضی ہے۔

ہر کسے باطن خود شد یا رمن و از دروں میں نہ بہت اسرار من
 رضا جوئی کے لئے کارگر خدمت اس شخص کی ہو سکتی ہے جو پہلے اپنے محبوب کی مزاج شناسی کی کوشش کرے اس کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کو معلوم کر لے اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی پسند و ناپسند کا حال بجز وحی اور تعلیمات نبوت کے کسی طرہ نہیں پہچان سکتا۔ اس لئے رضائی حق سبحانہ و تعالیٰ اور صلاح آخرت کے لئے کوئی کوشش اور کوئی ریاضت و عبادت اور مجاہدہ و مشاہدہ بدون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور آپ کی تعلیمات کو مشق راہ بنانے کے ممکن نہیں۔

فدح دنیا | دنیا کی چند روزہ اور ناقص زندگی میں کبھی حقیقی راحت و سرور اور آرام و

عیش تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیمات کے اتباع ہی میں منحصر ہے۔ اُسود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین کے لئے تہرہ طرح آخرت کی دائمی زندگی و نجات
 و صلاح اور ہر طرح کی راحت کا وعدہ ہے اسی طرح دنیا میں بھی چھتہتی رات و سکون و عزت
 آنھیں کا حصہ ہے۔ اور جنت میں جانے سے پہلے دنیا ہی میں ایک طرح کی جنت اُن کو دیدی
 جاتی ہے کہ قناعت اور تقدیر الہی پر رضا کے سبب وہ کسی حال میں پریشان و مشوش نہ
 ہوتے۔ دنیا کے مصائب و آفات اور پریشانیوں کی صورتیں اُن پر ضرور آتی ہیں اور بسا
 اوقات دوسروں سے زیادہ آتی ہیں لیکن اُن کے قلوب اُس وقت بھی اپنی جگہ مطمئن
 اور مسرور ہوتے ہیں۔ زمانہ کے بڑے سے بڑے حوادث اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ سر
 میں بھی جیسے ہیں اور بگڑنے میں بھی بنتے ہیں۔

نہ شوخی چل سکے باد صبا کی بگڑنے میں بھی زلف اُس کی بنا کی
 راحت و عیش جس کا تعلق قلب کے اطمینان و سکون سے ہے بلاشبہ سارے
 عالم سے زیادہ انھیں حضرات کو حاصل ہے۔ یہی وہ نشہ ہے جس کے سرور سے وہ شاد
 ساز و سامان کو ذرا نظر میں نہیں لاتے۔

زانگہ کہ یا فتم خیر از ملک نیم شب من ملک نیم روز بدانگہ نمی خرم
 اُن کی بے سرو سامانی کے باوجود ساز و سامان و اس کی راحت کو نہیں پاسکتے
 خوش فرش بور یا دگرائی و خواب من کین عیش نہست در غور او نہ شتری
 اُن کا رشتہ نیاز ایک ایسی بارگاہ عالی سے چڑھتا ہے کہ وہ اُن کو سارے
 عالم سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

فقر میں بھی میں سر بسر کبر و غرور نامہوں + کس کا نیاز مند ہوں سب سے بے نیاز ہوں

یہی وہ ائمہ تہذیب ہیں جو اللہ والوں کو دنیا ہی میں ملجائی تھے اسی کو بعض ائمہ تفسیر نے
آیت ذیل کی تفسیر میں لیا ہے:-

وَلَمَّا خَافَ مَقَامَ رَبِّهِمْ جَاءَتْهُمْ
جو شخص در سے اس لئے کہ وہ جنت میں
یعنی ایک جنت آخرت میں اور ایک اسی دنیا میں۔

اور بعض روایات حدیث میں جو دنیا کو مؤمن کے لئے (سجن) یعنی قید خانہ قرار دیا ہے
یہ جنت اس کے متافی نہیں۔ ظاہر کی اسباب و سامان اور صورت کے اعتبار سے دنیا ان
کے لئے قید خانہ نہ ہے۔ لیکن باطنی رحمت و سکون کے اعتبار سے یہ قید خانہ بھی ان کے
لئے جنت ہی ہے۔

وَبِالنَّارِ يُعَذَّبُ الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُشْرِكُونَ وَلَهُمْ فِيهَا
مِنْ عَذَابٍ
جس کا ایک دروازہ ہے کہ اس کے اندر تو جنت ہی
رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب ہے۔

آخر غرض دنیا کی فانی رہی زندگی میں اتنا فرق ضرور ہے کہ تعلیمات نبوت سے اعراض
کئے گئے جو حقیقی الہی اور تعلیمات نبوی کے پیرو ہیں۔

آئندہ اس دنیوی زندگی میں اتنا فرق ضرور ہے کہ تعلیمات نبوت سے اعراض
کئے گئے۔ اگر بالکل کافر و رخصہ کے باغی ہیں تو ان کو مستدرج (ڈھیل) کے طور پر
دنیاوی اور ظاہری سامان راحت و عزت و دولت سے محروم نہیں کیا جاتا اور اگر وہ
نہیں ایمان لائے تو مذہبی تہذیب کے لئے اکثر ان کو اس زندگی میں عزت و دولت سے محروم
کر دیا جاتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے سوا دوسری قومیں خدا تعالیٰ کی مرضی و
تائیدی اور عدل و حرام سے بے فکر ہو کر دنیوی ترقی کے لئے کوئی اسکیم بنادیں تو دنیا کی

نی ہری حیات میں اس کا کام یہ ہو جاتا کہ نہایت کوشش سے نہایت محنت سے نہایت کوشش سے ہری
سامان راست اور عزت و دوستی کے لئے اپنا اختیار ہم نامہ اور کمپوزم
اور سوشل ازم وغیرہ کے ذریعہ حاصل ہو جاوے تو اجید نہیں۔

مناحن جن نوٹوں نے مرتبہ دنیا اور اس کے چند روزہ دنیا ہری ساز و سازان
ہی کو اپنا محبوب سمجھتی اور قبلہ مقصود بنا لیا ہے۔ اور جن کی ہمت قرآن نے یہ بیان کی
ہے کہ **لَا تَزِنُ رِضْوَانًا بِحَيٰوةٍ دُنْيَا** | وہ دنیا (نشر) دنیا ہی یہ دنیا و مملکت ہوتے
وَاطْمَأْنَنُوا فِیْہَا

حقیقت شناس صاحب بصیرت تو ان کو یہی نہیں گئے کہ
ہر نامہ بجز روئی و جانے لگتا نہ
لیکن بہرہ ان کا مقصود ہر نامہ اور امریکہ کی منڈیوں میں چھپن و چھاپان
کے باز روں میں۔ اسے ظالم اور مارکس کی چوکت پر تہہ سانی کرنے میں حاصل
ہو جانا ممکن ہے۔

لیکن مسلمان جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ دنیا و دنیا
و فتنہ کی ترکھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے دنیوی عزت و دوست کے حصول
میں بھی بجز ہمنگر نہیں آرام فرما سکتا۔ اولیٰ تاجدارِ مدینہ سیدالانبیاء و المرسلین سرورِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے کہیں جئے پناہ نہیں۔

ہمارے نوجوان صاحبِ مزاج نے خوب فرمایا ہے

ہمیں ہمہ نہ ہندی نہ دوستی نہ نازی بنائیں پس اپنے کو سچی تہمازی
ہمیں ہمہ نہ ہندی نہ دوستی نہ نازی ہمارے نوجوان نے فرمایا ہے

تا ریح اسلام کو بھری کی اس پر شہادت کہ یہاں قوم نے جب بھی اسوۂ حسنہ نبویہ سے منہ موڑا
تو دنیا کی عزت و دولت نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔ جس وقت دو تین ہزار ہجرت کے حامل
درآن پر پورے نہ رہتے تو ان کے عزت و وقار کا یہ حال تھا کہ تہل میں سر کے نیچے بیٹھ
رکھ کر سو جائے والے میراٹھ منہیں کے نام سے کسری و قیسر کے محلات میں زلزلہ پڑتا تھا
قبائل میں بیوی نہ بیٹوں پہنچ کر قدم کے تے تانے کسری و قیسر
اور جب اشور نے اس میں غنمت و کوتاہی شروع کی تو چار دہائی عالم میں انکی
پھیلی ہوئی مسننت و حکومت خود بخود کھنڈ ہو گئی۔ نہ ندیس کے قیسر ہر ہزار
ان کو بچا سکے اور نہ مصر و قہر کی قوت قہر دیکھ سکی۔ پھر جب کبھی سنہ سے تو حکومت
سنہجس گئی۔ اور بھیکے تو مسننت و حکومت میں بھی زوال آ گیا۔

مؤرخ مسلمانوں کی دنیوی مصائب و آفات اور عزت و دولت و حکومت وغیرہ
سے محرومی بھی ان کے بڑے اعمال کے نتائج و تعلیمات قرآن و حدیث سے غنمت و
اعزاز کے ثمرات ہیں۔

اگر ماضی کو بڑے مستقبیل کے لئے مشعل ہدایت اور وسیلہ ہجرت ہو سکتا ہے تو مسلمانوں
کے غیر باطنی کا حوصلہ و عینیت زمانہ اور اس کی تائید کا ہر موقع ان کو ان کی ہر صلاح
و فلاح کے لئے صرف ایک سبق دینا ہے جو بالکل واضح اور سچی ہے جس کو امام مدینہ
حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کیا ہے۔

سَنَ يُصْعِقُ اخْرَاجُكَ اِلَاحْتِ لَامَ حَكْمٍ بَدَا لِي

اس اُمت کے تاریخی دور کی اصلاح کوئی چیز بجز اس حدیث کے ہی ہو سکتی ہے

نہ یہ اس اُمت کے دوروں کی اصلاح ہوئی تھی۔

اور نماز پر ہے کہ وہ ترین کرتا ہے عرب کے بدوؤں کو تہذیب نشانی مانتے
 وحشیوں کو سب سے ستم مند کا مجدد و گراموں کو دنیا پر رہنے والوں کو خوش اخلاقی کا پیکر
 مریشوں کو مسیحا بنا دیا وہ کیا تھا بہت قرآنی تھا مگر سیدنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم
 و ارشادات کا اتباع۔

(۴) مسلمانوں سے التماس

۱۔ جمل مسلمان ہر طرف سے انداز کے نفع اور طرح طرح کی مصائب سے
 پریشان ہو کر شتم و ستم کی تدبیریں اس بلا سے بچنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں لیکن
 افسوس کہ ان تدبیروں میں بار بار کی ناکامی و ناکامی کے باوجود وہ نہیں سمجھتے کہ
 اس تدبیر کی طرف نہیں آئے تو ان کی سب کامیابیوں کی کھینچاؤ یہ خبر ہے کہ جو کچھ
 ثابت ہو چکی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو صحیح و نہی ہبوط کرنا اس کے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد پر تدبیروں پر عمل کرنا و نصیحتیں۔

نہ ہرگز ان پر غالب کسب نہ ہو جائے گی نہ جہنم کا درد پڑے گا نہ ہو سکے
 نہ ہرگز ان کے مران سعی کہ وہ پہلے سے ہو سکے نہ جہنم کے درد پڑے گا نہ ہو سکے
 اس کا یہ مطلب نہیں کہ شیخ مصائب کے لئے اپنی قوت اور دشمنوں کی قوت
 کو خاہری تدبیریں ہی کہہ رہے ہیں بلکہ یہ کہ قرآن و حدیث میں خود ان کی
 تدبیروں کا بھی اہتمام موجود ہے بلکہ مقتصد ہو سکے کہ ان کی تدبیریں نہ ہوں
 دشمنوں کے لئے یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ تمام مسلمان اس کے لئے وہ ہرگز
 وہ جس شخصیت کے لئے ہیں اس کے لئے صرف ان کی تدبیر اور وہی قوت

کی فرمتی سے سمجھنا کہ وہی وقت بھی ان سے عہدہ ہوا نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کی وہ خصوصیت
 قوت جس کا کسی دوسری قوم کے پاس جواب نہیں۔ ان کا ہر وہ میگزین جس کے ساتھ ساری
 دنیا کی یہ قسمیں منگوا رہی ہیں۔ وہ جس نے ان کے قسمت خداداد اور قلت سامان کے باوجود
 پہنچا اس کے ہر دور میں ان کو دوسروں پر ہمیشہ فخر مند اور سر بلند کیا وہ حضرت اُن کا اعلیٰ
 مع الشرا اور وہ روحانی رشتہ ہے جو ان کو ساری قوتوں کے خالق و مالک کے ساتھ جملت
 جس کے مدنی نتیجہ میں امداد و غیبی نصرت الہی فرشتوں کی امداد دوسری قوموں پر دعوت غیرہ
 ہر قدم پر ان کی ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ یہ رشتہ و قوتیں حضرت اُن کی است اور فرزند
 سے حاصل ہو سکتا ہے تا فرمائی کے ساتھ باقی نہیں رہتا۔

غزوہ بدر میں جو فرشتوں پر لشکر مسلمانوں کی امداد کئے، قرآن اُن کا وہ میدان بدر
 کی مقامی و مقامی انجام بدین بدہ کی شخصیت خصوصیت نہیں تھی ورنہ اُس زمانہ کی خصوصیت کو
 اس میں دخل تھا۔ بلکہ سب نصرت قرآنی اُس کا مدد اطاعت خداوندی پر اور اُس میں بھی
 انصورت و صبر۔ انھوں کی کہ وہ وہاں رہتے جو اُس میدان کے سپاہیوں کو حاصل کئے۔ اسی
 منعمون و قرآن کریم نے اس آیت میں الفاظ شریف ظاہر کیا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا الْاَمْرَ الدُّنْيٰى ۚ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاكِبُوْنَ
 اَلَّذِيْنَ هُمُ الْمَرْكُوبُوْنَ ۚ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمَرْكُوبُوْنَ ۚ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمَرْكُوبُوْنَ ۚ

مسلک ان کے لئے تھی کہ وہ اپنے قلوب سے دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوں اور
 انھیں ان کے صفات پیدا کریں جو اُن کے فرشتہ کے ہیں اور وہ خود در خدمت
 مسلمانوں کے لئے تیار ہیں۔

فصل کے بدر پید کر فرشتے تیری نصرت کو
 اتر سکتے ہیں گردن کے تھاں اندر قطار لہنگی
 اسی مضمون کو قرآن کریم کی دوسری آیت میں بالفاظ ذیل ارشاد فرمایا ہے :-
 بَلَىٰ إِنْ تَصُدُّوا عَنْتُمْ آلَافًا مِّنْهُ
 لَيَبْدَأَنَّ مِنْهُ مُبَدِّلًا

یہ مسئلہ کہ مسلمانوں کی فتح و نصرت کا سب سے بڑا سبب ان کا تعلق مع اللہ اور
 نصرت خداوندی ہے صرف نظری اور فکری نہیں بلکہ بار بار کے پیچ و پھاڑوں نے اس کو ایسا
 بدیہی کر دیا تھا کہ جو مسلمان کسی سبب سے علی گوتامیوں میں مبتلا بھی گئے وہ بھی علمی و فکری
 درجہ میں اس پر یقین رکھتے تھے کہ ہماری فلاح و کامیابی صرف اللہ عز و جل خداوندی اور
 تعینات قرآن کے ساتھ وابستہ ہے اسلحا فرماؤں میں سے بھرم اور ظالم حجب
 بن پورس ثقفی مشہور ہے اس کا ایک فرمان نمونہ کے لئے دیکھئے :-

فم امت جرج بن یوسف کا ایک محمد بن قاسم فتح سندھ نے جب دریائے سندھ کو عبور کر لیا
 محمد بن قاسم کو سندھ کے نام اور راجہ داسر کو بردست ہاتھیوں کی فوج سے مقابلہ
 لکھن گیا تو حجاج بن یوسف ثقفی (جو عراق کے دوسرے کاتب تھے) نے ان کا فوج
 قاسم کے نام مضمون ذیل پہنچا :-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 خدائے تعالیٰ کے روبرو تضرع و زاری کیا کرو۔ زبان پر ہر وقت ذکر ہی جبری
 رہو، کسم شخص کو شوکت و قوت خدائی کی مہربانی کے غیر مستحق نہیں ہو سکتی اگر

خدا ہی کے فضل و کرم پر ہیہ دے رکھو گے تو حقیقت منظر و منظر ہو گے :-

(سینہ حقیقت نہ منصفہ قوتی نہ کبریا نہ دراز نہ بخت بادی نہ)

پتھر راجہ دہر کے مارے جانے کا حال محمد بن قاسم نے حجاج بن یوسف کو لکھا تو قاسم
حجاج کی طرف سے یہ نیکر آ گیا۔

مقرر ہوا تھا کہ ہر ایک کام سرخ کے موافق ہے مگر ہر حال میں نام
کے لئے روزیت دشمن میں تیز نہ کرنے سے ایسا نہ ہو کہ کام بڑبڑ
جو ایک بزرگ و شہر میں ان کو ضرورت مان دو لیکن شریعہ و بدعت
کو دیکھ بھل کر آزاد کیا کرو اپنے عہد و پیمان کا ہمیشہ لحاظ رکھو اور اس سبب
روایت کی اشتہار کرو (تائید حقیقت نہ)

یہ کسی جبرہ نشین خدا کی مخلوق یا کسی خالقہ کی تعلیم نہیں ایک رغب و غلبہ کا اختیار میر
از سہرا ہے کہ فرعون ہے اور امیر بڑی وہ کوئی خلیفہ و راستدین میں سے نہیں صلیح اور متقین میں سے نہیں
بہ زیادہ تمام میر ہے مگر خدا ترسی سے نہ ہی دنیا تعلیٰ اور حکومت و مداخلت کی خواہش ہی
کے سبب ہی اتنی بات پر وہ بھی کامل یقین رکھتا ہے۔ دراپنے ماتحت حکام کو اس کا فرمان بھیجتا
تہ کہ یہ ہے ری عبادات نماز روزہ اور دیگر حکام قرآنہ کی اطاعت ہی ہمارے فتح و شرف کا
رہ ہے اور ہماری ہر کامیابی دنیوی بھی اس میں مشتمل ہے۔

قریب قریب اسی مضمون کا ایک نثری ترجمہ حضرت مولانا رشید احمد خان صاحب نے اپنے عہدِ خدمت کے

اندھم ملکہ کے نام پر فرمایا تھا کہ انا تم کو ایک نئے موجد اور بالفاظِ ذیل رو بہرہ کیا ہے۔

میرے نزدیک تو ہے سب دھرم پروردگار (۱۰)

تم امرکم عنی مکررة فہر

۱۰ از جبرئیل علیه السلام و در هر روز یک بار

خبره خبره و موها انبوع

بہ کجی کوئی در گناہی اور جو انی ہی مقصود نہیں تھی جسکو کوئی روشن خیال یہ کہہ کر شہر انداز

مگر دے کہ بچہ راست سے نا آشنا کویت نشہ چیزیں کے خیالات پر بہار ہمت سرور میں کہ مرید

و تہد سیاست میرا تو منین کا فرمان ہے جو طبیب اور عوام کو نہیں بلکہ حکماء و امراء کو بھی چاہی
کہ رخصت اس پر عامل ہوں اور دوسروں سے عمل کرائیں۔

فلاح مصر عبد الستار بن عمر بن عثمان کو مصر جیسے عظیم شان شہر کا محاصرہ کے ہوئے حضرت
ایک مہینہ گزرتا تھا کہ فاروق اعظم دانتی تاشیر بھی اسدق فتوحات کے دستور پر نہ و رہتی تاشیر
فتح کے دشمن کی تشغیل اور اس کے عداوت کی بخوبی یہ فرمائی کہ:-

معلوم ہوا ہے کہ دل سے مصروف بہرہ کے امور غفیرہ کی جمع گئی و رخصت اس میں

کی آتی ہو سبب تاجیر فتح کا ہو رہا ہے۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد بنے رخیہ سے توبہ
اور حضرت اسی کیلئے دعا کر کے یکبارگی نماز کی (نذر بے عینہ)

عمر بن عباس نے حکم کی فیس کی و اسی روز میدان با نریں اور شہر کا تخت نہ پر قدم تھی
یہ واقعات ہیں جن سے تاریخ اسلام کے صفحات بہرہ میں کہا تک نقل کیا جاوے۔
خدا سے یہ ہے کہ آج کے مسلمان اپنی کامیابی و فلاح کی دعا بھی ہر بن و مسلمان کا کہنا
ہیں اور بھی برسمانیہ و مصر کے ایوانوں میں تلاش کرتے ہیں۔ لیکن جو اسیر عظیم ان کے شہر میں ہوئے
و جس کا مستقبل نازل اور اچھے مزاج ملی کے باکل موافق اور بار بار کے تجربہ سے اس کا اثر شہر میں
اسکی شرف توبہ نہیں کی جاتی۔

ایک سید پر ناز و بار فرق سر توبہ جونی لب نان در در
آخر صلا بتو بار بار کے تجربوں نے ثابت کر دیا کہ نئی روش خیالی کے ناشن تدبیر اس
نکتہ کو سمجھنے میں نا کام اور مغربی سیاست کا راستہ مسلمان قوم کے لئے یقیناً نا موافق ثابت
ہوا۔ جو یقیناً جو نا چاہیہ کہ ان کی فلاح غیر وہاں کی تقالی اور انھیں کی استعداد حیرت
رہنے میں نہیں بلکہ اب سے سارا سہ تیرد سو برس پہلے کی طرف لوٹ جانا اور صرف اس

سیاست کو اختیار کرنے میں ہے جو قرآنی بنیادوں اور اسلامی اخلاق و معاملات اور صبر و تقویٰ پر قائم ہو جس میں صدیق و فائق کی سیاست کا رنگ ہو جس کی بنیادی و برتری کو آج بھی دنیا کا ہر دانشمند ماننے کے لئے مجبور ہے۔ ابھی بچپن دنوں خود مسٹر گاندھی نے اس کے اقرار کا عندیہ کیا کہ حضرت صدیق و فائق ہی کی سیاست قابل تقلید سیاست ہے۔ خدا کی قسم کہ مسلمان جلد اس پر توجہ دیں اور مسلمانوں کی قومی فلاح کے لئے ظاہری تدابیر کے ساتھ اس روح تدابیر یعنی تقویٰ مع اللہ کو مضبوط کرنے میں بھی پوری سعی کرنے لگیں تو فلاح و کامیابی ان کی ساتھ ہو۔ وَمَا ذَلِكْ عَلَىٰ أَحَدٍ بِعِزٍّ

(۵) اعمال شریعہ کی قومی فلاح و صلاح میں مداخلت نامہ

قرآن و حدیث کی تشریحات اور تاریخی تجربہ و مشاہدہ سے مذکورہ بالا تحریر میں یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مسلمان قوم کا ایک خاص مزاج ہے کہ اس کی دنیوی ترقی و بہبود بھی ان عبت خداوندی اور اتباع احکام شرعیہ میں منحصر ہے اس کو چھوڑ کر وہ کتابی سامان جمع کر لیں اور کتنی ہی تدبیریں کام میں لادے اُن کی کامیابی ناممکن ہے۔

لیکن عقیقی طور پر یہ سول ہو سکتا ہے کہ اعمال شریعہ بالخصوص عبادات نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کی قومی فلاح و ترقی میں کیا دخل ہے اور ان چیزوں سے کسی قوم کا کرنا یا نہ کرنا کیسے ممکن ہے۔ تاہم یہی معالجات اور دوا کی ایک مثال سے اسکو آسانی سمجھنا سکتا ہے۔ اطباء و تشریحیات کے موافق وہ دواؤں کی دو قسمیں ہیں ایک مؤثر باکائینیہ: دوسرے مؤثر باغیضہ: وہ دواؤں میں جو تجربہ سے کسی مرض کے ازالہ میں مؤثر و مفید ثابت ہوئی لیکن یہی کوئی دوا نہیں ہو سکتا کہ اُن کی تاثیر کا سبب کیا ہے۔ مثلاً وہ دوا کہ جو ابھرتی ہے

ایک قسم کا بختر ہے) کا منہ میں یا پاتھ وغیرہ میں رکھنا درگد کے لئے مسکن و مفید ہے۔
 عوز صلیب پنجوں کے گلے میں لٹکانا امسبیا ان کے لئے مفید ہے۔ مگر یہ کسی کو معلوم نہیں کہ ان چیزیں
 اور ان امراض میں باہمی تعلق کیا ہے اور کیوں یہ دوائیں ان امراض کے ازالہ میں مؤثر ہیں۔
 اسی طرح اور بہت سی دوائیں ہیں جن کو خاص کیفیت حرارت برودت کے سبب نہیں بلکہ
 بعض باہمی مہ موثر و مفید مانا گیا اور تجربہ کیا گیا ہے۔

اور مؤثر بالکیمیہ کے یہ معنی ہیں کہ ایک دوا اپنی کیفیت اپنے مزاج کے اعتبار سے گرم خشک
 یا تودہ یعنی سرد و تر یا اسے امراض کے ازالہ میں مؤثر ہوگی جو سردی اور رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں یا
 کسی دوا کا مزاج سرد اور خشک ہے تو وہ ان امراض کے لئے مفید ہوگی جو اس کی ضد یعنی گرمی
 اور رطوبت سے پیدا ہوں۔ ان کی تاثیر کیفیت کہلاتی ہے۔ پھر مؤثر بالکیمیہ کی دو قسمیں
 ہیں ایک مؤثر بواسطہ دوسرے مؤثر بواسطہ۔ اول کی مثال جیسے ایک مرض ہے لعل سردی سے
 پیدا ہوا تو اس کا علاج ایسی دوا سے کیا جائے جو خالص گرم ہے۔ اور دوسری صورت یعنی مؤثر
 بواسطہ کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص کو خفا (مادہ) کے سبب گرمی خشکی پیدا ہوئی دوا سے اس
 مادہ کا ازالہ کیا گیا اس کے ازالہ سے گرمی خشکی کا بھی ازالہ ہو گیا تو یہ دوا گرمی خشکی کے ازالہ میں
 بواسطہ مؤثر ہوئی۔

تھیک کسی طرح احکام شرعیہ کو ایک مطلب روحانی سمجھئے۔ پھر اس میں صلاح و فلاح
 نفس ذہن کے لئے باہمی مہ موثر یا مفید مونا و تمام احکام شرعیہ کے لئے نفس سے ثابت
 اور کمزاریت اور اطہار ملت کو اپنے ذوق نورانی اور ارادہ و جدانی سے مکشوف ہوا ہے کہ
 تمام احکام شرعیہ کو مسہد نور کی دینی اور دنیوی صلاح و فلاح اور بہر ترقی میں دخل خاص ہے۔
 تاثیر خوب بندہ توجہ اور کیفیت تاثیر معلوم نہ ہو۔

اور بہت سے اعمال وہ بھی ہیں جو انسانی فلاح و صلاح کے لئے مفید یا کیفیت ہیں
یعنی ان کی تاثیر کیفیت اور سبب ذرا غور سے معلوم ہو سکتا ہے پھر ان میں سے بعض بلا
واسطہ مؤثر قریب ہیں اور بعض بواسطہ یا بواسطہ مؤثر ہیں۔

مثلاً احکام شرعیہ میں سے صدق القول، امانت داری، عہد اور وعدہ
کی پابندی، خوش خلقی، شیریں کلامی، انسانی ہمدردی وغیرہ
وہ اعمال ہیں جو انسان کو ہر دلعزیز اور محبوب بنانے میں بلا واسطہ مؤثر ہیں۔ اور اُس
کے واسطہ سے معاشی ترقیات میں اور اُس کے واسطہ سے مجموعہ قوم کی خوش حالی میں
مؤثر ہیں۔ اسی طرح بقدر وسعت و قدرت اپنی حفاظت اور مدافعت کا سامان جمع
کرنا دشمنوں کے شر سے محفوظ و نامون رہنے میں بلا واسطہ مؤثر ہے اور اُس کے واسطہ
سے قومی وقار اور رفاہیت میں مؤثر ہے۔ اسی طرح معاصی (بُرائے اعمال) کوئی بواسطہ اور
کوئی بلا واسطہ اور کوئی بالتمامہ سلمانوں کے لئے دنیا میں عذاب کے ابتلا اور جزا و سزا دولت
سے محرومی کے اسباب ہیں جو بار بار کے تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہیں اسی ضمن میں کوئی
حکیم اہمیت قدس سرہ نے اپنے ایک مستقل رسالہ جزاء و اعمال میں بھی مفصل بیان فرمایا۔
مذہب اسلامیہ کی پوری فلاح و ترقی تو پورے احکام الہیہ کی مکمل پابندی پر موقوف
ہے۔ لیکن اس وقت کچھ تو مسلم لوگوں کی نا ملکیت غفلت اور کچھ فضا کی نامساعدات کے
سبب دفعہ پورے احکام کی مکمل پابندی کسی قدر دشوار ہونے کے سبب سیدی
حضرت حکیم اہمیت قدس سرہ نے حیوۃ المسلمین میں اعمال کی قسم دوم جو
مؤثر یا کیفیت ہیں پھر ان کی بھی قسم دوم یعنی مؤثر بالواسطہ میں سے ایسے مخصوص
اعمال کا انتخاب فرمایا ہے جن کی علی تحصیل اور عملی تعمیل بہت آسان ہے۔ درجن کو

اختیار کر لینے سے مسلمانوں کے موجودہ معاشی کا ازالہ اور نئی اصلاحات کی توقع
اقرب ہو جاتی ہے۔

ضرورت ہے کہ مسلمان ان احوال (اعمال) کی خود پابندی کریں اور اپنے
حجاب و اعزاز اور عام مسلمانوں میں ان کی اشاعت اور ان پر عمل کی ترغیب میں
اہتمام سے کوشش کریں۔

مسلمانوں کے اکثر افراد بھی اگر ان اعمال میں سے اکثر کے پابند ہو گئے۔ تو وہ دن
دور نہیں کہ مسلمان گروہ اب حد نب سے نکل کر مانیت و عزت اور راحت و مہانت
کی زندگی حاصل کر لیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تذکرہ حیات

مقدمہ حیات المسلمین کے معنایں پنجگانہ کی شرح و توضیح کسی قدر تفصیل
کے ساتھ بحمد الشریعہ کی ہو گئی۔ اب اہل مقدمہ کو مع حل الفاظ کے لکھنے کے بعد
حیات المسلمین کی احوال لکھی جائیں گی

واللہ المستعان وعلیہ التکلیف

ناکارہ خدایت
بندہ محمد شعیب دیوبندی

عن شریعتہ و عافی

۶ مئی ۱۳۲۵ھ

卷之四

بسم الله الرحمن الرحيم

احمدیہ لابی نزل فی کذبہ او کسرت مکتبہ: صحیحہ کا وجود نہ لے سکر

مکتوبہ بدلی شدہ میں کچھ مکتوبات میں بیس بنیاد پر ضرب۔

و صلوة و سيرة على رسول الله ﷺ بخدايه كانيك اوحيد

وَكَمْ مِنْ مَدِينَةٍ نَادَتْ هِيَ وَمَنْ فِيهَا أَنْتَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا وَارْزُقْ مَنْ فِيهَا بِقَوْلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمَنُوا سُبْحَانَكَ

فَإِذَا دُعِيَ أَحَدُهُمَا إِلَى حُكْمٍ وَقَادَهُ إِلَى فَيْعٍ جَنَابٍ فِي قَوْلٍ أَوَّلِكَ كَتَبَ

تأليف الامام المذنب و تذهيب و جلد ۳ -

وہابی

شکر قال تو از من شکر میخوانی و مرا از حق و دین منکر میکنی

وَجَدْتُ فِيهِ بِحَسَنٍ مَا كُنْتُ أَيْمُونًا دَعَا نَوَاقِي وَفَقْتُ أَخِي شَرِيكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ان آیات کے ساتھ ایک آیت بھی لکھی ہے جس میں ہے کہ

اور جی۔ اگر بہت سے لوگ جو اس کے واسطے کہ حامل رہیں یہ کس حیات میں رہا
ہو گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

مگر باوجود اس قدر وضاحت و صراحت کے ہمارے اسلامی بھائی اس مسئلہ سے اس قدر غافل ہیں کہ گویا اس مسئلہ کے دلائل کو سمجھنے نہ ان کی آنکھوں نے دیکھا نہ ان کے کانوں نے سنا اور نہ ان کے قلب پر اس کا گزر ہوا۔

اور حیات کی ان دونوں قسموں میں سے بھی حیاتِ اخروی کا اختصار مذکور ان کے اذہان سے اتنا بعید نہیں جتنا حیاتِ دنیوی کا اختصار بعید ہے۔ اور یہ ہی وجہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر غلط فہمیاں اور کشور ہند میں خصوصاً صوبہ بنارس میں ایسی بلاؤں پر بلاؤں مائل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ مگر نہ ان کے ذہن کو مطلق اس طرف التفات ہوتا ہے نہ ان کی زبان پر اس کا نام آتا ہے نہ ان کے قلم سے یہ مضمون نکلتا ہے اگر کسی کو علاج و تدبیر کی طرف توجہ ہوتی بھی ہے تو وہ اسے استعمال کرتے جاتے ہیں جن کی نسبت بے تکلف یہ کہنا یقیناً صحیح ہے کہ

گفت ہر در کہ انشا کرد و اند آں بمارت نیست ویرا کرد و اند

بے خبر و ندانند از حال دروں استخیزا اللہ ما یفترون

رکبش نہ منرا و از سودا بند بولے ہر تہہ ہم پدید آید ز دود

اور اس بے اصول علاج کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ

ہر چہ کردند از عیلاج و از دوا رنج افزوں گشت بہت ناز و

از بیلہ قبش شد اطلاق رفت آب آتش را مد شد چو نفث

سستی دل شد افزوں و خواب کم سوزش چشم و دل پر درد و غم

مگر باوجود اس ناکامی پر ناکامی اگر ان غلطی انبیاء کی ممانعت اس خطائی سے روک دے

کی می خست پس نہ کسی کہ بے موقع مسہل و پدیا اور برابر زیادت انبیاء کی نصیحت

و ہاؤس کے مرغن کے سبب کا تفسیر پھر غرض تفسیر کا تفسیر پھر غرض تفسیر کا تفسیر
اسباب کے ازالہ اور علت کی تحصیل کا اہتمام کریں

اور ہر ایک عقلیہ و نقلیہ نیز مشاہدہ و تجربہ سے محقق و ثابت ہو چکا ہے کہ دور حاضر
میں ان اسباب و معالجات کی تعلیم و ترویج ضروری ہے جو سچے عقیدہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات مبارک میں بلا ثبوت منازعہ و تشکیک کی شان غالب ہے یہ دعویٰ بالکل سچا و حقیقی ہے

ذات پاک کاٹے پر مایہ آفتاب در میان سایہ
حادثش کو حکیم حاذق است صدادقش دال کو بین و باق
در عجبش بحر مطلق را بہ میں در مزارش قدرت حق را بہ میں

جو شخص آپ کی صحت تشخیص کا اعتقاد کرے آپ کی یونیورسٹی پر مشتمل کریں وہ میسافرتہ کہنے لگے گا

مطلع نور حق و دفع حرج معنی الصبر مفتاح الفرج
لے لقا تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود و بقیہ قال
ترجمان ہر چہ ماراد دل بہت دستگیر ہر کہ پایش در گل بہت
مرجبا یا مجتبا یا مرستے ان لقب ہمارا قصدا ضاق لفضا
انت مودی الدوم من رشتہ قدر و کرامت این حد و سنہ

(لقبہ شامیہ) خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ اگر مہر نور تہذیب کا لفظ اس سے بھر
کر لیا کہ حقیقت کوئی نیا نسخہ نہیں جس کا کتابت یا تہذیب ہو بلکہ قرآن و حدیث کی تہذیب اس بارہ میں
کھلی ہوئی ہیں اور نہ دینے والے تہذیب کے مست کو بار بار پہنچ رہے ہیں جس سے میں تضرع و تضرع کا رسالہ
جز . . . میں سے پہلے کچھ جو چاہیہ ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اس کتاب کی تعریف کا سبب تحریر فرمایا کہ مسلمانوں کے
مصلحت منصہ میں ان کا تضرع پر بہت زیادہ غرضی بنانے کے بعد وضاحت و اعلان ہو گیا۔ سو وقت خود خود کی عزت و تکریم
فرمائی ہو۔ قلب مبارک میں ۲۰ بار دہرائی کہ اس کی صحت کا میں یہ مضمون واد گیا کہ بعض احوال خاصہ میں اس
کے بارہ کے لئے بہت تضرع میں ہیں کو تہذیب کے مسلمانوں کو پہنچا جائے کہ اس کی تہذیب و تہذیب کے تہذیب کے تہذیب

نَسَاحَ لِيَمَّ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ
فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَكُودُوا دُونَكُمْ

تو ہم کو جس کی بلند فائزہ پہنچاتے ہیں (و بات ہرگز نہیں) بکریوں کو
داسکی وحید نہیں جلتے اس کے موس و اولاد آپ کو تعجب میں نہ لائیں

فَمَا رِيْدُ لَكُمْ لِيَعِزَّ مَا فِيْ حَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَتَذٰهِقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَانُوا ثَوٰدًا

انکو موت یہ منظور ہے کہ ان مذکور چیزوں کی دنیوی زندگی میں (کئی) انکو
گرفتار مزاب رکھے اور انکی جان کفری کی حالت میں نکل جائے۔

تَحِبُّ عَلِيًّا وَبِرَّهٖ اَعْلٰجُ وَفُلَاحُ كَا
اِسْلَامٍ بِرَجْنٍ كُوْمَرُفِيْ كِيْ خَيْرَ اَعْلٰجُ

جب علیؑ اور برہانہ علاج و فلاح کا انحصار مطلب نبویؐ کی نسخوں میں ہو چکا تو برادرانِ
اسلام پر جن کو مرض کی خبر اندازہ اس کے سبب اور نسخے سے بے خبری ہے واجب و لازم ہوا کہ اب اس

عَلٰی تَخَافُ وَتَجَافُ يٰ اَمَلِيْ تَكَا مَسَالُ وَتَشَاقِقُ كُوْمَرُفِيْ كِيْ خَيْرَ اَعْلٰجُ
نَسْخُوْنَ كَا اَسْتَحَالُ كَرِيْ اَوْرَاجُ

علیؑ تغافل و تجاہل یا املیؑ تکیسا و شقاق کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہیں اور ان کے حکمتی و حتمی
نسخوں کا استعمال کریں۔ اور خارجہ و باطنیہ علاج و فلاح کا مترادف و متشابهہ کر لیں

يَهْ تَنْبِيْهِيْ كَلِيْ هِيْ جَابِبُ مَنَافِعُ وَفِيْ مَنَافِعُ كَلِيْ طَبِيْعِيْ
مُشْرِئَتِ مَطْبَرُوْتِ لِيْ كِيْن تَنْبِيْهِيْ كَلِيْ زَبَانُ اَسْاَتِ كَالِيْ نَهِيْ كِيْ عِلْ بَدُوْنِ تَقْضِيَا مُتَقَدِّرِ

یہ تنبیہ کلی ہے جابب منافع و فی منافع کلی طبعی پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط عام
شریعت مطہرہ و ت۔ لیکن تنبیہ کی زبان اس بات کا کافی نہیں کہ عمل بدون تقضیا متقدِّر

ہے اور تنبیہ جزئی و تفصیلی پر مختصر وقت میں مطلع ہونا مستحکم ہے اس لئے ضرورت
اس کی ہے کہ اسلامی بھائیوں کی حالت یا ضرورت غیر محتملہ التاخیر فی المعالجات کے اعتبار سے

جو بیمار اس تفصیل میں ایک بیمار خاص پر مستحق تقدیم فی تقسیم ہیں۔ ضرورت انکی تعیین
و تبیین بقدر ضرورت کر دی جاوے۔

یہ تنبیہ کلی ہے جابب منافع و فی منافع کلی طبعی پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط عام
شریعت مطہرہ و ت۔ لیکن تنبیہ کی زبان اس بات کا کافی نہیں کہ عمل بدون تقضیا متقدِّر

یہ تنبیہ کلی ہے جابب منافع و فی منافع کلی طبعی پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط عام
شریعت مطہرہ و ت۔ لیکن تنبیہ کی زبان اس بات کا کافی نہیں کہ عمل بدون تقضیا متقدِّر

اور وہ بیمار خاص یہ ہے کہ جس طرح ادویہ حسیہ میں بعض ادویہ ازالہ مرض میں مؤثر
یا خاصیت ہیں اور بعض مؤثر باسفیۃ پھر ان میں بعض مؤثر بلا واسطہ ہیں مثلاً اس طرح کہ
مرض حرارت سافج سے تھا کسی جزو بارد سے اس کا علاج کیا گیا۔ اور بعض مؤثر بواسطہ
مثلاً اس طرح کہ وہ حرارت کسی خلط سے تھی اس کا علاج کسی ایسے جزو سے کیا گیا جو بالذات

یہ تنبیہ کلی ہے جابب منافع و فی منافع کلی طبعی پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط عام
شریعت مطہرہ و ت۔ لیکن تنبیہ کی زبان اس بات کا کافی نہیں کہ عمل بدون تقضیا متقدِّر

یہ تنبیہ کلی ہے جابب منافع و فی منافع کلی طبعی پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط عام
شریعت مطہرہ و ت۔ لیکن تنبیہ کی زبان اس بات کا کافی نہیں کہ عمل بدون تقضیا متقدِّر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روحِ اولِ سلام و امن

دو دنوں کے بعد قریب قریب ہر ایک فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یا شبہ (سچا) دین اللہ کے
تو ایک ہی اسلام ہے اور (مس) فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین
کو تلاش (دور اختیار) کرے گا سو وہ دین اس شخص سے (خود تعالیٰ کے نزدیک) مقبول (اور منظور)
نہوگا اور وہ شخص آخرت میں خراب ہوگا اور (مس) فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص تم میں ایسا دین دے گا
سے پہلے پہلے کا نری ہوئی حالت میں ہوا ہے تو ایسے لوگوں کے دیکھو اعمال دنیا اور آخرت میں
سب نذرت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہوتے ہیں اور یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے
فدا دنیا میں اعمال کا نارت ہونا یہ ہے کہ اس کی بی بی نکاح سے نکلی جاتی ہے اور اس کوئی مورث مسلم
میراث سے محروم رہتا ہے اور اس کا حصہ نہیں ملتا اور اس کے بعد خزانہ ملتا ہے اور اس کے بعد خزانہ میں ضائع
ہونا یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں داخل ہوتا ہے اور یہ شخص بھی مسلمان ہونا ہے تو بی بی
سے پہلے نکاح کرنا پڑے گا بشرطیکہ بی بی بھی راضی ہو اور اگر وہ راضی نہ ہو تو یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔
اور (مس) فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان والو تم دھرمی عقیدوں کی تفصیل سنو اور یہ ہے کہ ایمان
یہ کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیساتھ اور اس کے ساتھ جو اس
یعنی اللہ تعالیٰ کے اپنے رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی (یعنی قرآن کیساتھ) ایمان
کتابوں کے ساتھ بھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نبیوں پر نازل ہو چکی ہیں
اور جو شخص اللہ تعالیٰ کیساتھ کفر کرے اور (ابیطرح جو) سے دشمنوں کیساتھ کفر کرے اور دوسری
شخص اس کی کتابوں کے ساتھ کفر کرے اور دوسری طرح جو اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرے اور دوسری طرح

جو رفتیاست کہ اتھو را کر می آید شخص گمراہی میں ٹھہری اور پھر اہل شیعہ چونکہ یہ کہتے ہیں
مسلمان ہوتے ہیں کہ ان کو جو کچھ مسلمان نے دیا اور میں نے بھی اسلام برقرار نہیں دیا وہ پہلی بار کا
اسلام ہے پھر دینا معاف ہے یہ باتا۔ مگر کافر ہونے کے بعد مسلمان بننے سے جو کچھ دیا ہے وہ پہلی بار کا
ہو جاتا ہے کہ کفر میں رہتے ہوئے دینی موت دینا کہ کفر سے پہلے دینا کہ اسلام کو جو کچھ نہیں دیا
اور نہ ان کو رہشت کی رستہ دکھلائی کہ اور دینا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ سے دینا کہ ہر ایک ہمارے ہاتھوں
کے منکر ہوئے یعنی ایمان اختیار نہ کیا ہم ان کو عنقریب ایک عنت آگ میں داخل کرینگے را در
وہاں انکی برائے یہ حالت نہ رہی کہ جب ایک دفعہ ان کی کھال داگ سی جل چکے گی تو ہم اس کی
کھال کی جگہ فوراً دوسری زما دی کہ کھال بیدار دیں گے تاکہ ہمیشہ عذاب ہی دیکھتے رہیں تاکہ
شک اللہ تعالیٰ زبردست راہر حکمت والے میں را در جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے کو
کے بہت جلد انکو ایسی بہشتوں میں داخل کرینگے جن کے دمنوں کے نیچے تو نہرں ہوتی ہوئی
وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کیلئے ان رہشتوں میں یہاں ہوں گی صاف تھری
اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ میں داخل کر دیں گے۔ فہم ان آیتوں میں اس مذکور
کیلئے جنت کی خوشی اور اس سے پہلے والوں کیلئے دوزخ کی مصیبتیں تھوڑی سی ہیں کہ انکی
ہیں دوسری آیتوں میں اور حدیثوں میں جنت کی طرح کی نعمتیں اور دوزخ کی طرح کی
مصیبتیں بہت سی بیان ہوئی ہیں اسے مسلمانوں نے زندگی بہت تھوڑی سی ہے اگر سر
برقرار رکھنا ان کیلئے تھوڑی سی تکلیف ہے مگر یہ تکلیف بھی مرگ کے بعد ہی ہے یہ نہایت
دیکھو کہ یہاں کی سب تکلیفیں بعد از مرگ ہیں اور انکی کسی بھی تکلیف کے بعد کوئی تکلیف
نہ خواستہ اس بہت پر گنجائش ہے کہ ان کی مصیبت کا سامان ہوگا کہ ان کی سب تکلیفیں
بھول جائیں گے پھر اس سے یہ تکلیف بھی بھول جائے گی تو جس کو تھوڑی سی تکلیف ہو وہ ساری دنیا کی
سچ میں بھی اس سے کہ نہ چھوڑے گا اسے اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے دینا کہ ان کی تکلیفیں درست رکھ

روح دوم فصل اول در علم دین

یعنی دین کا سیکھنا اور سکھوانا (مفسر) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دین کا مطلب کیا دینی اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے (ابن ماجہ)۔
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت ہر شہری ہو یا دیہاتی ہوا یا عرب یا غریب یا دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اور علم کا مطلب یہ نہیں کہ عربی ہی پڑھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی باتیں سیکھے خواہ عربی کتابیں پڑھ کر خواہ اردو کی کتابیں پڑھ کر خواہ معتبر ناموں سے زبان پڑھ کر خواہ معتبر واعظوں سے وعظ لے کر اور جو عورتیں خود نہ پڑھ سکیں اور نہ کسی علم تک پہنچ سکیں وہ اپنے مردوں کے ذریعہ سے دین کی باتیں ناموں سے پڑھتی رہیں۔

(مفسر) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر (یہ ایک صحابی کا نام ہے) اگر تم کہیں جا کر ایک آیت قرآن کی سیکھ لو یہ تمہارے لئے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم کہیں جا کر ایک مضمون (علم دین) کا سیکھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا عمل نہ ہو یہ تمہارے لئے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے علم دین حاصل کرنے کی کتنی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بچے لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب عمل نہ ہو سکا تو پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ یہ غلطی سے دیکھو اس میں صاف فرمایا ہے کہ خواہ عمل ہو یا نہ ہو دونوں حالت میں یہ فضیلت

ماہل ہوگی اس کی تین وجہ ہیں ایک تو یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو گڑا ہی
سے بچ گیا یہ بھی بڑی دولت ہے دوسری وجہ یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہو تو اثرات
تعالیٰ کبھی تو عمل کی بھی توفیق ہوتا ہے کی تیسری وجہ یہ کہ کسی اور کو بھی بتا دے گا یہ بھی
ضرورت اور ثواب کی بات ہے۔

(۲) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی
مسلمان آدمی علم دین کی بات سیکھے پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھائے (ابن ماجہ)
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کی جو بات معلوم ہو اکیسے وہ دوسری بھائی
مسلمانوں کو بھی بتا دیا کرے اس کا ثواب تمام خیرات سے زیادہ ہے۔ بیان اللہ
خدا تعالیٰ کی کسی رحمت سے کہ ذرا اسی زبان ہلانے میں ہزاروں روپیہ خیرات
کرنے سے بھی زیادہ ثواب مل جاتا ہے۔

(۳) حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایمان والوں نے آپ کو اور اپنے گھروالوں کو دوزخ
سے بچاؤ۔ اس کی تفسیر میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اپنے گھروالوں کو بھلائی (یعنی دین)
کی باتیں سکھائو (درہم) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی بچوں کو دین کی باتیں
سکھانا فرض ہے نہیں تو انجو دوزخ سے رہے یہ سب حدیثیں کتاب ترغیب لی گئی ہیں۔
(۴) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان والے کے عمل اور نیکیوں میں
سے جو چیز اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی پہچانی رہتی ہے ان میں یہ چیزیں بھی ہیں ایک
علم دین جو سکھایا گیا ہو یعنی کسی کو پڑھایا ہو یا مسند بتایا ہو

اور اس علم کو کبھی یا ہو دین کی کتابیں تصنیف کی ہوں یا ایسی کتابیں خرید کر
وقف کی ہوں یا طالب علموں کو دی ہوں یا علموں کو کھانے پینے کی لذتوں سے

بتن ت علم دین پھیلے گا۔ یہ بھی مرد دیکر اس پھیلانے میں ساجھی ہو گیا، دوسرے نیک اولاد
جس کو چھوڑ کر مراد ہو (اور بھی کئی چیزیں فرمائیں) (ابن ماجہ و بیہقی)۔

(۱۷) رشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور والے نے اپنی اولاد کو کوئی دین
اک (چیز ایسی نہیں دی جو آپ نے ادب (یعنی علم) سے بڑھ کر ہو) (ترمذی و بیہقی)۔

(۱۸) رشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تین بیٹیوں کی یا اسی طرح
تین بیٹیوں کی عیال داری (یعنی انکی پرورش کی ذمہ داری) کرے پھر انکو ادب (یعنی علم) سکھائے
و رات پر جہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انکو بے فکر کرے (یعنی انکی شادی ہو جائے جس سے
وہ پرورش سے بے فکر ہو جاویں) اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت کو دے گا جب کہ وہ ایک شخص

نے دو کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا دو میں بھی یہی فضیلت ہے، ایک شخص نے ایک کی نسبت پوچھا
آپ نے فرمایا ایک میں بھی یہی فضیلت ہے (مشترک السنہ) (یہ حدیث مرفوعہ ہے لیکن میں)

فائدہ ان حدیثوں میں اور سی طرح در بہت سی حدیثوں میں علم دین و تعلیم دین یعنی دین
سکھانے اور سکھانے کا ثواب اور اس کا فرض بیان کر رہے ہیں۔ اس سے پھر اندازہ ہو جائے

آدمی عالم یعنی مولوی، بخاندان مگر ہر شخص کو نہ اتنی ہمت نہ اتنی فرصت اسے میں دین سکھانے
اور سکھانے کیلئے ایسے آسان طریقے بتانا ہیں جس سے عام لوگ بھی اس فرض کو ادا کر کے ثواب

حصہ کر سکیں۔ ان طریقوں کی یہ کہ (۱) جو لوگ اردو و ہندی زبان سیکھ سکتے ہیں یا آسان
جیسے اردو پڑھنا سیکھ سکتے ہیں وہ تو ایسا کریں کہ اردو زبان میں جو معتبر کتابیں ہیں دین کی جیسے

بہشتی زیور اور بہشتی گوہر اور عظیم الدین اور قصیدہ ابن کثیر اور تبلیغ دین اور شہسبیل الموعظ کے
سلسلے کے وعظ جتنے ملجاویں ان کتابوں کو کسی ایسے جاننے والے سے سبقت کے طور پر پڑھنے

و عرب تک کوئی ایسا پڑھنے والا ملے گا کہ یونکو خود دیکھتا ہے وہ جہاں سمجھ میں آئے یا کچھ

شہ لہے وہاں پہل دھیرہ سے کچھ نشان دینے پھر جب کوئی چہا جانے والا بوجھے اس سے
پوچھ لے اور بچھے اور اس طرح جو حاصل ہوا مسجد میں یا مسجد میں بیٹھ کر دوسروں
بھی پڑھ کر سنادیا کرے دیکھ میں کہ اپنے غور دہن ورنہ بچوں کو سنادیا کرے۔ اسی طرح
جنہوں نے مسجد یا مسجد میں سنات و دیکھی اسکو اپنے دھیان میں پڑھا کر بتایا دے
اپنے گھروں میں کر گھر والوں کو سنادیا کریں۔

(حک) اور جو لوگ اُنہ دو نہیں پڑے سکتے وہ کسی لپٹے سے پڑھنے یا آدمی کو لپٹا کر
بلند کر اس سے اسی طرح دی کتابیں سن لیا کریں اور دین کی باتیں پوچھ لیا کریں اگر ایسا آدمی ہمیشہ سن
کیلئے تجویز ہو جسے تو بہت ہی اچھا ہے اگر سنو کچھ خواہ بھی دینا پڑے تو سب آدمی تھوڑا
چندہ کے طور پر جمع کر کے لپٹے شخص کو خواہ بھی دیدیا کریں دین کے بے ضرورت کاموں میں گریو
ہزاروں روپے خرچ کر دینے ہو اگر دین کی ضروری بات میں تھوڑا سا خرچ کر دو تو کوئی بڑی
بات نہیں مگر ایسا آدمی جو تم کو دین کی باتیں بتا دے اور ایسی کتابیں اپنی عقل سے تجویز دے
بندہ کسی اچھے اللہ والے عالم سے صراح لیکر تجویز کرنا۔

(حک) ایک کام بہ پابندی سے کریں کہ جب کوئی کام دنیا کا یا دین کا کرنا ہو جس کا اچھا یا بُرا نہ
شرع سے معلوم نہ ہو اس کو دھیان کر کے کسی اللہ والے عالم سے ضرور پوچھ لیا کریں اور وہ جو
بتا دے اسکو خوب یاد رکھیں اور دوسرے فردوں اور عورتوں کو بھی بتا دیا کریں اور اگر ایسے عالم
کے پاس جانیکی فرصت نہ ہو تو اس کے پاس خطا بھیج کر پوچھ لیا کریں اور جواب کیواسطے ایک لفظ نہ پر
اپنا پتہ لکھ کر لکھ کر اپنے خط کے اندر رکھ دیا کرے کہ اس طرح جو خوب دینا اس عالم و سامان ہوگا اور جلدی دیا
(حک) ایک سی بات کہ یہ بندی تھیں کہ کبھی کبھی اللہ والے عالموں سے متا رہیں گزردہ کر کے جاوینا
بہت ہی چھی بات ہے اور اگر تھی فرصت نہ ہو اور ایسا عالم پاس بھی نہ ہو جیسے گواں لئے ایک طرف

پڑے رہتے ہیں تو جب کبھی شہزوں میں کسی کو کم و بیش ہو اور وہاں یہ سامع ہو برادر ہو تو غوری دیر
کے لئے اس کے پاس جا کر بیٹھ جایا کریں اور کوئی بات یا دہائے تو پوچھ لیا کریں۔

(۵) ایک کام ضروری سمجھ کر یہ کیا کریں کہ کبھی بھی ہمیں دو ہیمنہ ہیں کہ علم کی صلاح سے کسی کو کئے والے کو اپنے
کا دل میں اپنے علم میں بڑا کر اس کا وہ نہ تھا کہ اس کے لئے ان کی قسمت و رزق ان میں پیدا ہو اس سے دین
پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ منقر میان دین لینے کے طریقوں کا اور طریقہ بھی کیسے بہت آسان نہ
یا بندہ کی سران طریقوں کو جاری رکھیں گے تو دین کی ضروری چیزیں محض علی مو باوینگی اور اس کے ساتھ
یہی دو باوینگی اور خیاں رکھیں کہ وہ اسلوب پر مبنی ہے کہ یہ کہانہ فردک دیگر ہوتے ہستی نہیں ہرگز نہ چاہیں
دل تو غری اور گمراہی کی باتیں گان میں پڑھیں دین میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے دوسرے جنس دفعہ ایمان کے
پوشیدگی باتوں پر غصہ آجاتا ہے پھر اگر غصہ نہ ہو کہ یہ تو لڑائی دفعہ فساد ہو جاتا ہے بعض دفعہ اس فساد
دین کا بھی نقصان ہو جاتا ہے بعض دفعہ مقدمہ کا جو خطرہ ہے وہاں بھی وقت بیک وقت ہو جاتا ہے اور یہ
بھی یہ سب باتیں پیشانی کی ہیں اور اگر غصہ نہ ہو کہ تو دل ہی دین میں درگاہ پیدا ہوتا ہے خواہ غصہ
بہت کم ہے غم شریک ناکافی نہ ہو دوسری بات یہ کہ اگر کسی شخص کو یہ کہیں گے کہ تو بھی کثرت ہی خرابیاں
ہو جاتی ہیں جبکہ انجمن بیان ہو اور ایک بڑی بڑی بات دونوں باتوں میں اور جو موب تراویح کے بڑھک
ہے وہ یہ کہ یہ جلسوں میں ہاں سے یا بحث کیے کوئی بات نہ کریں نہ مگر ہی کی ہی کان میں پڑ جاتی ہے
جسے خود بھی شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے پاس نہ سمجھیں جو اس شبہ کو دایہ دور کے تو ایسا کام کیوں
کرینے جس سے اندر غصہ نہ ہو نہ ہو وہ دین کی خود شوق و بحث چھڑنے لگے تو سختی سے کہہ دے کہ تم
اسے ایسی باتیں مت کرو اگر تم کو پہنچنا ہی ضروری ہو تو ان لوگوں کے پاس جاؤ اگر ان سب باتوں
خبر نہ رکھو گے تو دوا و سپر ہیز کو جمع کر لیتے ہو کہ ہمیشہ دین کے تندرست ہو کر رہی
دین کی یہ رہا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تو مین دے۔

انصاف علی غنی عنہ

روح شوم قرآن مجید پر چڑھانا

نمبر (۱) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب میں اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (بخاری)۔ نمبر (۲) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جا کر کلام اللہ شریف کی دو آیتیں کہیں نہ سیکھے یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں کے ملنے سے زیادہ بہتر ہے اور جو تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور ان کی گنتی کے جتنے اونٹ ہوں ان سب سے وہ آیتیں بہتر ہیں (مسلم) جس کی وجہ ظاہر ہے کہ اونٹ تو ذریعہ میں کام آتے ہیں اور آیتیں دونوں جہان میں کام آتی ہیں اور اونٹ کا نام نشان و طور پر یہاں لیا کیونکہ عرب دشمنوں کو جنت چاہتے تھے ورنہ ایک آیت کے مقابلہ میں ساری دنیا کی بھی کوئی حقیقت نہیں (مراقا) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے پورا قرآن بھی نہ پڑھا ہو تو پھر اسی پڑھا ہو اس کو بھی بڑی نعمت حاصل ہوگی نمبر (۳) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا قرآن خوب نہایت ہو وہ درجہ میں ان فرشتوں کیساتھ ہوگا جو بندوں کے اعمال نیکے لکھنے والے اور عزت والے اور پاکى والے ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو شکل لگاتا ہو اس کو دو درجہ ثواب دیں گے (بخاری و مسلم) دو درجہ ثواب اس طرح سے کہ ایک کتاب پڑھنے کا اور ایک ثواب اس نعمت کا کہ اچھی طرح جانتا نہیں مگر تکلیف اٹھا کر پڑھتا ہو

اس حدیث میں کتنی بڑی تسلی ہے اس شخص کے لئے جس کو قرآن اچھی طرح یاد نہیں ہوتا کہ وہ تنگ ہو کر امر نامید ہو کر یہ سمجھ کر چھوڑ نہ دے کہ اب یاد ہی نہیں ہوتا تو پڑھنے ہی سے کیا فائدہ۔ آپ نے جو بخبری دیدی کہ ایسے شخص کو دو ثواب ملیں گے۔

نمبر (۴) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے سینہ میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اجڑا گھر (ترمذی و دارمی) ف اس میں تاکید ہے کہ کوئی مسلمان قرآن سے خالی نہ ہونا چاہئے (نمبر ۵) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کلام اللہ میں سے ایک حرف پڑھا اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی دس نیکی کے برابر ہوتی ہے (تو اس حساب سے ایک ایک حرف پڑھ دس دس نیکیاں ملتی ہیں) اور میں یہ نہیں کہتا کہ اگر ایک حرف ہے بلکہ اس میں الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی و دارمی) ف یہ ایک مثل ہے اسی طرح جب پڑھنے والے نے الحول کہا تو اس میں پانچ حرف ہیں تو اس پر پانچ نیکیاں ملیں گی۔ اللہ اکبر کتنی بڑی فضیلت ہے۔ پس ایسے شخص کی حالت پر (سو) ہے کہ ذرا سی کم ہمتی کر کے اتنی بڑی دولت حاصل نہ کرے۔ (نمبر ۶) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قرآن پڑھا اور اس کے حکموں پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی اس روشنی سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگی جو دنیا کے گھروں میں اس حالت میں ہے کہ آفتاب تم لوگوں میں آجائے دغنی اگر آفتاب تمہارے پاس آجائے تو اس وقت گھر دہلیز میں کھنی روشنی ہو جائے اس روشنی سے بھی زیادہ روشنی اس تاج کی ہوگی) سو اس شخص کی نسبت تمہارا کیا خیال ہوگا جس نے خود یہ کام کیا ہے یعنی قرآن پڑھا اور

اور اس پر عمل کیا ہے اس کا کیا کچھ مرتبہ ہو گیا، در احمد و ابو ذر انہما خافا اس حدیث میں
 اولاد کے قرآن پڑھنے کی کتنی بڑی فضیلت ہے یہ سب مسلمانوں کو پڑھنے کہ اولاد کو
 ضرور قرآن پڑھائیں اٹھکیوں اور لڑکوں کو بھی ساری دنیا میں پورا پورا پڑھانے کی فریاد
 نہ ہو تو جتنا پڑھا سکو جیسا حدیث میں ملتا ہے اور اگر حفظ نہ کر سکو تو ناظرہ ہی
 پڑھاؤ اور اگر حفظ کرانے کی توفیق ہو تو سبحان اللہ اس کی اور بھی فضیلت ہے جیسا ابھی
 اس کی حدیث لکھا ہوں نمبر ۷) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
 قرآن پڑھے اور اس کو حفظ کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام
 جانے (یعنی عقیدہ اس کے خلاف نہ کرے) جیسے اوپر والی حدیث پر عمل کرے فرمایا تھا آیت
 اس پر عقیدہ رکھنے کو فرمایا، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کی
 سفارش بخشش کیے) اس کے گھر والوں میں ایسے دس شخصوں کے حق میں قبول فرماویگا
 کہ ان سب کیلئے دوزخ لازم ہو چکی تھی در احمد و ترمذی وابن ماجہ و دارمی، خاف اس حدیث
 میں حفظ کرانے کی فضیلت پہلے سچی زیادہ ہے اور ظاہر ہے کہ گھر والوں میں سب سے زیادہ
 قریب کے علاقہ والے ماں باپ ہیں تو یہ سفارش بخشش ماں باپ کیلئے یقینی ہے تو اس سے
 اپنی اولاد کو حفظ بنانے کی فضیلت کس درجہ کی ثابت ہے نمبر ۸) ارشاد فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دلوں کو بھی (کبھی) رنگ نہی آتا ہے جیسا بوسے کو رنگ نہی آتا
 ہے جیسا کہ کو پانی پہنچ جاتا ہے عرض کیا کیا یا رسول اللہ اور وہ کون چیز ہے جس سے
 دلوں کی صفائی ہو جائے آپ نے فرمایا موت کا زیادہ دھیان رکھنا اور قرآن مجید کا پڑھنا
 (یعنی شعب ایمان میں) نمبر ۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پاس تشریف لائے اور پھر قرآن پڑھتے تھے اور تم میں

وہ بتی لوگ بھی تھے اور اللہ بھی تھے جو غریب تھے۔ طلب یہ کہ یہ لوگ بھی تھے جو بہت
 اچھا قرآن نہ پڑھ سکتے تھے کیونکہ وہ تین سال تک تعلیم نہ پڑھ سکتے تھے۔ یہ لوگ بھی ان کی
 زبان عربی پڑھنے میں زیادہ صاف نہیں تھے۔ (ہوئی) آپ نے فرمایا پڑھتے ہو سب ساری ہیں
 (ابعد از دو ہفتی) یعنی اگر بہت اچھا نہ پڑھ سکو تو دل کا ڈر نہ کرنا اور چاہا پڑھنے والے
 ان کو حقیر نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خیال نہ کرے
 کہ ہماری زبان صاف نہیں یا ہماری تم زیادہ ہوگی اب اچھا نہ پڑھ سکا دے گا تو ہم کو شائب
 کیا ملے گا یا شاید گناہ ہو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی ساری فرمادی اور
 سب کو پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ سب عظیم شکر ہے۔ (میں) تمہیں یہاں ارشاد فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کیلئے بھی کان لگائے اس کے لئے
 انسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے۔ (سرس پڑھنے کی کوئی عود نہیں تنہائی خدا تعالیٰ
 سے امید ہے کہ پڑھنے کی کوئی حد نہ ہو ورنہ اتنا بڑھتی چلی جائے گی) اور جو شخص اس
 آیت کو پڑھے وہ آیت اس شخص کیلئے تین سو سال تک دن ایک سو چوبیس بار اس کی نیکی کے
 پڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔ (راحمہ) خدا کہہ قرآن مجید پڑھے، چیز ہے کہ جب تک
 قرآن پڑھنا نہ آئے کسی پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہو یا کرے وہ بھی ثواب
 حاصل ہو۔ ہر ایک خدا کے بندہ یہ تو پتہ نہیں کہ کتنا بڑا ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھ کر دیکھو کہ وہ کیا بات کے بندہ پڑھنے پڑھنے والوں کیلئے سفارش
 کیا آئے گا اور ان کو بخشواشے گی (مسلم) چہرہ ۱۴۱) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے والے کی مانند روز آئے گا قرآن یوں کہیگا کہ پڑھ دے گا۔
 اس کو جو پڑا پڑا دیکھے پس اس کو عزت کا مل جائے گا پھر کہیگا اے میرے بندے

اور زیادہ پہنا دیجئے پس اس کو عزت کا جوڑا پہنا یا جائے گا پھر کہے گا اے پروردگار میں
خوش ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا پھر اس سے کہا جاوے گا کہ قرآن
پڑھتا جا اور (درجوں پر) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی برھتی جاوے گی
ترندی و ابن خزیمہ و عالم، ہاں اس پڑھنے اور چڑھنے کی تفصیل ایک اور حدیث میں آئی
ہے کہ جس طرح سنبھال سنبھال کر دنیا میں پڑھتا تھا اس طرح پڑھتا ہوا اور چڑھتا ہوا چل
جا ہوا آیت پڑھنے میں اخیر ہوگی وہاں ہی تیرے رہنے کا گھر ہے ترندی و ابوداؤد و ابن
ماجد و ابن حبان (دیہ حدیثیں ترغیب علی گئی ہیں) ہاں مسلمانوں ان حدیثوں میں غور کرو
اور قرآن مجید حاصل کرنے میں اور اولاد کو پڑھانے میں کوشش کرو۔ اگر پورا قرآن پڑھنے
یا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا ہو سکے اسی کی ہمت کرو اگر اچھی طرح یاد نہ ہوتا ہو یا
صاف اور صحیح نہ ہوتا ہو گھبراؤ مت اس میں لگے رہو اس طرح سے پڑھنے میں بھی ثواب
ملتا ہے اگر حفظ نہ کر سکو ناظر ہی پڑھو پڑھاؤ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے اگر پورا قرآن حاصل
کرنے کی فرصت نہیں یا ہمت نہیں کسی پورا قرآن پڑھنے والے کے پاس بیٹھ کر سن ہی لیا
کر دان سب باتوں کا ثواب اور حدیثوں میں پڑھ چکے ہو اور موتی بات ہے کہ جو کام
ضروری ہوتا ہے اور ثواب کا ہوتا ہے اس کا سامان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس
میں بھی ثواب ملتا ہے پس اس قاعدہ سے قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی
ضروری ہو گا اور اس میں ثواب بھی ملے گا اور سامان اس کا یہی ہے کہ ہر روز آگے سے سامان
مل کر قرآن کے مکتب قلم کریں اور بچوں کو قرآن پڑھوائیں اور بڑی عمر کے آدمی بھی
اپنے کاموں میں سے تھوڑا وقت نکال کر تھوڑا قرآن سیکھ لیں اور جو پڑھانے

حصہ مینی اس سے اجازت لیکر

وارا منت نہ سب مل کر اس کو گزارہ کے موافق کچھ تنخواہ دیا کریں اسی طرح جو
 بچے اپنے گھر سے غریب ہوں اور اس لئے زیادہ قرآن نہ پڑھ سکیں ان کے کھانے پینے کا
 بندوبست کر دیا کریں کہ وہ اطمینان سے قرآن مجید ختم کر سکیں اور جو لڑکے جتن قرآن
 پڑھتے جائیں اپنے گھر جا کر عورتوں اور لڑکیوں کو بھی پڑھا دیا کریں اس طرح سے گھر
 کے سب مرد اور عورت قرآن پڑھ لیں گے اگر کوئی سیدھا ہے میں نہ پڑھ سکتا ہے وہ
 زبانی ہی کچھ سورتیں یاد کر لے اور قرآن کے کچھ اور حقوق بھی ہیں ایک یہ کہ جو شخص
 جتنا پڑھ لے خواہ پورا خواہ تھوڑا اور اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے تاکہ یاد رہے
 اگر یاد نہ رہے گا تو پڑھ لے پڑھا سب یکساں ہو گیا دوسرا یہ کہ اگر کسی کو قرآن مجید
 کا ترجمہ پڑھنے کا بھی شوق ہو تو اپنا خود ترجمہ نہ لے لے کہ اس میں غلط سمجھ جانے کا
 قوی اندیشہ ہے کسی علم سے سبق کے طور پر پڑھ لے اور تیسرا یہ کہ قرآن مجید کجبت
 اور بے گنا چاہئے اس کی طرہ پاؤں نہ کرو۔ اُدھر پیچھے نہ کرو اس سے اونچی جگہ
 پر مت بیٹھو اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ رطل یا تکیہ پر رکھو چوتھا یہ کہ اگر
 وہ پچھلے دنوں کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑے دن
 کو رو۔ پانچواں یہ کہ جب قرآن پڑھا کر وہ دھیان رکھا کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے
 باتیں کرتے ہیں پھر دیکھنا دل پر کیسی روشنی ہوتی ہے۔

رجحان

السلامة الى الله وحيد كنهه العزيز رسول الله صلى الله عليه وسلم وحيدته وكنهه

نمبر (۱) حضرت ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تین چیزیں
ایسی ہیں کہ جو میں نہیں بدلتا اس کو ان کا دھرم ہے ایمان کی حرارت غیب، ہرگی
ایک وہ منحوس ہیں کہ نہ ایک شہر نہ نہ ترائی سب اس واسطے زیادہ محبوب ہوں رہیں جتنی
محبت اس کو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے نہ ہے اور ایک وہ شخص ہیں کہ کسی بندہ سے
محبت ہو اور جس کا اللہ ہی کے لئے محبت ہو اس کی دنیاوی دنیا سے نہ ہو جس اس وجہ
سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ وال ہے اور ایک وہ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کفر سے پرہیز
جو خدا پرستی ہی سے پہلے رکھتا ہو جو کفر سے نہ ہو کر نہ ہو اور اس کے لئے
کہ بعد وہ کفر کی طرف سے اس کو اس کو نہ کرنا ہے جیسے ایک ہیں اس لئے کہ یہ کفر
کہ یہ ہے ردائیں کیا اس کو فی سبیل اللہ

نمبر (۴) نیز حضرت اقدس سرور ایت سید کے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں کوئی شخص (پورا) ایمان نہ لایا ہو جس کا میرے ساتھ اتنی محبت نہ ہو کہ اپنے والدین کی زیادہ نسبت بھی زیادہ اور سب آدمیوں سے بھی زیادہ دوست کرے اس کو بخاری میں یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے۔

نمبر (۵) نیز حضرت اقدس سرور ایت سید کے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ

ایماندار نہیں ہوتا جب تک کہ میرے ساتھ آتی محبت نہ رکھے کہ تمام اہل و عیال سے زیادہ
اور تمام قوموں سے بھی زیادہ۔ روایت کیا اسکو کعبہ نے اور بخاری میں عبد اللہ بن مسعود
کی روایت سے یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بیشک مجھ کو آپؐ کے ساتھ سب
چیزوں سے زیادہ محبت ہے، بخیرانی بیان کے یعنی اپنی جان کی برابر آپؐ کی محبت معلوم نہیں ہوتی
آپؐ فرمایا تم اس بات کی جسے ہاتھ میں میری جان دے دیا نہ رہو۔ جب تک میرے ساتھ
اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ کرے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اب تو آپؐ کے ساتھ اپنی
جان سے بھی زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے آپؐ فرمایا اب پورے ایماندار ہو ملے عمرؓ نے
وفات اس بات کو آسانی کیساتھ لیا کہ حضرت عمرؓ نے اول غور نہیں کیا تھا یہ خیال
کیا کہ اپنی تکلیف کو غنا اثر ہو تا ہو۔ دوسری کی تکلیف سے اتنا اثر نہیں ہوتا اس لئے
اپنی جان زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ اگر جان دینے کا موقع آجائے
تو یقینی بات ہے کہ حضرت علیؓ و سلمؓ کی جان بچانے کیلئے ہر مسلمان اپنی جان دینے کو
تیار ہو جائے۔ اسی طرح آپؐ نے اپنی جان دینے سے بھی منہ نہ موڑے تو اس طرح وہ آپؐ
جان سے بھی زیادہ پیارے ہوئے۔ نمبر (۴) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ تم کو نماز میں
اپنی خشیت دینے اور محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رکھو اور اس وجہ سے کہ
اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو جائے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اس کا یہ طلب نہیں کہ محبت
نہ دینے ہی سے اللہ تعالیٰ کیساتھ محبت رکھو بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات
و احسانات جو بیشک ہر کسی کی سمجھ میں نہ آویں تو یہ احسانات اللہ تعالیٰ کے ہونے سے
کوئی نہ کہہ سکتا۔ بیشک ہر کسی کی محبت کرنا محبت کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔

کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت
 کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کیلئے کیا سامان کر رکھا ہے جو اسکے آئینہ شوق ہے اس نے
 عرض کیا کہ میں اس کیلئے کچھ بہت نماز روزہ کا سامان تو کیا نہیں لگاؤںی بات پر کہ میں اللہ
 و رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ قیامت میں
 ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وسلم کا ساتھ نصیب ہوگا اور حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 بھی ہوگا حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں مسلمانوں کو اسلام لانے کی خوشی کے بعد کسی بات
 پر اتنا خوش ہوتا نہیں دیکھا جتنا اس پر خوش ہوئے۔ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے۔
 ف۔ اس حدیث میں کتنی بڑی بشارت ہے کہ اگر زیادہ عبادت کی بھی ذخیرہ ہو تو اللہ و رسول کی
 محبت اتنی بڑی دولت ملجائے گی یہ حدیث بخاری و مسند احمد و بیہقی میں ہے۔
 نمبر (۱۰) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
 نہی میں ایک آیت میں تمام رات گزار کر صبح زری اور وہ آیت یہ ہے ان تعذبہم اللہ
 یعنی اسے پورے روز گزارے اگر آپؐ کو یعنی میری امت کو عذاب میں تو وہ آیت کے بندے
 ہیں (ایک اور طرح کا اختیار ہے) اور اگر آپؐ اپنی غفرت فرماویں تو آپؐ کے نزدیک ہر شخص
 کام نہیں کیونکہ آپؐ زبردست رحمت ہیں (بڑے سڑا کہہ کر کہہ سکتے ہیں) اور رحمت دل کے ہیں
 رنگارنگوں کو بخش دین بھی سکتے ہوگی روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے فیہ شیخ
 دہلوی نے شکوۃ کے ذیلیہ میں کہا ہے کہ اس آیت کا سنہ دون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول
 ہے اپنی قوم کے معاملہ میں اور نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی امت کی امت
 حضور حق میں پیش کر کے آپؐ کیلئے مغفرت کی درخواست کی فقط شیخ نے یہ لفظ غفرت لیت

اقتیاط کیلئے فرمایا ورنہ دوسرا احتمال ہو ہی نہیں سکتا تو دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی امت کیساتھ کتنی بڑی شفقت کہ تمام رات کا آرام اپنی امت پر قربان کر دیا اور
ان کیلئے دعا مانگتے رہے اور سفارش فرماتے رہے کون ایسا جیس ہو گا کہ اتنی بڑی شفقت سن کر
بھی عاشق نہ ہو جاویگا۔ نمبر (۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری (اور تمہاری) حالت اس شخص کی سی ہے کہ جیسے کسی نے آگ روشن
کی اور اس پر پیروانے کرنے لگے اور وہ انکو ہٹاتا ہی مگر وہ اس کی نہیں مانتے اور آگ میں
دھنس جاتے ہیں اسی طرح میں تمہاری مکر مکر پر آگ سے ہٹاتا ہوں کہ دوزخ میں لی جائے
والی چیزوں سے روکتا ہوں، اور تم اس میں گھسے جلتے ہو روایت کیا اس کو بخاری نے۔

ف دیکھئے اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی امت کو بچانیکا
کتنا اہتمام معلوم ہوتا ہے یہ محبت نہیں تو کیا ہے اگر ہر ایسی محبت دل سے ہو محبت نہ تو انیس
سے۔ نمبر (۸) حضرت عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
امت کیلئے کئی شام کو مغفرت کی دعا فرمائی آپ کو جواب دیا گیا کہ میں نے انکی مغفرت کر دی
بجز حقوق العباد کے کہ زائیں ظالم سے ظالم کا بدلہ ضرور ہونا چاہیے اور بدوں عذاب مغفرت
نہو گی آپ نے غش کیلئے پیرور دعا کر آپ چاہیں تو مظلوم کو اس کے حق کا عیوض
جنت دیکھئے ظالم کی مغفرت فرما سکتے ہیں مگر اس شام کو یہ دعا قبول نہیں ہوئی پھر جب مزید دعا
میں آپ کو صبح ہوئی آپ نے پھر وہی دعا کی اور آپ کی درخواست قبول ہو گئی پس آپ
منے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا میں انیس مظلوم
ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی اور میری امت کی مغفرت فرمادی خاک
سے کہیںچے سر پہ ڈالتا تھا اور ہاتھ لے کر تاتھا مجھ کو اس کا اضطراب دیکھ کر ہنس

انہی روایت کیا اس کو ابن دہبہ نے اس کے نزدیک قریب قرار دیا۔

ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حقوق العباد علی ان اطاعتی بدون سزا معاف ہو جائیں گے اور نہ یہ مطلب ہے کہ فاجرین حج کرنے سے بدون سزا معاف ہو جائیں گے بلکہ قبل اس کے قبول ہونے کے بعد احتمال تھے ایک یہ کہ حقوق العباد کی سزا میں جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے جو بین سزا و عفو کے اس دعا کے قبول ہونے کے بعد دوسرے سے ہو گئے ایک یہ کہ بعد سزا ہی نہ جی ضرر نجات ہو جائے گی دوسرا یہ کہ بعض دفعہ بدون سزا بھی اس دور پر نجات ہو جائے گی کہ مظلوم کو نعمتیں دے کر اس سے راضی نامہ دلوا دیا جائے گا۔

فما غور کر کے دیکھو کہ آپ کو اس قرآن کی منظوری دینے میں اس قدر فکر اور تکلیف ہوئی ہے کیا اب بھی قسب میں آپ کی محبت کا جوش نہیں اٹھتا۔

نمبر (۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگیاں اپنی اپنی امت کے لئے مذکور ہیں اور دعا کے لئے پڑھیں وہ دعا: اے خدا! اے اے اور رسول کہنے والے اللہ میری امت میری امت حق تعالیٰ اسے فرمایا ہے جبریل علیہ السلام کے پاس جاؤ اور یوں تو تمہارا پروردگار جنت ہی ہے اور ان سے پوچھو آپ کے درمیان کا حبیب کیلئے۔

ان میں سے آپ سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں ان کو بتلایا حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے پاس اور ان سے پوچھو کہ آپ کو آپ کی امت کے لئے کیا نصیحتیں ہیں۔

ہفت (ہفت عبادتیں) قول ہے کہ آپ تو بھی خوش نہ ہوئے اگر آپ کی امت میں سے ایک آدمی بھی دوزخ سے (دور نشور عن) غلب (اور اللہ تعالیٰ نے دعا فرمایا ہے آپ کے خوش کرنے کا) تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا ایک امتی بھی دوزخ میں نہ رہے گا۔ مسلمانوں یہ سب دو تئیں ان نعمتیں جس ذات کی برکت سے نصیب ہوئیں اگر ان سے بھی محبت نہ کرو گے تو کس سے کرو گے۔

نکتہ (۱) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حماد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب نوشی میں سزا دی تھی لیکن ایک دفعہ پھر لایا گیا اور سزا کا حکم ہو کر سزا دی گئی ایک شخص نے کہا اللہ اس پر لعنت کرے کس کثرت سے اس کو زایا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو۔ واللہ میرا غم یہ ہے کہ یہ خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہے روایت کیا اس کو ابڑاؤ دے۔

حضرت خدا اور رسول سے محبت رکھنے کی کتنی قدر فرمائی گئی کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اس پر لعنت کی اجازت نہیں دی گئی کہ مسلمانوں کی فتنہ کی دولت جس میں نہ محنت نہ شققت کہاں نصیب ہوتی ہے اس کو ہاتھ سے مت دینا اپنی رگ رگ میں اندر در محل کی محبت اور عشق سے لپٹا اور ریا لپٹا رہے رہیں مشکوٰۃ میں ہیں اور ایک درشتی کی ہے جس میں اس کا نام لکھا ہے۔

(شہر فہرست کی عنہ عثمانی)

روح پروردگار

اعتقاد و تقدیر پروردگار تو کوئی تعجب نہیں ہے بلکہ یہ فائدے میں رہا ہے۔ کسی ہی مصیبت یا پریشانی کا واقعہ ہو اس سے دل مضبوط رہے گا یہ سمجھو گا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا اس کے خلاف ہو نہیں سکتا تھا اور وہ جب چاہے گا اس کو دفع کرے گا وہ جب یہ سمجھ گیا تو اس میں مصیبت کے دور ہونے میں دیر بھی لگے گی تو پریشان نہ رہو بلکہ اس اور دل کمزور نہ ہو گرج (تیر جب یہ سمجھ گیا تو کوئی تدبیر اس مصیبت کے دفع کرنے کی ایسی نہ کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو یوں سمجھو کہ مصیبت تو بدون خدا تعالیٰ کے پاس ہے وہ دفع ہو گی نہیں پھر خدا تعالیٰ کو یوں ناراض کیا (۵) نیز اس سمجھنے کے بعد سب تدبیروں کیساتھ یہ شعور دعا میں بھی مشغول ہو گا کیونکہ یہ سمجھے گا کہ جب اسی کے پانے سے یہ مصیبت نکل سکتی ہے تو اسی سے غرض کرنے میں غفلت کی زبادہ امید ہے پھر دعا میں لگ جانے سے اللہ تعالیٰ سے علاقہ ٹوٹ جائے گا جو تمام رحمتوں کی جڑ ہے نیز جب یہ کام میں یقین ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے کرنے سے ہوتا ہے تو کسی کا یہ فیہ میں اپنی کسی تدبیر سمجھو یہ اس کو ناراض اور محروم و غموں سے ہونے کا حال ان سب فائدوں کا یہ ہو کہ یہ شخص کامیابی میں شکر کرے گا اور کامی میں صبر کرے گا اور یہی فائدے اس شخص کے اللہ تعالیٰ سے اس آیت میں بطور نصیر تبادا ہے ہیں (۶) لکن اس کا دل تشدد و جفا سے بھر جائے کہ یہ لایہ سورہ صبر اور اس مسئلہ کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر بہ بہ نہ کرے غنہ جیت کر اتفاق نہ وری تدبیر کو بھی

بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تعین فرمائی اور اگر وہ سب میں یا تو نہ پیش ہو جو
 کہ تجھ کو کسی بات سے محروم نہ پادیں تو تم کو یہ گزر گزر نہیں پہنچا سکتے۔ بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ
 نے تیرے لئے تعین فرمائی (نمبر ۱۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے تمام بندوں کی پانچ چیزوں سے فراغت فرمادی ہے اس کی عمر سے اور اس کے رزق سے
 اور اسکے عمل سے اور اس کے دفن ہونے کی جگہ اور یہ کہ انجیام میں نہ سیدھا یا آسانی ہے
 (نمبر ۱۴) حضرت معاذیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کسی ایسی چیز پر آگے مت بڑھ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ میں آگے بڑھ کر
 اس کو حاصل کر لوں گا اگر وہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تقدیر نہ کیا ہو اور کسی ایسی چیز سے بچے جس کی نسبت
 یہ خیال ہو کہ وہ میرے چھپے چھپے سے ٹھیک ٹھیک سے مجھ کو ملے گی اگر وہ اللہ تعالیٰ نے اس کو
 تقدیر کر دیا ہو (نمبر ۱۵) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
 نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کرے اور اللہ سے مدد چاہے اور بہت محنت کرے اور اگر کچھ نہ ملے
 واقعہ پر جلتے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا لیکن ایسے وقت
 میں نہیں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی تقدیر فرمایا تھا اور جو اس کو منظور ہوا اس سے وہی کہنا
 (مسلم) یہاں تک کہ حدیثیں جمع ان فوائد سے نقل کی گئی ہیں۔ ان حدیثوں میں زیادہ حدیث
 کا بیان تھا اس کے وہ آیتیں اور حدیثیں ہیں جن میں زیادہ توکل کا اور کچھ تو قریب کا بیان
 (نمبر ۱۶) ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ (ایک مرتبہ)

راست پختہ کر لے۔ پس خدا تعالیٰ پر اعتماد کر کے اس پر بھروسہ کرنا ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ
 ایسے اعتماد کرنے والے کو بہت بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔ بہت فرماتے ہیں (آل عمران)۔
 ف اس سے بڑھ کر کیا دولت ہو گی کہ خدا پر بھروسہ رکھنے والوں کے اللہ تعالیٰ کو محبت
 جس شخص سے خدا تعالیٰ کو محبت ہو اس کی فلاح میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے اور اس کی آیت کو
 یہ بھی معلوم ہوا کہ توکل کیا ہے تدبیر کا بھی حکم ہے کیونکہ مشورہ تو تدبیر ہی کیلئے ہوتا ہے اور اللہ
 تدبیر پر بھروسہ کرنا نہ چاہئے بلکہ تدبیر کے بھی بھروسہ نہ رہی پر تو چاہئے تمہارے لئے (آل عمران)
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایسے (شخص) اولیٰ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے دیکر
 کہا کہ ان لوگوں کے لئے کفار کے لئے تمہارے مقابلہ کے لئے (بڑے) سامان جمع کیا ہے۔
 تم کو ان سے اندیشہ کرنا چاہئے تو اس اندیشہ نے ان کے رجوش (ایمان) کو اور زیادہ کر دیا
 اور نہایت استقلال سے یہ کہہ کر بات کو ختم کر دیا کہ ہم کو حق تعالیٰ در سب دہات میں
 کافی رجا و روی سب کام سپرد کرنے کیلئے اچھا ہے (یہی سپرد کرنے تو غل ہے) پس یہ لوگ اللہ
 تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے یعنی ثواب اور نفع تجارت سے بھرے ہوئے واپس آئے
 کہ ان کو کوئی ناگوار می ذرا پیش نہیں آئی اور وہ لوگ اس واقعہ میں رضائے حق کے
 تابع رہے (اسی کی بدولت ہر طرح کی نعمتوں سے سرفراز ہوئے) اور اللہ تعالیٰ بڑا شفیق و مہربان
 ہے (آل عمران) ف ان آیتوں میں ایک قصہ کی طرف اشارہ ہے جس میں صیہ بنو ذبیہ
 اور ذین دونوں کا فائدہ ہوا اللہ تعالیٰ رہنمائی ہے کہ یہ دونوں دولتیں توکل کی بدولت
 میں (۸) فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ فرمائیے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو
 اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے وہ ہمارا بالکسر ہر پس ایک حقیقی جو توبہ کرنے والے بندہ
 کو اس پر ہنسی نہ ہونا چاہئے اور ہمارے کیا تخمیں ہیں (اللہ کے تو سب مسلمانوں کو

اپنے سب کام سپرد رکھنے چاہئیں۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی کہ ہمارے لئے جیسی اچھی حالت ہوتا ہے ایسی ہی سخی کی حالت بھی با اعتبار انجام کے بہتر ہے کہ اس پر ہمارے بار بار بڑھتی ہوئی اور گنہگار ہوتے ہیں پس تم تو ہمارے حق میں دو بہترینوں میں سے ایک بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو۔
 (تو بہ) ف اس سے ثابت ہوا کہ توکل کا اثر یہ ہے کہ اگر کوئی ناگواری بھی پیش آئے تو اس سے بھی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ اس کو بھی بہتری ہی سمجھتے ہیں اگر دنیا میں بھی اس کا ٹھکانہ ہو تو آخرت میں ضرور ہو گا جو ہمارا اصلی گھر ہے اور وہی اصل فی ہمیشہ کام نیا والی ہے۔
 نمبر (۹) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور موسیٰ علیہ السلام نے جب نبی اسے اہل کو فرعون کے ظلم و خوف میں دیکھا تو ان سے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم دسچے دل سے اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو در سبج بچا رہتے کرو بلکہ اُس پر توکل کرو اگر تمہارا اس کی اطاعت کرنے والے ہو اظہور کے (جواب میں) عرض کیا کہ ہمارے اللہ ہی پر توکل کیا بعد اس کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالم لوگوں کا تختہ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کا حصہ بنانے کا فر لوگوں سے نجات دے دینی جنت تک ہم پر ان کی حکومت میں مقدمہ سے ظلم نہ کرنے پاویں اور ہم پر ان کی حکومت ہی کے دائرہ سے نکال دیکھے (دلیہ نہیں) ف اس سے ایوم ہوا کہ توکل سے یہاں دعا زیادہ مفید ہوتی ہے نمبر (۱۰) فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے یہ اللہ تعالیٰ کے کام بنانے کیلئے کافی ہے (اور یہ کام بنانا عام ہے) ظاہر ابھی ہو یا صرف اللہ تعالیٰ ف دیکھئے توکل کیسی عجیب وعدہ فرمایا ہے اور اس طرح باطناً اُس وقت تو معلوم ہو جاتا ہے ہوتی مگر بہت جلد سمجھ میں آ جاتی ہے۔ نمبر (۱۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی سعادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کیلئے مقدمہ فرمایا اس پر راضی رہے اور آدمی کی محرومی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تیرا ٹکنا چھوڑ دے اور یہ بھی آدمی کی محرومی ہے کہ

تعالیٰ نے جو اسے مقرر فرمایا اس سے ناراض ہو کر احمد و قندی: نمبر ۱۲۱ حضرت شریف
 علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی عظمت کو ہر
 میدان پر شاخ شاخ رہتا ہے سو جس نے اپنے دل کو ہر شاخ کے پیچھے ڈال دیا اللہ تعالیٰ پر وہ
 ستم نہیں کرتا نہ وہ اس کی میدان میں ہلک دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے
 اللہ تعالیٰ سب شے خور ہیں اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کو پریشانی
 میں لے کر فرماتے ہیں: یہ دو حدیثیں شریک ہیں۔ نمبر ۱۲۲ حضرت شریف علی رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے رب سے اللہ تعالیٰ ہی کا ہوئے اللہ تعالیٰ
 اس کی ہر شے مدد دے گا اور اس کی ہر شے فرماتا ہو اور اس کو یہ ہر شے رزق و قیامت کے اسکا ملنا
 دشواری میں آئے اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کو اس دنیا ہی کے حوالہ کر دیتا ہے۔
 راوی شریف: یہ حدیث تفسیر تفسیر میں ہے۔ نمبر ۱۲۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلامی کو فرمایا کہ اونٹ کو بانہ عسکر توکل کہہ کر ماری، فانی
 توکل میں تیری کی نعمت نہیں باقی ہے تیرے تیرے دینے اللہ پر توکل کرے اور اس تیرے پر
 بھروسہ نہ کرے۔ نمبر ۱۲۴ ابو خزامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھا گیا کہ دوا اور جہاز کھونٹ کی قدر میں کونسا دیتی ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں
 داخل ہے۔ ترمذی و ابن ماجہ، فانی یہ بھی تقدیر میں ہے کہ قرآن دوا یا جہاز کھونٹ
 سے نفع ہو جائیگا یہ حدیث تخریج عراقی میں ہے۔ نمبر ۱۲۵ مالک و ابن ابی شیبہ
 سے روایت ہے کہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ
 خدا تعالیٰ مدد کرے گا۔ فقط

کتبہ محمد اشرف علی نقی بھٹو

تہذیب و تمدن کا

میں جس چیز کی ضرورت ہو خواہ وہ دنیا کا یا دین کا اور خواہ اس میں اپنی بھی
 کو شمشیر کی طرح اور خواہ اپنی کو شمشیر اور قیامت باہر ہو سب خدا تعالیٰ سے مانگ کرے
 لیکن اتنی برباد نہیں ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی بات نہ ہو اس میں سب باتیں آگئیں جیسے کوئی
 کھیتی یا سوداگری کرے یا تجارت اور سامان بھی کرنا چاہئے مگر خدا تعالیٰ سے دعا ہے
 کہ وہ اپنی جتنی کہ لے لے اس میں برکت فرما اور نقصان سے بچا دے کوئی دشمن متاڑے خواہ
 دنیا کا دشمن خواہ دین کا دشمن تو اس سے بچنے کی تدبیر بھی کرنا چاہئے خواہ وہ تیرا پڑا ہو
 یا ہو خواہی کھستہ ہو لین پڑے مگر اس تدبیر کیساتھ خدا تعالیٰ سے بھی دعا ہے کہ وہ اپنی جتنی
 کہ لے لے اس میں برکت فرمائے یا دنیا کوئی بیمار ہو تو دوا دارو بھی کرنا چاہئے مگر خدا تعالیٰ
 سے دعا ہے کہ وہ اپنی جتنی کہ لے لے اس میں بیماری کو مٹے یا اپنے پاس کچھ نہ ہو تو اس کی
 حفاظت و سنبھال بھی کرنا چاہئے جیسے شبو و مکان میں مضبوط قفل لگا کر رکھنا یا گھر میں
 سے یا نوکروں کے ذریعہ سے اس کا پرہیز دینا دیکھ کہاں کہنا مگر اس کیساتھ خدا تعالیٰ سے
 دعا ہے کہ وہ اپنی جتنی کہ لے لے اس کو چوروں سے محفوظ رکھے یا دنیا کوئی بیمار ہو کر رہے
 یا اس پر کسی نے کر رکھا ہے تو اس کی پیروی بھی کرنا چاہئے وکیل اور گواہوں کا نظام
 بھی کرنا چاہئے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرنا چاہئے کہ اے اللہ اس مقدمہ میں
 مجھے کو فتح سے اور غلامی سے شہادت و مجھ کو پیار و آقا اور علم دین حاصل کر دے تو اس میں
 جی کرنا چاہئے کہ اس سے محنت بھی کرنا چاہئے مگر اس کے ساتھ دعا بھی کرنا چاہئے کہ اے اللہ

اس کو آسان کر دے اور میرے ذہن میں اس کو جھلکے یا نماز و روزہ وغیرہ مشروع کیا ہے
 یا بزرگوں کے بتا دیے اور عبد توں میں لگ گیا ہے تو سستی اور نفس کے حیا بہانے کا تقابہ
 کر کے بہت کیس تھا اس کو نباہنا چاہئے مگر دماغ بھی کرتا ہے کہ اسے اندھیری مدد کر اور مجھ کو
 اس کی ہیشہ توفیق دے اور اس کو قبول فرمایا یہ نمونہ کے طور پر چن مثالیں گمادی میں بہرہ کو
 اور بہرہ صیت میں اس طرح جو اپنے گینے کی تہیرت وہ بھی کیے اور سب تدبیروں کیساتھ
 اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور توجہ کیس تھا عرض ہی کرتا ہے اور جبکہ میں تہیر کا کچھ نہیں
 اس میں تو تمام کوشش دعا ہی میں خرچ کرنا ضروری ہے جیسے بارش کا ہونا یا اون دن کا زندہ
 زندہ رہنا یا کسی بیماری کا علاج۔ بیماری سے اچھا ہونا یا نفس شیطانی کا بہرہ کا تہیر بار
 طاعون سے محفوظ رہنا یا قیام یافتہ طاعون کے شمر سے بچنا ان کاموں کا جتنا سوال تو اللہ
 تعالیٰ کے کوئی برے نام بھی نہیں اس لئے تدبیر کے کاموں میں جتنا حصہ تدبیر کا ہے ان سے
 تدبیر کاموں میں وہ حصہ تدبیر کا بھی دعا ہی میں خرچ کرنا چاہئے۔ غرض تدبیر کے کاموں میں
 تو کچھ تدبیر اور کچھ دعا ہے اور بے تدبیر کے کاموں میں تدبیر کی جگہ بھی دعا ہی ہے تو اس میں
 زیادہ دعا ہونی اور دعا فقط اس کا نام نہیں کہ دوچار باتیں یاد کر لیں اور نمازوں کے
 بعد اس کو صرف زبان سے آموختہ کی طرح پڑھ دیا سو یہ دعا نہیں بلکہ نفس دعا کی شکل ہے
 دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے جو جس طرح مانگے کہ میں
 درخواست دیتے ہیں کم سے کم دعا اس طرح تو کرنا چاہئے کہ درخواست دینے کی وقت تک میں
 بھی اسی طرف لگی ہوتی ہوں دل بھی بہت تنہا دھری ہوتا ہے صورت بھی عاجزوں کی
 سی ہوتے ہیں گرنہ بانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہو تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی عرضی
 منظور ہونے کیلئے پورا زور لگاتے ہیں اور اس کا یقین دلانے کی پوری کوشش

کرتے ہیں کہ تم کو آپ سے پوری امید ہے کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی
 جائے گی پھر بھی اگر غرضی کے موافق نہ ہو اور اگر غرضی میں واسے کے سامنے شہس
 نئی ہو کر سے تمہاری مرضی کے موافق نہ ہو یا کام نہ ہو تو شخص فوراً یہ جواب دیتا ہو
 کہ حضور کو کوئی بوجھ نہ ہو کہ اس میں سے اس میں سے یہ قانون ہے جس سے جان نہ ملے
 یہ میری مرضی ہے کہ میں تمہاری مرضی کے موافق نہ ہو یا کام نہ ہو یا اگر اس حاجت کی
 توجہ نہ ہو تو ضرورت ہے کہ تمہارے پاس سے یہ نہیں چھوڑ کر دے گا اور اس میں
 بات تو یہ ہے کہ مجھ کو حضور کی فریاد کا جواب دے کہ یہ وہ پیاری چیز ہے تو تمہاری
 وقت نہ دے دو ورنہ میں یہ چیز چھوڑ کر دے گا اور اس میں سے یہ وہ پیاری چیز ہے تو تمہاری
 اور نعمت سے اس کے سلسلہ میں اس میں سے یہ وہ پیاری چیز ہے تو تمہاری
 بعد جب اس رکعت میں نہ ہو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہو جو چہ
 نور شریک و جیسے یہ نہیں کہتے تو اپنی دعا کو دعا یعنی درخواست اس منہ سے
 کہتے ہو تو اس میں سے یہ ہی طرف سے ہے جس سے وہ دعا درخواست نہ رہی
 اور اس طرف سے تو آخری دعا ہے کہ درخواست دینے کا وقت بھی میں نہیں
 فرمایا اور یہ وقت ہے چہ ہو عرض معروض کر لو نمازوں کے بعد کا وقت ہی تم
 ہی کے لیے ہے اور کھانا پینہ وہ وقت دوسرے وقتوں سے زیادہ برکت کا ہے سو
 اس وقت نہ یاد دہا کر و باقی اور وقتوں میں بھی اس کا سلسلہ جاری رکھو جس
 وقت جو حاجت یاد آئی فوراً اس سے یہ زبان سے بھی مانگنا شروع کر دو جب
 دن کی حقیقت معلوم ہو گئی تو اس حقیقت کے موافق دعا مانگو پھر دیکھو کیسی برکت
 پہنچتی ہے اور برکت کا یہ طالب نہیں کہ جو مانگو گے وہی ملے گا بھی تو وہی چیز

بجائی ہے جیسے کوئی آخرت کی چیز مانگے لیونکہ وہ بندہ جس کے لئے دنیا کی چیزیں مانگے وہ
 البتہ اس میں ایمان اور طاعت شریعت سے کیونکہ وہ دنیا کی چیزیں مانگتا ہے اس لئے
 مل سکتی ہیں اور کبھی وہ چیز مانگی ہوئی نہیں جتنی جیسے کوئی دنیا کی چیز مانگے کیونکہ وہ
 بندہ کے لئے کبھی ہوتی ہے کبھی برائی جب اس کا حوصلہ کے نزدیک پہلا ہوتی ہے
 اس کو بجائی ہے اور جب برائی ہوتی ہے تو نہیں ملتی۔ جیسے باپ بچہ کو پیار دے
 یہ کبھی زیادہ تر ہے اور کبھی نہیں دیتا سب وہ دیکھتا ہے کہ یہ اس سے ایسی چیز خرید
 کر کھائے گا جس سے حکیم نے منع کیا ہے تو برکت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ انکی
 ہوتی چیز بچا دے بلکہ برکت کا مطلب یہ ہے کہ خدا کرے حق تعالیٰ کی توجہ بندہ
 کی طرف ہو جاتی ہے اگر وہ چیزیں کسی مصلحت سے نہ ملے تو دنیا کی برکت سے بندہ
 کے دار میں سسلی اور توت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پریشانی اور کمزوری ہوتی رہتی
 ہے اور یہ اثر حق تعالیٰ کی اس خاص توجہ کا جو ہوتا ہے جو نہ کرے اسے بندہ کی
 طرف حق تعالیٰ کو ہو جاتی ہے۔ اور یہی توجہ خاص اجابت کا وہ قیفی درجہ ہے جس
 کا وعدہ حق تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے کہ اسے ملے اور اس حاجت
 کا عین ادا دینا یہ اجابت کا دوسرا درجہ ہے جس کا وعدہ بلا شرط نہیں بلکہ اس شرط
 سے ہے کہ بندہ کی مصلحت کے خلاف نہ ہو اور یہی توجہ خاص ہے جس کے سارا منہ بڑی
 سے بڑی حاجت اور دولت کوئی چیز نہیں اور یہی توجہ خاص بندہ کو آگے لے جاتی
 ہے جس سے دنیا میں بھی اس کو حقیقی اور دائمی راحت نصیب ہوتی ہے اور
 جیسے کوئی نصیب سے دنیا امت کرے کہ یہ اس کا مصلحت سے کر دیتے تو اس منظور
 عین شکر دے کر دیتا ہو گا کہ یہ منظور ہے اور دوسری منظور ہے اور اس کی مصلحت بھی سمجھو ۱۲

آخرت میں بھی غیر محمد و ابراہیم کی نعمت و ملاوت نصیب ہوگی تو دعا میں اس برکت کے ہوتے ہوئے دعا کرنے والے کو خسارہ اور محرومی کا اندیشہ کرنے کی کب گنجی نقش ہے اب دو پار حدیثیں دعا کی فضیلت اور آداب میں لکھتا ہوں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے تا وقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دعا نہ کرے جب تک کہ بندی نہ چاھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ جلدی چاھنے کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا جلدی چاھنا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دعا کی مگر قبول ہوئی تو ہوئی نہیں دیکھتا سو دعا کرنے سے تھک جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے (مسلم) اس میں تاکید ہے اس بات کی کہ قبول نہ ہو مگر برابر کئے جائے اس کے تعلق اور پر بیان آچکا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں (ترمذی و ابن ماجہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہر چیز سے کام دیتی ہے (اسی بار سے بھی جو کہ نازل ہو چکی ہو اور ایسی بلا سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی) اے بندگانِ خدا دعا کو پہلے باندھو (ترمذی و احمد) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرتا ہے (ترمذی) اب البتہ جس کو اس کی دھن اور دھیان سے فرست نہ ہو وہ اس میں داخل نہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا مانگو کہ تم قبولیت کا یقین
 رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غنیمت بھری سے اس سے دعا قبول نہیں
 کرتا (ترمذی) پس تو دعا مانگو یہ توجہ سے کرنا چاہئے اور ابایت کے جو دو
 درجے اوپر بیان کئے ہیں وہی قبولیت کے بتی ہیں کیونکہ دونوں ایک ہی
 چیز ہیں اور ایک درجہ اس کا نام ہے جو انکی صیغہ میں آتا ہے حضرت
 ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی دعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحم نہ ہو
 مگر اللہ تعالیٰ اس دعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور
 دیتا ہے یا توفی الحال وہی، نگی ہوئی چیز دیتا ہے اور یا اس کو آخرت کے
 لئے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی بڑائی اس سے ہٹا دیتا ہے
 ہی بڑے غرض کیا کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دعا کیا کریں گے
 آپ نے فرمایا اللہ کے یہاں اس سے بھی زیادہ (عطائی) کثرت ہے۔
 (احمد) حق خراسانیہ کہ کوئی دعا قالی نہیں بتائی مٹ حضرت اس سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے ہر شخص
 کو اپنے رب سے سب سے مانگنا چاہو میں دعاؤں میں اس کی روایت میں ہر کہ
 یہاں تک کہ اس سے مزید بھی مانگے اور جوئی کا سمہ لوٹ جائے وہ بھی
 اسی سے مانگے (ترمذی) مفہم یہ خیال نہ کریں کہ ایسی حقیر چیز تھے بڑے
 سے کیا مانگیں ان کے نزدیک تو بڑی چیز بھی چھوٹی ہے فقط
 محمد اشرف علی غنی عنہ تالیف

روح ہفتہم

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا

تاکہ ان سے اچھی باتیں سنیں ان سے اچھی نصیحتیں سیکھیں اور جو نیک لوگ گنہگار کے ہیں ان کے اچھے حالات کی کتابیں پڑھ کر یا پڑھو اور ان کے حالات معلوم کرنا کہ یہ کچھ ایسا ہی ہے جیسے گویا ان کے پاس ہی بیٹھا ان سے باتیں سنیں اور ان سے اچھی نصیحتیں سیکھیں۔ چونکہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ نصابیت رکھی ہے کہ دوسرے انسان کے خیاارات اور عزائم سے بہت جلد اور بہت قوت سے ساتھ اور بدون کسی نوع کوشش کے اثر قبول کر لیتا ہے اچھا اثر بھی اور بُرا اثر بھی اس لئے اچھی نصیحت بہت ہی بڑے فائدہ کی چیز ہے اور اسی طرح بری نصیحت بڑے نقصان کی چیز ہے اور اچھی نصیحت ایسے شخص کی صحت ہے جس کو ضرورت کے موافق دین کی باتوں کی واقفیت بھی ہو اور جس کے عقیدے میں اچھے ہوں۔ شرک بدعت اور دنیا کی رموں سے بچتا ہو اعمال بھی اچھے ہوں نماز روزہ اور ضروری عبادتوں کا پابند ہو معاملات بھی اچھے ہوں لین دین صاف ہو طمان و حرام کی ضبط ہو اخلاق نیک ہوں بھی اچھے ہوں عزاج میں عاجزی ہو کسی کو بے وجہ تکلیف نہ دیتا ہو غریبوں کا بیت مندوں کو زلف نہ سمجھتا ہو بد اخلاق باطنی بھی ایسے ہوں خداوندی کی محبت اور اس کا خوف دلیں رکھتا ہو دنیا

کا لہجہ دل میں نہ رکھتا ہو دین کے مقابلہ میں ہاں اور راحت اور آسرو کی پروا نہ رکھتا ہو
 آخرت کی زندگی کے سلسلے دنیا کی زندگی کو غرض نہ رکھتا ہو ہر دماغ میں صبر و شکر کرنا
 ہو جس شخص میں یہ باتیں پائی جاویں اس کی صحبت اکسیر ہے اور جس شخص کو ان باتوں
 کی پوری پہچان نہ ہو سکے اس کے لئے یہ پہچان ہے کہ اپنے زبانہ کے نیک لوگ دین
 کو اکثر مسلمان نام طور پر نیک سمجھتے ہوں ایسے نیک لوگ جس شخص کو اچھا کہتے ہوں
 اور دس پانچ بار اس کے پاس بیٹھنے سے بری باتوں سے دل بیٹھنے لگے اور نیک باتوں
 کی طرف دل جھکنے لگے اس کو اچھا سمجھو اور اس کی صحبت اختیار کرو اور جس
 شخص میں بری باتیں دیکھی جاویں بدون کسی سخت مجبوری کے اس سے میل جول
 مت کرو کہ اس سے دین تو بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور بعض برفہ دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا
 ہے کبھی تو جان کا کہ کسی تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہو جاتا ہے اور کبھی مال کا کہ بری جگہ
 خرچ ہو گیا یا دھوکہ میں آکر کسی کو دیدیا خواہ محبت کے جوش میں آکر سخت ویدیا خواہ
 قرض کے طور پر دیدیا تھا پھر و سوانح ہوا اور کبھی آبرو کا کہ برور کے ساتھ برکھی رہا
 و بدنم ہوا اور جس شخص میں نہ اچھی عزائمیں معلوم ہوں اور نہ بری عزائمیں اس پر
 گمان تو نیک رکھو مگر اس کی صحبت مت اختیار کرو۔ غرض تجربہ سے نیک صحبت کو دین
 کے سنورنے میں اور دل کے مضبوط ہونے میں بڑا دخل ہے اور اسی طرح صحبت بد کو
 دین کے بگڑنے میں اور دل کے کمزور ہونے میں اب چننا بہتیں اور حدیثیں صحبت
 نیک کی ترغیب ہیں اور صحبت بد کی مذمت میں بھی ہاتی ہیں۔ نمبر (۱) ارشاد فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو لوگ ایمان کے ساتھ ہیں (یعنی) سچے ہیں
 ان کے ساتھ نہ خوف ساتھ رہنے میں نہ بری صحبت سچی آگئی اور ان کی راہ پر چلنے بھی آگیا

رسول تو بن کر بھیج دے (۴) ارشاد فرمایا: تم تمنا کی بات نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طلب جب تو ان لوگوں کو
 دیکھو جو ہماری آیت پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی عیب جہان پر کھینچیں تو ان لوگوں کے پاس بھیجی
 سے کٹا رہ کر کٹر ہو جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے عیب لے لے اور ان کو شیطانی بھانڈے
 (یعنی ایسی مجلسیں بھیجے) جو اللہ تعالیٰ سے دور رہیں اور عیب یاد آجائے (یا ان کے بعد پھر ایسے
 نماز و گویا پاس سے بچھڑ جائیں اور اللہ تعالیٰ ان سے ایک آیت کے بعد ارشاد
 کرے) اور ان کے پاس سے کٹ جائیں (یعنی ان سے عیب لے لے) اور ان کو شیطانی بھانڈے
 دین کر دے تاکہ ان کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی عیب یاد آجائے اور ان کو شیطانی بھانڈے
 بھیج دے (۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ! جن لوگوں
 کے پاس بھیجتے ہیں ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھیجیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجے (میں نے) آپ سے
 ارشاد فرمایا: ایسا شخص (پاس سے بھیجے) جس سے (پسند آجائے) کہ جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ
 کی یاد آئے اور اس کو بولتے ہوئے (اللہ تعالیٰ) میں ترقی سے اور اس کو کمال تک پہنچانے تک
 یاد دلانے (یا یوں) میں سے جو اوپر نہیں پہنچ سکتے بلکہ ان میں سے ہیں اس سے بدتر
 ان میں سے بھیجی جائے ان میں سے کچھ بھیج دے (۶) حضرت ابو امامہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اور یہ بھی) تم ایسے کہ شہید حضرت ابو امامہ
 کا قوال ہو تب ہی حدیث ہی ہے کہ حضرت عثمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو تم
 کے پاس بھیجتے دیکھو کہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی باتوں کو سنتے رہنا (حکمت دین
 کی بارگاہ باتوں کو کہتے ہیں) یہ سچ درویش کہا جاتا ہے (کہ اللہ تعالیٰ مردہ
 دل کو نور حکمت سے اس طرح زندہ کر دیتا ہے جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار پانی سے زندہ
 کر دیتے ہیں) (طبرانی فی الکبیر، نمبر ۱۵۰۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت ایسے لوگوں
 کیلئے واجب (یعنی ضروری) الثبوت ہو گئی جو میرے ہی علاقہ سے آپس میں محبت رکھتے
 ہیں اور جو میرے ہی علاقہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھے ہیں (اللہ مالک و ابن حبان) ف
 یہ جو فرمایا میرے علاقہ سے مطلب یہ کہ محض دین کیواسیے نمبر (۶) حضرت ابو زریٰ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیک نشین کی مثال ایسی ہے جیسے
 ایک شخص مشک لے کر ہوئے ہو درپیشال ہی نیک صحبت کی اور ایک شخص بھٹی کو دھونکے گا وہاں
 (یہ مثال ہی صحبت کی) سو وہ مشک ڈالیا تو تھک کو دیدیگا اور یاد آگئے بھی دیا تم تو اس
 تھک خوشبو ہی پہنچا دیگی اور بھٹی کا دھونکنے والا یا تو تیرے پیروں کو جلانے کا اگر کوئی
 چنگاری (آپڑی) اور یاد آگئے بھی کیا تو اس سے بچ بھی لیا تو اس کی گندی بو ہی تجھ کو پہنچ جاوے گی۔
 درجاری ہمسہر ہے یعنی نیک صحبت اگر کامل نفع نہ ہو اتب بھی کچھ تو ضرور ہو جائے گا اور
 بد صحبت سے اگر کامل نفع نہ ہو اتب بھی کچھ تو ضرر ہو جائیگا یہ سب حدیثیں ترقیب سے لیکٹی
 ہیں نمبر (۷) حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ
 فرماتے تھے کسی کی صحبت اختیار مت کر دیکر ایمان و امن کے دیندہ والو وادار می
 ف حدیث دوسری ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ ذکی صحبت میں مت بیٹھو و میرا یہ کہ جس کا ایمان
 اس کے پاس مت بیٹھو پس پورا قابل صحبت وہ ہے جو مؤمن جو خصوص جو مؤمن کامل ہو یعنی
 دین کا پورا پورا پابن ہو نمبر (۸) حضرت ابو زریٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں جو اس دین کا بڑا مدد ہے جس کو تم
 دنیا و آخرت کی بھائی جان کر سکتے ہو ایک تو اہل فکر کی مجالس کو مضبوط پکڑو (ورد و رشتہ)
 جب تنہا ہو کر یہ جہان تک میں ہو کر اللہ کیساتھ زبان کو متحرک رکھو اور تم میرے اللہ

زنی کیلئے نسبت رکھو اور اللہ ہی کیلئے بغش رکھو آخر (یہ بتی فی شعب الایمان) ف یہ بات
 خبر بہت ہی معلوم ہوتی ہے کہ محبت نیک جہت تمام دین کی دین کی حقیقت دین کی حقیقت
 دین کی توثیق کے لئے ذریعہ ہے۔ نسبت بڑھ کر ذریعہ ان چیزوں کا محبت نیک ہے نمبر (۹)
 نہایت اہم ہرگز درویش کے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھا تو آپ نے فرمایا کہ
 جنت میں یا تو تم کے ستونوں میں ان پر پیر جبر کے بال خانہ قائم ہیں ان میں کئے ہوئے دروازے
 میں چوتھے چھترستہ کی طرح چمکتے ہیں لوگوں نے غزنی کیا یا رسول اللہ ان بال خانوں میں کون
 رہے گا آپ نے فرمایا جو لوگ اللہ کیلئے (یعنی دین کیلئے) آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے
 لئے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کیلئے آپس میں ملاقات کرتے ہیں یہ دینی
 فی شعب الایمان ہے سب عیشیں شریعت سے نیکی میں نمبر (۱۰) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت کیسے تھوڑی سکونت کرو اور نہ ان کیساتھ
 یکجا کرو یعنی ان کی محاسن میں مت بیٹھو جو شخص ان کیساتھ سکونت کرے گا یا کجائی کرے گا
 وہ ان ہی میں سے ہے (ترمذی) یہ حدیث جمع الفوائد سے لی گئی ہے، ان سب باتوں و
 حدیثوں سے مدعا کے ایک جزو کو ثابت ہونا ظاہر ہے یعنی نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا تاکہ
 ان سے اچھی باتیں سیکھیں اور ان سے اپنی خصلتیں سکھیں اب مدعا کا دوسرا جزو یہ ہے جو
 نیک گزشتہ ہیں کتابوں سے لئے اچھے حالات معلوم کرنا کہ اس سے بھی نیسے ہی فائدہ حاصل
 ہوتا ہے یہاں جیسے ان کے پاس بیٹھنے والے اس دوسرے جہ کا بیان کرتے ہیں نمبر (۱۱) ارشاد
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے ذکر و قصے (یعنی حضرت نوح
 علیہ السلام کا قصہ اور حضرت ہود علیہ السلام کا اور حضرت صالح علیہ السلام کا اور حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت یونس علیہ السلام کا اور حضرت موسیٰ

عقیدہ سادہ کا یہ سر قصبہ آپسے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم آپس کے دل کو تقویت دیتے ہیں
 ہیں (سورہ ہود) خدایہ ایک فائدہ ہے نیکوں کے قصوں کے بیان کرنے کا کہ ان سے دل کو
 مضبوطی اور تسلی ہوتی ہے کہ جیسے وہ حق پر مضبوط ہے ہمارے مضبوط رہنا چاہیے اور جس
 طرح اس مضبوطی کی برکت سے خدا تعالیٰ نے انکی مدد فرمائی اسی طرح اس مضبوطی پر ہماری بھی مدد
 ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں
 کی رہبان دنیاوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور وہاں اس روز بھی (مدد کریں گے)
 جیسے گواہی دینے والے (دفعے) کھڑے ہونگے (مدد اور اس قیامت کا دن سے سورہ ہود)
 اور وہاں کی مدد تو ظاہر ہے کہ ماننے والے نیک ہیں بھی کامیاب ہونگے اور سب کے لیے دنیاوی
 ناکام ہونگے اور یہاں کی مدد بھی تو اسی طرح کی ہوتی ہے اور یہی دوسری طرح مدد ہے
 وہ اس طرح کہ اول سب نیکوں کو شک ماننے والوں پر غلبہ ہو گیا مگر من جانب اللہ کسی وقت
 ان سے بدلہ ضرور لیا جائیگا پتا بھی اس کی گواہی ہے (غیباں کثیر اور ان قصوں
 یوں بھی تسلی ہوتی ہے کہ جیسے دین پر مضبوط رہنے پر آخرت میں وہ بڑے رہیں جس کی
 خبر کئی قصوں کے بعد اس ارشاد میں دی گئی ہے یقیناً نیک انبی محی متقیوں ہی کیلئے ہے سورہ
 ہود) اس طرح ہم سے بھی اس بڑے رہنے کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ جو لوگ متقی ہیں
 ان کا فروں سے اعلیٰ درجہ (کیالت) میں ہوں گے (سورہ بقرہ) نمبر (۱۲) حضرت ابن
 مسعود فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ کیلئے کوئی طریقہ اختیار کرے والا ہو اس کو یہ ہے کہ
 ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو گزر چکے ہیں کیونکہ زندہ آدمی پر تو پہلے بیان کیا بھی شبہ
 ہے واسلئے زندہ آدمی کا طریقہ اس وقت تک اختیار کیا جاسکتا ہے جب تک کہ وہ زندہ رہے
 یہ لوگ رحمن کا ہمیشہ کیلئے طریقہ لیا جاسکتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں

اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ جہاں تک ہو سکے ان کے اخلاق و عادات کو سند
 بناؤ ذہب بن، راجع الفوائد، اور یہ ظاہر ہے کہ اسی نسخہ کے اخلاق و عادات کا اختصار
 کرنا تب ہی ممکن ہے جب ان کے واقعات معلوم ہوں تو ایسی کتابوں کا پڑھنا مستغیر
 ضمیر (۱۴) جس طرح قرآن مجید میں حضرات انبیاء و صلحاء و اولیاء کے قصے بمصلحت
 ان کی پروری کر نیئے مذکور ہیں جو اس اثر اور میں مذکور ہے فیصلہ لعمہ اللہ (۵) اسی طرح
 حدیثوں پر بھی ان مقبولین کے قصے بکثرت مذکور ہیں چنانچہ حدیث کی اکثر کتابوں
 میں کتاب القصاص ایک مستقل حصہ قرار دیا گیا ہے اس سے بھی ایسے قصوں کا مفید اور
 قابل اشتغال ہونا ثابت ہوتا ہے اسی وجہ سے بزرگوں نے ہمیشہ ایسے قصوں کی
 کتابیں لکھنے کا مقصد رکھا ہے اب میں ایسی چند کتابوں کے نام بتاتا ہوں کہ ان کو
 پڑھا کریں یا سن کریں اگر سندنے والا عالم مل جائے تو سبحان اللہ ورنہ جو مل جائے
 (۱) تاریخ حبیب آلہ (۲) شریطیہ (۳) مغازی الرسول (۴) قصص الانبیاء
 (۵) مجموعہ فتوح الشام والمصر والجزیر (۶) فتوح العراق (۷) فتوحات مجسمہ (۸) نردوس
 آسیہ (۹) حکایات الصالحین (۱۰) تذکرۃ الولیاء (۱۱) انوار المحنین (۱۲) ترمذیہ
 البیہاتین (۱۳) امداد المشاق (۱۴) نیک بیسیاں۔

نوٹ۔ ان میں ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کا حصہ ملفوظات
 عام لڑکوں کی سمجھ میں شاید نہ آویں وہ ان سے اپنا ذہن فانی رکھیں۔

اشرف علی اعظمی عنہ تعالیٰ

خیمہ و آرمی کی دس برس خدمت کی آپ نے کچھ کچھ کو اپنے بھی نہیں کیا اور نہ ہی یہ
 فرمایا کہ فرماؤ کہ تم میری کیا اور فرمان کی مکیوں کی یاد بخاری و مسلم و ترمذی کے
 تمام کو دس برس کے عرصہ تک میں سے ہاں نہ فرمانا یہ مولیٰ بات نہیں کیا اپنے غرض
 کہ کوئی بات نہ ہو مگر اس حدیث نہ ہوئی بزرگی نمبر (۱۲) اُن ہی سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی
 کام کے لئے بھیجا تھا کہ میرا دوست میرا چہرہ دیکھ کر کہتا تھا کہ جہاں تک میرا دوست
 دیکھ کر کہتا تھا کہ میرا دوست میرا چہرہ دیکھ کر کہتا تھا کہ جہاں تک میرا دوست
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی
 آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی
 ہاں یا رسول اللہ میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی
 مولیٰ کوئی کا چادر نہ تھا آپ کو ایک بڑی ہاں اور اس نے آپ کو چادر پہنے کر بھیجی
 کے کھینچا اور آپ اس کے سینے کے قریب پہنچے پھر کہا اے محمد میرے لئے بھی اللہ سے اس
 مال میں سے دینے کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے آپ نے اس کی طرف التفات فرمایا پھر سب
 پھر اس کے لئے غنیمت فرمائی کہ حکم دیا بخاری و مسلم نمبر (۱۴) حضرت جابر سے روایت
 ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی
 دیتا اگر دوادیر یا روئے اس وقت معذرت اور دوسرے وقت کے لئے دینے فرمایا
 بخاری و مسلم نمبر (۱۵) حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے ایک دوست کو ایک دن کی

در بیان پھر رہی تھیں آپ نے اس کو سب دیدیں وہ اپنی قوم میں آیا اور کہنے لگا میں قوم
 سمان ہوں جاؤ واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوب دیتے ہیں کہ خانی ہاتھ دھانے سے بھی اندیشہ
 نہیں کرتے (مسموم نمبر ۱۴) جہیز بن مضم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھیوں سے تھے جب کہ آپ مقام حنین سے واپس ہو رہے تھے آپ کو بدوی لوگ ایسے
 گئے اور آپ انکے رہے تھے یہاں تک کہ آپ کو ایک بھول کے درخت سے اڑا دیا اور آپ کا
 پیوہ بھی چھین لیا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا یہ اچا اور دیر دید و اگر میرے پاس ان دونوں
 کی کستی کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں سب تم میں تقسیم کر دیتا چوتھی کو نہ بخیل پاؤ گے
 نہ بھول نہ تھوڑے سے دل کا بخاری (مسموم نمبر ۱۵) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے دینیہ (والوں) کے غلام اپنے برتن لائے جنہیں
 بانی ہوتا تھا سوچو برتن بھی پیش کرتے آپ (برکت کیلئے) اس میں اپنا دست مبارک
 دیتے بعض اوقات سردی کی وجہ سے ہوتی تب بھی اپنا دست مبارک پیش کرتے
 (مسموم نمبر ۱۶) ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مزاج نہ
 تھے اور نہ کو سنسنیہ واسے تھے کوئی بات خطاب کی ہوتی تو وہ فرماتے فرماتے شخص کو
 یہ ہو گیا اس کی پیشانی کو خاک لگی اسے جس سے کوئی تکلیف بھی نہیں ہوتی اگر
 سجدہ میں لگ جائے تب تو یہ دعا ہے نماز میں ہونے کی اور نماز میں نہ صیغہ ہے
 بُری باتوں سے روکنے کی دیا (امریہ کی دعا ہوئی) بخاری (مسموم نمبر ۱۷) حضرت ابو
 سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شہرہ میں تھے کہ
 کنواری لڑکی جیسے اپنے پردہ میں ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ سوتیل کوئی بات
 نواز دیتے تھے تو دشمن کے سبب زبان سے نہ فرماتے (مسموم نمبر ۱۸) آپ کے

چہرہ مبارک میں دیکھتے تھے (بخاری و مسلم) نمبر (۱۰) اسود سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر کیا کام کیا کرتے تھے انھوں نے
 کہا کہ اپنے گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے (میں کی کچھ مثالیں لگی حدیث میں آتی ہیں)
 (بخاری) نمبر (۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا
 جوتہ گانٹھ لیتے تھے اور اپنا کپڑا اسی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کر لیتے تھے جو جس
 طرح تم میں مولی آدمی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی کہا کہ آپ
 منجھہ بستر کے ایک شبر تھے دگر کے اندر محذوم اور ممتاز ہو کر نہ رہتے تھے (ابن پیٹر میں
 جو میں دیکھ جیتے تھے کہ شاید کسی کی چڑھ گئی ہو کیونکہ آپ اس سے پاک تھے) اور اپنی
 بکری کا دودھ نکال لیتے تھے (یہ مثالیں میں گھر کے کام کی کیونکہ رواج میں یہ کام گھر
 والوں کے کرنے کے ہوتے ہیں) اور اپنا رزاقی کام بھی کر لیتے تھے (ترمذی) نمبر (۱۲)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو اپنے ہاتھ
 سے کبھی نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو ہاں راہنہ میں جہاں اس سے سنتے ہو
 (مراد وہ مار نہ لیتے جیسے غصہ کے جوش میں عادت ہے) اور آپ کو بھی کوئی تکلیف
 نہیں پہنچائی گئی جس میں آپ نے اس تکلیف پہنچائی نہ الے سے انتقام لیا ہو (بہتہ اگر کوئی
 شخص اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرتا تو اس وقت آپ
 اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے تھے) (مسلم) نمبر (۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ میں آٹھ برس کا تھا اس وقت آپ کی خدمت میں آگیا تھا اور دس برس تک
 میں نے آپ کی خدمت کی میرے ہاتھیں کوئی نقصان بھی ہو گیا تو آپ نے کبھی

ملامت نہیں کی اگر آپ کے گھروالوں میں سے کسی نے ملامت بھی کی تو آپ فرماتے جا
 دو۔ اگر کوئی دوسری بات مقدر ہوتی تو وہی ہوتی (مصباح بلفظہ و ہنقی مع تغیر لیسیر)
 نمبر (۱۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان
 کرتے تھے کہ آپ مریض کی بیمار پرسی فرماتے تھے اور جنازہ کے ساتھ جاتے تھے الخ۔
 (ابن ماجہ و ہنقی) نمبر (۱۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب کسی شخص سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے خود نہ نکالتے تھے یہاں تک
 کہ وہی اپنا ہاتھ نکال لیتا تھا اور نہ اپنا منہ اس کے منہ کی طرف سے پھرتے تھے یہاں تک کہ
 وہی اپنا منہ آپ کی طرف سے پھر لیتا تھا اور آپ کبھی اپنے پاس بیٹھنے والے کیسے نہ اپنے
 زانو کو ٹہرھائے ہوئے نہیں دیکھ گئے بلکہ صوف میں سبکی برابر بیٹھتے تھے ایک مصلوب یہ
 ہو سکتا ہے کہ زانو سے مراد پاؤں ہو چنی آپ کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے تھے ترمذی
 نمبر (۱۶) شمائل ترمذی باب تواضع و باب خلق میں دو لمبی حدیثیں بیان ہیں سے
 جن سے جملے نقل کرتا ہوں حضرت حسینؓ اپنے والد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں تشریف لیجاتے تو مکان میں سب سے پہلے وقت کو تین
 حصوں پر تقسیم فرماتے ایک حصہ شہر و جبل کی عبادت کے لئے اور ایک حصہ اپنے
 گھروالوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات خاص کے لئے پھر اپنے خاص
 حصہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان اس طرح تقسیم فرماتے کہ اس حصہ کے بہرہ کائنات کو
 اپنے خاص حصے کے ذریعہ سے تمام لوگوں تک پہنچاتے دینی اس حصہ میں خاص
 حضرات کو استفادہ کے لئے اب رت تھی پھر وہ عام لوگوں تک ان کے لئے پہنچاتے
 اور اس مذکورہ حصہ امت میں آپ کی عبادت یہ تھی کہ اب انسانی دینی میں علم و عمل کو

رہا (حضری کی) اجازت دینے میں دوسروں پر ترجیح دیتے تھے اور اس وقت کو ان پر بقدر
 ان کی دینی غیبت کے تقسیم کرتے تھے کیونکہ کسی کو ایک ضرورت ہوتی کسی کو دوسری ضرورت ہوتی
 کسی کو تیسری ضرورت ہوتی آپ اسی نسبت ان کیساتھ مشغول ہوتے اور ان کو بھی ایسے کام میں
 مشغول رکھتے جہیں ان کی اور امت کی غیبت ہو چکی ہو مسئلہ اوچھنا اور دنیا مباحات کی اطلاع
 دینا اور آپ کے سب طالب ہو کر آتے اور زغارہ غمی خواندگی کو اپنی کارہائیں کرتے و ردین کے
 ہادی بنائے دیکھتے تھے انھوں نے صاحبزادے کو پھر مدینے اپنے باپ سے آپ کے بارے میں شریف لائیں باپ کو چھ
 دھندوں کی تفصیل بیان کی جسکو میں نے اپنی دوسری حدیث سے نقل کیا ہے حضرت علی
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کشتہ روئے و نرم خور و نرم مزاج تھے آپ جیسا کہ لوگ
 یہ بیان کرتے تھے اور جب آپ کے رو بہ کو کوئی بات کرتا اس کے قانع ہونے تک آپ نہ فرماتے اور
 آپ نہ فرماتے آدمی کی شکوہ اور سوال میں سب تیزی کرنے پر تحمل فرماتے تھے اگر کسی بات میں کہتے
 تھے یہ بڑا کلمہ ہے جس سے بڑھنے متاثر نہ ہو گا کہ دیتے خواہ منع فرما کر یا اللہ کرے یہ سب دیر تک
 تھا مجاہد عام کے ہر وقت تھے تو آپ نے اس سے اور بھی انہیں کیساتھ جو برتاؤ تھا اس کا بھی پتہ بیان کیا
 ہوں کہ جب ان حضرت بوجہ یہودیہ کو دینے کے کسی موقع پر آپ نے پیش کیا یا رسول اللہ
 ان شرکین پر بددعا کیجئے آپ فرمایا میں کوئے دال کر کے نہیں کہیں گی میں تو صرف رحمت بن کر آیا
 ہوں کہ ان کے لئے رحمت آجائے آپ کی ہدایت و نور کے لئے بھی دینے خیر ہی کرنے کی تھی اور بن کر دینے
 کے لئے بھی نہ تھے یہ وہ طریقہ ہے کہ ان کی شرارت سے آپ کی حفاظت فرماتے یہ اور بات ہے کہ
 حضرت علیؓ سے ایک ساقیہ تھی کہ انھوں نے کہا کہ یہ ساقیہ تھی اس قدر اذیت پہنچتی تھی کہ
 آپ جنگ حد کی تکلیف کو بھی زیادہ سخت فرمایا ہے اس وقت جب یہ ساقیہ مار رہی تھی کہ
 فرشتہ سے فرمایا اور اس سے کہو سلام کیا اور عرض کیا کہ تم میں پہلے وہ فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے

مجھ کو آپ پاس بھیجا ہوتا کہ آپ مجھ کو حکم دیں اگر آپ چاہتے ہیں دونوں بہادر و گونہ گاروں
 جس میں سے آپ چاہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ شاید اللہ
 تعالیٰ انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کیساتھ کسی کو شریک
 نہ کریں (بخاری مسلم) ف دیکھئے اگر اس وقت ہاتھ سے بدل لینے کا موقع نہ تھا تو زبان سے کہنا تو آسان
 تھا خصوصاً جب کہ یہ بھی یقین لادیا گیا کہ زبان ہاتھ سے ہی سب نہیں کر دیتے جو دیکھ لگے آپ کے پھر
 بھی شفقت ہی سے کام لیا یہ بہتاؤ ان مخالفین سے تھا جو آپ کے مقابل تھے بعض مخالفین آپ کی رعایا
 تھے جن پر باضابطہ بھی قدرت تھی ان کیساتھ بھی بہتاؤ منئے نمبر (۲۰) حضرت علیؓ سے ایک باضابطہ
 منقول ہے جس میں کسی یہودی کا جو کہ مسلمانوں کی رعیت ہو کر مدینہ میں آیا وہ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ذمہ کچھ قرض تھا اور اس کے ایک بار آپ کو اس قدر تنگ کیا کہ گھر سے اگلے دن صبح تک آپ کو مسجد سے گھر
 بھی نہیں جانے دیا لوگوں کے دھمکانے پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو معاہدہ اور دیگر معاہدہ پر ظلم کرنے سے
 منع فرمایا ہے اسی قسم میں ہے کہ جب بن حنیہ تھا تو یہودی نے کہا اشھدان لا انا لا اشھد
 انک رسول اللہ اور یہ بھی کہا کہ میں نے تو یہ سب اس لئے کیا تھا کہ آپ کی صفت جو توراۃ میں ہے کہ محمد
 عبد اللہ کے بیٹے ہیں آپ کی پیدائش مکہ میں ہے اور حیرت کا مقام مدینہ ہے اور سلطنت شام میں ہوگی
 (چنانچہ بعد میں ہوئی) اور آپ نہ سخت خوب ہیں نہ درخت مزاج ہیں نہ بازاروں میں شور و غل کرنے
 والے ہیں اور نہ بھائی کا کام نہ بھائی کی بات آپ کی وضع ہے مجھ کو اسکا دیکھنا تھا کہ یہ بھول آپ
 وہی ہیں یا نہیں سو دیکھ لیا آپ وہی ہیں، اشھدان لا انا لا اشھد انک رسول
 اللہ بخیر نہ تھی، بجز دو حدیثوں کے جن میں شامل کا نام ہے باقی سب حدیثیں مشکوٰۃ کی ہیں۔
 مشہور ہے۔ اگر انہی تھوڑی سی حدیثوں کو روزمرہ ایک ہی بار پڑھ لیا کریں لیکن دو
 پھر دیکھ لو گے تم کسی حدیث کیسے اچھے ہو جاؤ گے۔ کتبہ اشرف علی ختمہ۔

روحِ شمس

بھائی مسلمانوں کے حقوق کا خالص خیال رکھ کر ادا کرنا،

آیت۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ایمان والے (سب آپس میں ایک دوسرے کے) بھائی ہیں (آگے فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر منہنا چاہئے (آگے ارشاد ہے) اور نہ عورتوں کو عورتوں پر منہنا چاہئے (یعنی جس دوسرے کی تحقیر ہو آگے فرماتے ہیں) اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو مبرے لقب سے پکارو (آگے فرماتے ہیں) اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کے عیب کا سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے (حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو د بلا وجہ) بڑا بھلا کہنا بڑا گناہ ہے اور اس سے د بلا وجہ) لڑنا (قریب) کفر کے ہے (بخاری و مسلم) (حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (لوگوں کے عیوب پر نظر کر کے اور اپنے کو عیوب سے بری سمجھ کر بطور شکایت کے) یوں کہے کہ لوگ برباد ہو گئے تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے (کہ مسلمانوں کو تحقیر سمجھتا ہے) (مسلم) (حدیث) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے چغیر خوردقانونا بدون منراہ جنت میں نہ جاوے گا (بخاری و مسلم) (حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز سب بدتمیز حالت میں (اس شخص کو پاؤں سے)

جو دورو یہ ہو یعنی جو ایسا ہو کہ ان کے منہ پر ان جیسا ان کے منہ پر ان جیسا بخاری
 و مسلم (رحمہ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب
 جانتے ہیں آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی (مسلمان) کا ایسے طور پر ذکر
 کرنا کہ اگر اس کو خبر ہو تو اس کو ناگوار ہو عرض کیا گیا کہ یہ بتلایے کہ اگر میری (اس)
 بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہتا ہوں یعنی اگر میں سچی بھائی کرتا ہوں، آپ نے
 فرمایا اگر اس میں وہ بات ہے جو تو کہتا ہے تب تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ
 بات نہیں ہے جو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا (مسلم) سفیان بن اسود
 حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے
 تھے کہ بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی (مسلمان) کو کوئی ایسی بات کہو
 کہ وہ اس میں تجھ کو سچا سمجھ رہا ہے اور تو اس میں جھوٹ کہہ رہا ہے (ابوداؤد) (مسلم)
 حضرت معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے
 بھائی (مسلمان) کو کسی گناہ سے عار دلانے لے اس کو موت نہ آئے گی جب تک کہ خود
 اس گناہ کو نہ کرے گا یعنی عار دلانے کا یہ دباں ہے اگر کسی خاص وجہ سے ظہور نہ ہو
 اور بات ہے اور خیر خواہی سے نصیحت کرنے کا کچھ ذرا نہیں (ترمذی) (مسلم) حضرت
 وائلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان)
 کی کسی ذبیحہ یا زینہ بری حالت پر خوشی مت نہ کر کبھی اللہ تعالیٰ اس پر عزت
 فرمائے اور تجھ کو مبتلا کرے (ترمذی) (مسلم) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندگان خدا میں سب سے بدتر وہ

لوگ ہیں جو چغلیاں پہناتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈال دیتے ہیں انہیں احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے پوتے (مسلمان) سے نہ (خواد مخواہ) بحث کیا کر اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کر (جو اس کو ناگوار ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کرے (ترمذی) ف البتہ اگر کسی عذر کے سبب پورا نہ کر سکے تو معذرت سے چنانچہ زید بن ارقم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت پورا کرنے کی نیت تھی مگر پورا نہیں کر سکا اور اگر اس نے وعدہ کیا تو وقت پر نہ آ سکا اس کا یہی مطلب ہے کہ کسی عذر کے سبب ایسا ہو گیا تو اس پر گناہ نہ ہوگا (ابوداؤد ترمذی) دیکھئے غیاث مجتہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ سب آدمی تو اسع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر غر نہ کرے اور نہ کسی پر زبرد یا دتی نہ کرے کیونکہ فخر اور قائم بکبر ہی ہے (بخاری) (مسلم) (بخاری) حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری) (مسلم) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوہ اور غریبوں کے کاموں میں سعی کرے وہ درویش ہے اس شخص کے مثل ہے جو جوادیہ سعی کرے (بخاری) (مسلم) حضرت انس بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جو کسی عذر سے اپنے ذمہ رکھے خود کو تیرہ روز کے لیے اور خواہ غیر کا ہو مرنے والوں جنت میں طرح ہو جائے وہ اس کی شہادت کی جاتی ہے اور حج کی تکلیف سے اٹھ کر فرمایا اور دونوں میں تیس روز کی کوئی

کہو کہ نبی اور غیر نبی میں فرق تو ضروری ہے مگر حضور کے ساتھ جنت میں رہنے کی حقارت
 بابت ہے بخاری (۱۵۱) نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی اور باہمی محبت اور باہمی شفقت سے مل جائو
 جیسے درجہ انداز بدن ہوتا ہے کہ جب اس کے ایک ٹھنڈی میں تکلیف ہوتی ہے تو تمام بدن
 بخوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے بخاری و مسلم (۱۶۱) حضرت ابو موسیٰ بنی کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپؐ پاس کوئی سانس یا کوئی تنہا جانتے
 آتا تو آپؐ (ہم سے) فرماتے کہ تم سفارش کرو یا اگر تم کو ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اس
 لئے رسولؐ کی زبان پر چوپڑے حکم دیدے یعنی میری زبان سے وہ آئے گا جو
 تمہاری کوڑ لوانا ہو گا مگر تم کو شفقت کا ثواب ملے گا اور یہ اس وقت مجھ سے
 جس سے سفارش کی جائے اس کو گرائی نہ ہو جیسا یہاں حضورؐ نے خود فرمایا
 بخاری و مسلم (۱۶۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی (مسلم بن ابی ہریرہ) کی مدد
 کے خواہ دو دن مہو خواہ مہو ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ منہ مہو ہو
 مدت بیترتہ دو روزوں مگر نام ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں آپؐ نے فرمایا
 اُس کو غلام سے روک دے یہی تمہاری مدد کرتا ہے اس کا نام ہی بخاری و مسلم (۱۶۱)
 حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک
 مسلمان جو دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اس کا
 ساتھ چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی
 حاجت میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی سختی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ
 قیامت کی سختیوں میں سے اس کی سختی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پرورد

پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کیدن کی پردہ پوشی کرے یگانہ بخاری و مسلم (۱۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ فرمایا آدمی کیلئے یہ شرکافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے یعنی اگر کسی میں یہ بات ہو اور کوئی شرک کی بات نہ ہو تب ہی اس میں شرک کی کمی نہیں مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کی جان اور اس کا مال اور اس کی آبرو یعنی نہ اس کی جان کو تکلیف دینا جائز نہ اس کے مال کا نقصان کرنا اور نہ اس کی آبرو کو کوئی صدمہ پہنچانا مثلاً اس کا عجیب کھولنا اس کی غیبت کرنا وغیرہ (مسلم) (۲۰) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات پاک کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ (پورا) ایمان دار نہیں بنتا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کیلئے وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے بخاری و مسلم (۲۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہ جاوے گا جس کا پڑوسی اُس کے خطرات سے مطمئن نہ ہو یعنی اس سے اندیشہ ضرر کا لگے رہے (مسلم) (۲۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے عمر و ایسی عزت نہ کرے اور نہ بیکلام کی نصیحت نہ کرے اور نہ سے کام سے منع نہ کرے کیونکہ یہ بھی مسلمان کا حق ہے کہ موقع پر اس کو دین کی باتیں بتا دیا کرے گزیرہ می اور تہذیب (ترمذی) (۲۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کیسا منے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہوتی ہو اور وہ اس کی حمایت پر قادر ہو اور اس کی حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی حمایت فرماوے گا اور اگر اس کی حمایت نہ کی جائے گا اس کی حمایت پر قادر نہ ہو

اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اس پر گرفت فرمائے گا (شرح منہ) (۲۴) خفیبہ بن عامر رضی
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کا کوئی عیب
 دیکھے پھر اس کو چھپائے (یعنی دوسروں سے ظاہر نہ کرے) تو وہ ثواب میں ایسا ہوگا
 جیسے کسی نے زندہ درگور لڑکی کی جان بچالی (کہ قبر سے اُس کو زندہ نکال لیا) (احمد و
 ترمذی) (۲۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے پس اگر اُس اپنے بھائی میں کوئی
 گنہگار بات دیکھے تو اس سے (اس طرح) دور کرے (جیسے آئینہ داغ و بہرہ چہرہ کا اس
 طرح عماق کر دیتا ہے کہ صرف عیب والے پر تو ظاہر کر دیتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا)
 اسی طرح اس شخص کو چاہئے کہ اس کے عیب کی خفیبہ طور پر اصلاح کرے (فطیحت نہ کرے۔
 ترمذی) (۲۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو (یعنی یہ شخص اس کے مرتبہ کے موافق برتاؤ کرو
 سب کو ایک ٹوڑی مت بنو) (ابوداؤد) (۲۷) حضرت ابن عباسؓ سے روایت
 ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ شخص
 دپورا ایماندار نہیں جو خود اپنے پیٹ بھرے اور اس کا پیڑوسی اس کی برابر میں
 بھوکا رہے (یعنی) (۲۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن امت (اور دین) کا ٹھکانہ (اور فائدہ) ہے اور اس شخص
 میں خیر نہیں جو کسی سے نہ خود انفتکے اور نہ اُس سے کوئی الفت رکھے (یعنی
 سب سے روٹھا اور ایک سب سے میل ہی نہ ہو باقی دین کی حقیقت کے لئے
 کسی سے تعلق نہ رکھنا یا کم رکھنا وہ اس سے مشتت ہے) (احمد و بیہقی) (۲۹) حضرت

نفس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری
 اہست میں سے کسی کی حاجت پوری کرے صرف اس نیت سے کہ اس کو مسرور
 اور خوش کرے۔ سو اس شخص نے مجھ کو مسرور کیا اور جس نے مجھ کو مسرور کیا
 اس نے اللہ تعالیٰ کو مسرور کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو مسرور کیا اللہ تعالیٰ
 اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بیہقی) (مسلم) نیز حضرت انس سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی پریشان حال آدمی کو
 امداد دے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے تین سو مغفرت لکھے گا جن میں ایک مغفرت
 تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لئے (کافی) ہے اور بہتر مغفرت قیامت
 کے دن اس کے لئے درجات ہو جائیں گے (بیہقی) (مسلم) حضرت ابوہریرہ
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی مسکین اپنے
 بھائی کی بجائے کسی کریم یا ایسے ہی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے تو بھی پاکیزہ ہے اور تیرا چہنچ بھی پاکیزہ ہے تو نے جنت میں اپنا منہ
 بنایا ہے (ترمذی) (مسلم) حضرت ابوالیوب انصاری سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ
 اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلیق کرے اس طرح سے کہ دونوں مل جلے
 یہ ادھر کو منہ پھیرے اور وہ ادھر کو منہ پھیرے اور ان دونوں میں اچھڑاؤ
 شخص ہے جو پہلے سلام کرے (بخاری و مسلم) (مسلم) حضرت ابوہریرہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کو بدگمانی سے
 کہ گمان سب سے چھوٹی بات ہے اور کسی کی مخفی حالت کی گریہ مت کرو نہ اچھی

دست کی اور نہ برسی حالت کی اور نہ دھوکہ دینے کو کسی چیز کے دام بڑھاؤ اور نہ
 آپس میں حسد کرو نہ بغض رکھو اور نہ پیچھے پیچھے غیبت کرو اور اے اللہ کے بندو
 سب بھائی بھائی ہو کر رہو اور ایک روایت میں ہے نہ ایک دوسرے پر شک
 کرو (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ ہیں اس وقت انہی چھ کے
 ذکر کا موقع تھا عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا جب اس سے
 ملنا ہو اس کو سلام کرو اور جب وہ تجھ کو بلائے تو قبول کرو اور جب تجھ سے
 خیر خواہی چاہے اس کی خیر خواہی کرو اور جب چھینکے اور اٹھ رہے تو
 یہ جھک کر کہہ اور جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرو اور جب مری جائے
 اُس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ (مسلم) حضرت صدیق کہتے ہیں روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس میں سے جو کسی مسلمان کو ضرر
 پہنچائے یا اس کے ساتھ فریب رکھے دوزخی ہے یہ سب حدیثیں شریفہ ہیں
 یہ تو ہم مسلمانوں کے کثیر الوقت حقوق ہیں اور ان اسباب سے ان کے خاتم
 حیات سے ان کے حقوق بھی ہیں جن کو میں نے بتا دیا ضرورت رسد حقوق
 اسلام میں نکتہ یا سب کے ادا کی خوب کوشش کرو کہ اس میں
 جنت پر واپسی ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشتے۔

کتبہ اشرف علی غفرلہ

روح و جسم

اپنی جان کے حقوق ادا کرنا جس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری جان بھی اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جو ہم کو بطور امانت کے دے رکھی ہے اس لئے اس کے حکم کے موافق اس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے اور اس کی حفاظت ایک یہ ہے کہ اس کی صحت کی حفاظت کر دو دوسرے اس کی قوت کی حفاظت کرے تیسرے اس کی جمعیت کی حفاظت کرے یعنی اپنے اختیار سے ایسا کوئی کام نہ کرے جس میں جان میں پریشانی پیدا ہو جائے کیونکہ ان چیزوں میں خلل آجانبی سے دین کے کاموں کی ہمت نہیں رہتی نیز دوسرے حاجت مندوں کی خدمت اور امداد نہیں کر سکتا نیز کبھی کبھی ناشکری اور بے صبری سے ایمان کھو بیٹھتا ہے اس بارے میں چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نعمتوں کے شمار میں ارشاد فرمایا جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے کوشفادیتے (شعرا۱) ف اس سے صحت کا مطلوب ہونا صاف معلوم ہوتا ہے (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان (دشمنوں) کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے قوت بیکار رکھو (انفال) ف اس میں قوت کی حفاظت کا صاف حکم ہے مسلم میں غنیمہ بن عامر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تفسیر تیرا انداز ہی کے ساتھ منقول ہے اور اس کو قوت اس لئے فرمایا کہ اس سے دین اور دل میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور اس میں دوڑنا جتنا گنا جو پڑتا ہے تو بدن میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور یہ اس زمانہ کا ہتھیار تھا اس زمانہ میں جو ہتھیار ہیں وہ تیر کے حکم میں ہیں اور اس مضمون کا بقیہ حدیث مسالک کے ذیل میں آئے گا (۳) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مال کو بے موقع مت اڑانا

ف مال کی تنگی سے جان میں پریشانی ہوتی ہے اس پریشانی سے بچنے کا حکم دیا گیا اور
 جن امور سے اس سے بھی زیادہ پریشانی ہو جائے ان سے بچنے کا تو اور زیادہ حکم
 ہو گا اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا آگے حدیثیں ہیں (علی) عبداللہ بن
 عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشب بیداری اور
 نفل روزہ میں زیادتی کی ممانعت میں فرمایا کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور
 تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے (بخاری و مسلم) ف مطلب یہ کہ زیادہ محنت کرنے سے
 اور زیادہ جگنے سے صحت خراب ہو جائے گی اور آنکھیں آشوب کر آئیں گی (علی)
 حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارہ میں کثرت سے
 لوگ ٹوٹے میں رہتے ہیں (یعنی ان سے کام نہیں لیتے جس سے دینی نفع ہوتا ایک صحت
 دوسری بے فکری (بخاری) ف اس سے صحت اور مفکری کا ایسی نعمت ہونا -
 معلوم ہوا کہ ان سے دین میں مدد ملتی ہے اور بے فکری اس وقت ہوتی ہے کہ کافی
 مال پاس ہو اور کوئی پریشانی بھی نہ ہو تو اس سے افلاس اور پریشانی سببے رنج
 کی کوشش کرنے کا مضبوط ہونا بھی معلوم ہوا (علی) عمرو بن مہیون اور سی و سی و سی
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا پانچ
 چیزیں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنا لو جوانی
 کو بوڑھاپے سے پہلے (غنیمت سمجھو) اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مالداری کو
 فلاس سے پہلے اور بے فکری کو پریشانی سے پہلے اور نہ ندگی کو مرنے سے پہلے -
 زترمندی) ف معلوم ہوا کہ جوانی میں جو صحت و قوت ہوتی ہے وہ اور مفکری
 اور مالی کنجاشی بڑی نعمتیں ہیں (علی) عبید اللہ ابن جحشؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان میں زہر پڑی ہو (یعنی اس میں زہر اور اپنے بدن میں بیماری سے) غافیت میں ہو اور اس کے پاس اس دن کے کھانے کو ہو جس سے بھوکا رہنے کا اندیشہ نہ ہو تو یوں سمجھو کہ اس کے لئے ساری دنیا سمیٹ کر دیدی گئی (ترمذی)۔ اس سے بھی صحت اور امن و غافیت کی مطلوب ہونا معلوم ہوا (مسند) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح دعا کو اس لئے غلب کرے کہ مانگے سے پی رہے اور اپنے دل و جان کے ادا اے حقوق کیسے) کمایا کرے اور اپنے پڑوسی پر توجہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے پانچ جیسا ہوگا اور بہت سی وابستہ ایمان و ایمان معلوم ہوا کہ کعب بن بقرہ ضرورت دین پیارے کیلئے اور ادا اے حقوق کے لئے بڑی فضیلت ہے اور اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔ (مسند) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا کی سب سے بڑی رشتہ داری جس کا کہ حکم ہے نہ حلال کو حرام کرنے سے ہو اور نہ مال کے ضائع کرنے سے اور زہر نہی و ابن ماجہ و مسند اس میں صاف بتائی ہے مال کے برباد کرنے کی چونکہ اس سے جمعیت باقی رہتی ہے (مسند) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاری ہیں اور بیماری کے لئے دوا بھی بنائی سو تم دوا لینا کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو (ابوداؤد)۔ اس میں مدافہ کم ہے تخصیص صحت کا (مسند) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوش ہے اور رگیں اس کے پاس غذا جس کے لئے آتی ہیں کہ اگر معدہ درست ہو تو وہ رگیں صحت لیکر آتی ہیں اور اگر مودہ

اپنی حق بات اور حقائق کی تائید ثابت ہوتی ہے۔ اہل بیت حضرت ابوالمہدی
 محمد علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ابن زبیر
 وارے سے فرمایا کہ اپنا ہتھیر ساتھ لے کر مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اندر لے جا۔ پھر اس شخص نے بتایا کہ یہاں ایک آدمی تھا جس کا نام ابی
 حنیفہ تھا جس کا موقع یہ رہا کہ وہ ہمیشہ ہمارے پیچھے رہتا تھا۔ اس نے
 ساتھ رکھنے کا اس سے شکوت ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت
 ہے کہ ہم لوگ بدر کے دن تین تین آدمی ایک اونٹ پر تھے اور ابو لبابہ اور
 حضرت علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شراب سوار تھے جب حضور اقدس کے
 چلنے کی باری آئی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیادہ نہیں سگاہے
 فرماتے تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ تو اب سب سے زیادہ نہیں
 ہوں (یعنی پیادہ چلنے میں) تو زبیر اس کی مجھ کو بھی راحت سے (شرح سنہ)
 اس سے شکر ہے کہ ابی حنیفہ کی بھی وادہ نہ ہو۔ (ابن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
 زیادہ آگے نہیں بھیجا تھا۔ فرماتے تھے کہ تم کو حکم دیتا تھا کہ کچھ بھی نہ کہو۔ یا تو ابی حنیفہ
 کہیں (ابو داؤد) اس میں بھی وہی بات ہے جو اس سے پہلے درج ہے۔ (ابن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمگی سے گزر کر داؤد موٹا چلے کہدا اور تنگے پاؤں پہن
 کر در جمع القوائد از کبیر و او منہ) اس میں بھی یہی مضبوطی و جفاکشی و
 کڑی (منہ) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

پھر سب یہ لوگ آپ کے ساتھ سجدہ کر لیں (یعنی ایک رکعت پوری کر لیں) تو یہ لوگ زمین پر
 لیٹے تھکے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ جنہوں نے بھی نماز نہیں پڑھی یعنی
 شروع بھی نہیں کی وہ بجائے اس پہلے گروہ کے امام کے قریب آجائیں اور آپ کے
 ساتھ نماز کی ایک رکعت جو باقی رہی ہے اس کو پڑھ لیں یہ تو ایک ایک رکعت
 ہوتی اور دوسری رکعت اس طرح پڑھیں گے کہ جب امام چار رکعت پڑھا
 تو وہ گروہ اپنی ایک ایک رکعت بطور خود پڑھ لیں اور اگر امام چار رکعت
 پڑھتے تو ہر گروہ کو دو دو رکعت پڑھانے اور دو دو اپنے طور پر پڑھ لیں اور مغرب
 میں ایک گروہ کو دو رکعت پڑھانے اور ایک گروہ کو ایک رکعت ف غور کہ نماز
 کس درجہ ضروری چیز ہے کہ ایسی کشاکشی میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں دینی
 مگر ہماری مصلحت کے لئے اس کی صورت بدل دی (مگر) اے ایمان والو جب تم
 نماز کو اچھے آگے دینا اور غس کے حکم سے پھر ارشاد ہے کہ اگر تم بیمار ہو اور
 پانی کا استعمال ضرور آگے اور عندوں کا بیان ہے جن میں پانی نہ ملنے کی بھی ایک
 صورت ہے تو ان میں (تم پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو و شروع ہو رہا ہو یا نہ ہو
 دیکھو بیمار میں اگر پانی سے نقصان ہو یا پانی نہ ملتا ہو تب تو وضو اور غسل کی
 جگہ تیمم ہو گیا ایسے ہی نماز میں آسانی ہو گئی کہ اگر کھڑا ہوں مشکل ہو تو بیٹھا ہوں
 ہو گیا اگر بیٹھتے سے بھی تکلیف ہو تو لیٹا جائز ہو گیا لیکن نماز سات نہیں ہوئی
 (مگر) شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی وجہ میں یہ بھی فرمایا اور شیطان یوں
 پامنا ہے کہ اس شراب اور جوئے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز
 سے جدا کر دے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا مرتبہ افضل طریقہ ہے تم کو باز رکھے و شروع و اذا

روح و وارو

مسجد بنانا اس میں اس کے بنانے میں ہر مال سے یا جان سے اور اس کے لئے زمین دنیا اس کی ٹوٹی پھوٹی کی مرمت کرنا سب آئیاں اور اس کے حقوق میں یہ سب باتیں آگئیں (یعنی رمل) اس میں ہمارے پختہ خاص کر جماعت کے ساتھ رمل اس کو صاف رکھنا (رمل) اس کا ادب کرنا (رمل) اس کی خدمت کرنا (رمل) وہاں کثرت سے حاضر رہنا اس کے متعلق کچھ آیتیں اور ہدایتیں لکھتا ہوں۔

آیات (رمل) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اس شخص سے زیادہ اور کون حل غم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں اس کا ذکر اور عبادت کے جانے سے بندش کرے اور ان کے دیران ہونے میں کوشش کرے (رمل) ہاں مسجد کی مسجدوں کو (حقیقتہً) آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اشریہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز پابندی کرتے ہوں ورنہ وہ جہنم میں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ دوست ہوں۔ ایسے لوگوں کے توقع (یعنی خدا) ہے کہ اپنے مقصود (یعنی جنت) پہنچ جائیں اور یہاں اس آیت میں مسجد کے آباد کرنے والے کیلئے خوشخبری ہے۔ ایمان اور جنت کی جتنا پیہر ہو مسجد عذرئی سے ثابت ہے کہ سوال اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ کسی شخص کو دیکھو کہ نماز پابندی رکھتا ہے اور اس میں اس کی خدمت کا خیال اور وہاں حاضر باشی کا خیال سب آئیاں تو تم ان کے ایمان کی گواہی دے دو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ میری امت ہیں۔

اور دنیا خیر نہ دے، اور اس کے لئے دعا کی پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔ ابن
 ابی وریق زکیہ، اندر ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو نے کس عمل
 کو زیادہ فضیلت کا پایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھانڈ دینے کو اور ابوالفتح ابی ہانیہ
 نے فرمایا کہ مسجد میں چھوٹے چھوٹے کی بدولت ایک غریب گناہ بخش کی جس کی مسکنہ
 روایت ابن ابی اسد سے ہے کہ اس کی بدولت کی بھی ایسی حدیثیں روایت میں ہیں کہ اس کی بدولت کی
 کی بھی حدیثیں روایت میں ہیں کہ اس کی بدولت کی بھی ایسی حدیثیں روایت میں ہیں کہ اس کی بدولت کی
 نہ ہونے پر کی شکایت بھی فرمائی پھر پھر تشریف لے گئے اور اس پر جہاد کی نماز پڑھی
 اور پھر راقش کی خصوصیت تھی اور اس کے لئے دعا فرمائی پھر حضور کے پوچھنے پر
 جو اس نے اس کی کتنی بڑی فضیلت بیان کی افسوس اب مسجد میں جھانڈ دینے کو
 ایک غریب اور دولت جنت میں (مسک) ابو تریدافہ سے ایک بڑی حدیث میں روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے کوڑا کھاڑنا کالنا پڑی آنکھوں
 کی نور میں کا آہر سے بد طریقہ اپنی کہیں (مسک) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں ایسی چیز باہر کر دی جس سے
 عینت ہو تو اس کی ریت کو اب اس کا شعلہ اعلیٰ فرشتے سے اٹک کر تھیں اللہ تعالیٰ اس کے
 عینت میں ایک عہد بنائے گا ابن ابی ریحہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
 جب کہ وہ مسجد میں تھیں اس وقت کہ مسجد میں مسجد بنائے گئے اور ان کو عینت
 کے لئے کہہ فرمایا کہ مسجد میں مسجد بنائے گئے اور ان کو عینت کے لئے کہہ
 فرمایا کہ مسجد میں مسجد بنائے گئے اور ان کو عینت کے لئے کہہ فرمایا کہ
 مسجد میں مسجد بنائے گئے اور ان کو عینت کے لئے کہہ فرمایا کہ مسجد میں
 مسجد بنائے گئے اور ان کو عینت کے لئے کہہ فرمایا کہ مسجد میں مسجد بنائے گئے

Handwritten text in Persian script, likely a manuscript page. The text is dense and covers most of the page, written in a cursive style typical of historical Persian documents.

وہ نورانی حیرت و جلال سے آجائے اور احادیث سے ثابت ہوا یہ ہے۔
 (ب) کہ برقی چھوٹی ہستی میں وہاں کی ضرورت کے موافق مسجد بنانا چاہیے۔
 (ب) اگر وہ وہاں رہتا اور وہاں زمین میں ہو۔

(ج) مسجد کو اب کیسے بنانی اس کو پاک عذاب رکھے اس میں جھاڑو دیا کرے اس کی
 ضرورت خودت کہ خیال رکھے۔ بدو درجہ میں تہا کو وغیرہ چہ کہ اگر یا ایک اس میں نہ
 وہاں دنیا کا کوئی کام نہ ہو۔

دوسرے امور کو نہ مسجد بنانا چاہیے اور بدو درجہ کے جس نہ چھوڑنا چاہیے۔
 مسجد بنانا اگر چہ ہی سے نہ تہا چھوڑنے میں بھی نہ تہا کہ آپس میں تہا ایک اور
 کہ وہاں مسجد بنانا کی وجہ سے ہی اس کا تہا ہو تا ہے چہ ایک بار حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی حشر و شرف کی نماز میں نہیں پایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
 یہ بیان کہ ایک بار وہاں کے درمیان تہا و زمین کی اس سے پوچھا میں نے کہا
 کہ مسجد بنانا اس کے لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہاں بھی نہ کر کیا ہے۔

وہاں مسجد بنانا اگر چہ ہی سے نہ تہا چھوڑنے میں بھی نہ تہا کہ آپس میں تہا ایک اور

یہ مسجد بنانا اس کے لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہاں بھی نہ کر کیا ہے۔
 وہاں مسجد بنانا اگر چہ ہی سے نہ تہا چھوڑنے میں بھی نہ تہا کہ آپس میں تہا ایک اور

یہ مسجد بنانا اس کے لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہاں بھی نہ کر کیا ہے۔
 وہاں مسجد بنانا اگر چہ ہی سے نہ تہا چھوڑنے میں بھی نہ تہا کہ آپس میں تہا ایک اور

انصاف علی

اس کا ذکر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھیں ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ
 کی رحمت پہنچا دیتا ہے اور ان پر عہد کی کیفیت اترتی ہے (مسم) (۱) حضرت ابو موسیٰؓ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہو اور
 ہر شخص کا ذکر کرتا ہو ان کی حالت زندہ اور مردہ کی سی حالت ہے یعنی پہلے شخص زندہ اور
 دوسرا مردہ ہے۔ (۲) کیونکہ کبریا کی زندگی ہے، اللہ کی یاد ہے یہ نہ تو روح مردہ ہے
 نہ جی۔ (۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے ریحی اپنی بندہ کی ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر
 کرتا ہے پھر اگر وہ اپنے پی میں میرا ذکر کرے، میں اپنے پی میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ
 جمع میں میرا ذکر کرے تو میں اس کا ذکر ایسے مجمع میں کرتا ہوں جو اس مجمع سے ہٹ کر ہوتا ہے یعنی
 وہ مجمع میں نہیں ہے۔ (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰)
 (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰)
 (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰)
 (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰)
 (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

جو شخص کسی بندہ بھیجے جس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر گناہ ہوگا اور
جو شخص کسی جاگہ بیٹھے جس میں اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ تعالیٰ سے سب گناہوں کا بدلہ دے گا اور اللہ تعالیٰ سے
یہ ہے کہ کوئی موقع اور کوئی حالت ذکر سے خالی نہ ہونا چاہئے (۱) عبداللہ بن مسعود
روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! سلام کے شرعی اعمال مجھ پر ہیں یا دوسرے کے؟
نفل اعمال ہیں کیونکہ ان کی عبادت تو بہت نہیں ہے بلکہ یہ کہ تو اس کے کام آتے ہیں کہ نہ کہ
یاد رکھنا اور عمل کرنا مشکل ہی اس لئے آپ محمد کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ اس پر پابند ہو جاؤں
دور و سب کے بدلہ میں کافی ہو جائے آپ نے فرمایا اس کی پابندی کیلو کہ تم ہمارے بارگاہ
اللہ کے ذکر سے ترسے (یعنی ملتے رہے) (ترمذی و ابن ماجہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا بندوں میں سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے
نزدیک سے برتر کون ہے آپ نے فرمایا جو اللہ کے ذکر کرے وہ ہے اور جو غور کرے
وہ ہے (شرح تشریح) ذکر کرنے والی ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اور جو شخص اللہ کی راہ میں
کرے (کیا یہ) اس سے بھی افضل ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص کفار و مشرکین میں سے قدرتیوار
نہے کہ تلوار بھی ٹوٹ جائے اور یہ شخص بھی تمام خون میں رائے نہ ہو جائے اللہ
کا ذکر کرنے والے درجہ میں اس سے بھی افضل ہے (احمد و ترمذی) ف وجہ ظاہر ہے کہ جہاد و غزوہ
ہی کی یاد دہانی ہے مقرر ہوا ہے جو جہاد و غزوہ کیسے مقرر ہوا ہے (سورۃ حج) آیت: الذین ان
مکان ہم میں اس وقت ذکر ہے تو یاد آئے ہوئی اور اس کا افضل ہونا ظاہر ہے (۲) حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر شخص کی ایک
تقصیر ہے اور کوئی شخص اللہ کا ذکر کرے (یعنی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر روز
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میری تعظیم کرو اور میری تعظیم کرو (۳) اللہ کے

روح پاک

[illegible]

بربادی یا بے برکتی اور آخرت میں نفع (ج) زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز و روزہ وغیرہ
بھی مقبول نہ ہوتا (د) زکوٰۃ نہ دینے والے کی الت منافع کے مشابہ ہونا جس کا بیان
(ع) کے ذیل میں گذرا (د) زکوٰۃ کا حقوق العباد کے مشابہ ہونا جیسا کہ (ع) کے
ذیل میں گذرا اس سے اس کی تائید دوسری عبادتوں سے اور زیادہ بڑھ گئی اجماع
ضروری و نمایاں زکوٰۃ کے متعلق کہتا ہے: ہر چیز (مضمون) جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض
ہے وہ کئی چیزیں ہیں ایک چاندی ہونا خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو خواہ نوٹ کی شکل میں
پھر خواہ اپنے قبضہ میں ہو نہ کسی کے ذمہ اور ہمارے ہر جس کا اپنے پاس ثبوت ہو یا وہ
لینے والا اقرار ہی ہو خواہ چاندی سونے کے برتن یا زیور یا پانکھٹہ ہو۔ اگر صرف
چاندی کی چیزیں ہوں تو وزن میں سنبھلے پتوں و روپیہ کی برابر ہو جائے۔ اور اگر چاندی
کیساتھ کچھ سونے کی بھی چیزیں ہوں تو سونے کے ذمہ چاندی کے وزن کیساتھ مل کر ہی سب
چوتن روپیہ کے برابر ہو جائے تو جس وزن سے ان چیزوں کا ٹانگ ہو ہے اس کے مساوی
گذرنے پر اس کا پانکھٹہ حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ اگرچاس روپیہ کے
برابر بھی مالیت ہو تب بھی سو روپیہ زکوٰۃ کا دیر سے اور دوسری چیز جس میں زکوٰۃ فرض
ہے سوداگری کا مال ہے جب وہ قیمت میں آتے ہیں جس کا ابھی بیان ہوا ہے اور اس قیمت
کی مقدار سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسکینوں میں کتنے ایسے لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ فرض
ہے کیونکہ اتنے زیور سے یا سوداگری کی اتنی مالیت بہت کم طرفی ہوں گے گروہ سے
نافی ہیں سو اس کے غور خیال کرنا چاہئے تیسری چیز یہ ہے اسٹیا کے مٹیس چھڑکیاں
یا تکیوں پر روزہ در بچھ کر رکھنے کیلئے پار ہو اور وہ چھڑکیں چرتے ہوں چونکہ اس ملک
میں گروہ کے لئے روزانہ کی تعداد جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے نہیں کبھی کسی کو ضرورت

ہو یا دوس سے پوچھ لے چھٹی چیز غنہ کی زمین کی پیداوار ہے اس کے مسائل بھی معلوم
 ہے پوچھنے والوں پر پانچویں حصہ قرضہ جو غنہ کی زمین کی پیداوار ہے اس کے مسائل بھی معلوم
 واجب اور بعض ایسے مخصوص پر بھی واجب ہے جو پر زکوٰۃ واجب نہیں اس کی بھی کسی
 طرح سے پوچھ لیں یہ اپنی طرف سے اور بالغ جوان کی طرف سے دینا چاہئے دوسرے حصہ غنہ
 کے زیادہ زکوٰۃ کے حق پر اپنے غریب شریعت داروں کو ہستی میں ہوں یا دوسری چیز
 ان کے بعد اپنی ہستی کے دوسرے غریب لیکن اگر دوسرے ہستی کے لوگ زیادہ غریب ہوں
 پھر ان ہی کا حق زیادہ ہے مگر حب زکوٰۃ دینا ہو وہ نہ ہی باقی ہوں یا نہ ہو وغیرہ اور
 زکوٰۃ دینے والے کے بارے میں داد و ادائی یا تانائلی یا اولاد یا میسرابی لگتے ہوں
 اور کتب یا مسجد میں لگا دے بھی درست نہیں ہتھ پڑتے والے کو اگر دوسرے سے
 لے کر اس کو کفن میں لگائے یا نہ لگائے کیا انتہا ہوگا اور اسی طرح سرشت یا ہر سرشت
 دینا درست نہیں ہتھ پڑتے والوں اور کفن و دفن سے پوچھنے سے قرضہ زکوٰۃ اس
 شریعت میں لگتا ہے تو دوسرے کو بھی اسی طرح پوچھنے سے قرضہ زکوٰۃ
 ہوتا ہے یا نہیں یہاں تک کہ اس کی زیادہ پوچھ لیں کہ وہ قرضہ
 سبب قرضہ اور زکوٰۃ اس کی طرف سے اگر مالدار اور شریعت داروں کی زمین درست
 کیے دینے میں دیر کرے رہے تو اس کی زکوٰۃ سے اس کی دھوئی ہوئی زمین
 میں لگا کر دینا ہوگا نہ ہتھ پڑتے ہوں تو دوسرے کو قرضہ زکوٰۃ
 میں پوچھنے سے قرضہ زکوٰۃ سے قرضہ

بمختلف طریقوں سے

میں دیکھے یہ بھی صدقہ ہر کوئی اچھی بات جس سے کسی کا بھلا ہو جائے، یہ بھی صدقہ ہر جو حق پر نماز کی
 طرف اٹھائے وہ بھی صدقہ ہر کوئی تکلیف کی چیز پر ستم کرے یہ بھی صدقہ ہر (بخاری و مسلم) ف
 مسلم کی ایک سری حدیث میں اسکا شرح آئی ہے کہ گنتی کے قبل، نماز کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ میں جس
 شخص نے روزہ اتنی نیکیاں کیں اس اپنے کو دو سو ست بیایا دعا حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا صدقہ یہ ہے کہ کوئی آدمی دودھ دانی کیسکو مائی دینے کے
 اور سیطرے بکری دودھ دانی کیسکو مائی دینے سے اس طرح کہ وہ اس دودھ پیتا ہے جب دودھ نہ
 رہے (لوٹائے) جو ایک برتن صبح کو بھرے ایک برتن شام کو بھرے (بخاری و مسلم) دعا حضرت عائشہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگے یا کوئی کھیتی بونسے
 پھر اس میں کوئی انسان یا پرندہ یا چرندہ جانور کھائے وہ بھی اس کیلئے صدقہ ہوگا (بخاری و مسلم) اور
 مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر سے ہے کہ جو آپس سے چوری ہو جائے وہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے ف
 مالک نے چور کو نفع پہنچانیکا ارادہ نہیں کیا پھر بھی صدقہ کا ثواب ملنا یہ کتنی بڑی رحمت ہے کہ
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بد چلن عورت کی اس پر
 بخشش ہوگئی کہ اسکا ایک کتہا پر گند ہوا جو ایک کنویں کے کنارہ زبن لٹکائے ہوئے تھا پینے سے رک
 ہو گیا تھا اس عورت نے اپنا چمڑا کا موزہ نکال اور اسکو اپنی اوڑھنی میں باندھا اور اس کو لے
 پانی نکال دیا اور اسکو پیرایا اس سے اسکی بخشش ہوگئی عرض کیا گیا کہ کیا تم یوں بزرگوں کی خدمت کرنے
 کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا جتنے ترکہ دے اسے ہیں (یعنی باندہ رہیں) ان سب میں ثواب ہے
 (بخاری و مسلم) ف مگر جو موزی جانور میں جیسے سانپ بچھا انکا حکم بخاری و مسلم کی دوسری حدیثوں
 میں آیا ہے کہ انکو قتل کر دو (باب المہرم بحیث بن الصبیہ) دعا حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری عبادت کرو اور کھانا کھا یا کرو اور مسلمان کو غلام

اعداد کا وزن ساری خاکہ کی تہذیب سے مندرجہ ذیل اور ساری ممالک کے
 کی بھی نسبت ثابت ہوئی ہے۔ حضرت محمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کچھ زمانے تک فرمایا ہیں کہ میں یہ رسول اللہ بنوں کے وہی رہا ہوں جسے اللہ تعالیٰ کے اخیر میں جو کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہی رسول اللہ ہے جس کو دیتا ہوں حالانکہ زمانہ
 شخص کو اس کی زبان محبوب ہو جائے۔ اس کے بعد وہ دیتا ہوں کہ اس کے لئے
 تو وہ اسلام پر قدم نہ رکھے اور اس کے لئے (مترجم) اس کے لئے اس کے لئے اور اس کے لئے
 کیونکہ یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 بہر حال یہ کہ شیعہ ہوتے ہیں کہ اگر امروں کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اور اگر کسی اور ان کو آرام پہنچانے کی کیفیت ثابت ہوئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو سنی دین دیکھا ہے جس نے
 تعالیٰ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کی تہذیب اور سنی لگی ہے۔ یہ کہ ایسا کہ غیبی شہادتیں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کی بھی نسبت ہوئی ہے۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 معذوم ہے کہ اور ایسی ہی اور بہت کام ہیں جو سب سب ایک آیت اور ایک حدیث
 میں جمع ہیں آیت ایک دوسری کی مدد کر دیتی ہے اور دوسری کے کاموں میں مدد دیتی
 حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب آدمیوں سے زیادہ
 وہ پیار سے جو آدمیوں کو زیادہ سے زیادہ (تہذیب) اللہ تعالیٰ ہم سب کو
 توفیق دے۔
 اشرف علی

روح نشان روزہ

ملقب باب الزیاد

روزے رکھنا خاص کر فرضِ روزے رمضان کے اور واجب روزے رکھنا روزہ بھی مثل نماز و زکوٰۃ کے اسلام کا ایک کن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے چنانچہ افرایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا اور (۲) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ ہے جو روحِ چہارم کے پیش گندہ چلی ہے جس سے معنوم ہوتا ہے کہ اگر نماز و زکوٰۃ حج مسب کرتا ہو مگر روزہ نہ رکھتا ہو انکی نجات کیسے کافی نہیں (روزہ میں ایک خاص بات ایڈ ہے جو کسی عبادت میں نہیں وہ یہ ہے کہ چونکہ روزہ ہونے یا نہ ہونے کی بجز اللہ کسی کو خبر نہیں ہو سکتی اس لئے روزہ وہی رکھیں گے جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوگا اور اگر فی الحال اس میں کچھ جو کمی ہوگی تو تجربہ سے ثابت ہے کہ محبت و عظمت سے کام لے کر یہ محبت و عظمت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے روزہ رکھنے سے یہ کمی پوری ہو جاتی اور ظاہر ہے کہ جس کے دامن خدا تعالیٰ کا خوف اور محبت ہوگی وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا تو روزہ رکھنے میں کمی مضبوطی کی نہ صیت ثابت ہوگی انکی دوسد شیوں میں اسی بات کو اس طرح فرمایا (۳) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی کے سب اعمال اس کیسے ہیں مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے (بخاری، ایک اور روایت میں حق تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا اپنا پینا اپنی نسانی خواہش (جو بی بی سے متعلق ہے) میری وجہ سے چھوڑ دینا ہے (بخاری) اور اس حدیث کی تفصیل

ایک دوسری حدیث میں آئی ہے (۵) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا میرے لئے چھوڑ دیتا ہے اور پیامبر کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی لذت میرے لئے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی بی بی کے لئے میرے لئے چھوڑ دیتا ہے یعنی اپنی خواہش اس کے پوری نہیں کرتا۔

ابن خزیمہ (۶) ان حدیثوں اور دلی بات ثابت ہو گئی اور اسی لئے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی چیز فرمائی ہے۔ میں گذرا اور اسی خصوصیت مذکورہ کے سبب روزہ کو اگلی حدیث میں بڑی تاکید سے سب علموں میں بے غلط فرمایا دینا چاہیے (۷) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کسی بڑے عمل کا تلمذ دیجئے فرمایا روزہ کو یونکہ کوئی عمل اس کی برائی نہیں ہے (دوبارہ) عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کسی بڑے عمل کا حکم دیجئے فرمایا روزہ کو یونکہ کوئی عمل اس کی شہ نہیں ہے (تیسری بار) پھر عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کسی بڑے عمل کا حکم دیجئے فرمایا روزہ کو یونکہ کوئی عمل اس کی برائی نہیں ہے (چوتھی بار) یعنی بعض خصوصیات میں مثل خصوصیت مذکورہ میں اور روزہ میں جو حق تعالیٰ کی محبت اور خوف کی غمازیت ہے روزہ دار اگر اس کا خیال رکھے تو ضرور گناہوں سے بچے گا کیونکہ گناہ محبت اور خوف کی کمی ہو جاتا ہے اور جب گناہوں سے بچے گا تو روزہ رخ سے بھی بچے گا اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے (۸) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا روزہ ایک حال ہے اور ایک مشہور قلعہ ہے۔ روزہ رخ سے رکھنے کیلئے (۹) احمد بیہقی (۱۰) اور حسب طرح روزہ گناہوں سے بچا تا جو کہ باطنی بیماریاں ہیں اس سے بہت سی بیماریاں بھری ہوئی ہیں کیونکہ زیادہ تر یہ بیماریاں کھانے پینے کی نیابت سے ہوتی ہیں روزہ انہیں ہی جوگی تو ایسی بیماریاں بھی نہ آویں گی اگلی حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے (۱۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شے کی ایک کوہ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ بدن البتہ جس طرح زکوٰۃ میں مال کا کمال کچل نکلتا ہے اسی طرح روزہ میں بدن کا میل

پیشانی مادہ فاسد جس سے ہر مادی پیدا ہوتی ہے دور پہنچتا ہے اور انکی حالت میں مضمون ہاں
 ہی تھا کیا کر رہی حضرت ابو ہریرہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزِ رُکوع
 رُکوعِ دستِ پہلوئے (دُعا) اور روزِ رُکوع سے جس طرح ہے وہی وہاں ہی حضرت زاکل ہوتی ہے کسی طرح
 (تسبیح) ہر وہاں سے بتلحان ہوتی ہے چنانچہ (۱۰) حضرت ابو ہریرہ سے ایک نئی حدیث میں
 روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ رُکوع کو دو خوشیوں کا عیب ہوتا ہے ایک تو
 جب اٹھا کر اتر رہی روزِ رُکوع ہے تو ایک اٹھا رہے خوش ہو کر ہے چنانچہ ہر وہاں ہے اور جب اٹھتا
 ہے روزِ رُکوع سے ملنے اس وقت تک روزِ رُکوع پہنچ کر ہو کر رہتا ہے اور رمضان میں ایک روزہ ہے جس پر
 اور بھی تشریف لائی ہیں قرآن پڑھنا اور سنا جو کہ سنت ہو کہ وہ جو بعض باتیں ہیں
 روزے کی ہیں مثلاً چاہے کہ کھانے پینے کی چیزیں چاہے کہ تفریح کی چیزیں سمجھ کر ہی ہوں
 ہوتی ہیں اور مثلاً اس کے معنی بھی پوری نہیں ہو سکتی چنانچہ بہت دفعہ روزی نماز میں سوچا ہے
 اور دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ آگے ہمارا اور مثلاً بعض دفعہ کہہ میں نہیں جانتا یہ بات ایسی وضع
 پر ہو جاتا ہے کہ اس طرح پر مرتبہ ہو کر رہتا ہے اور جب غریب رہا ہے تو بھی نہ رہی نہ تھا وہی
 بھی نہ ہو نا اگر سوچتے ہو کہ جب تک کہ حصہ نماز کے ادا ہو رہا ہے تو وہی نہیں ہوتا تو ایسی باتوں میں نہیں
 جیسی بیماری ہے کہ کوئی نہ دیکھتا نہ دیکھتا کہ اس نماز کو پڑھنا یا نماز کے اس حصہ کو پڑھنا جو ہوتے
 ہیں اور ہوا ہے ہوتی ہے کہ جس طرح دیکھتا ہے اس کی حالت اور خوف نہیں نماز کی طرح اس عبادت
 لائق نماز کو پڑھنا پڑھتا ہے اور نہ ہی زیادہ دیکھتا ہے وہیں ہر سکتا ہے کہ وہی سے پکارتا ہے کہ
 دو عبادتیں جمع فرماویں ایک نماز میں ایک نماز میں کی دو عبادتیں ہیں ہی کا ذکر ہے (۱۱) رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا نماز پڑھنا کہ نماز کو پڑھنا فرماتا ہے اور میں نے رمضان
 کی شب بیداری کو روزِ رُکوع (قرآن کیسے) تو ہے وہی نماز پڑھنا ہی کے حکم سے) سنت ہر نماز

رمضان کی پہلی رات ہوتی رہے تو آسمانی کسے دروازہ کھلے جلتے ہیں پھر ان میں کوئی درد نہ
 بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ رمضان کی اخیر رات ہو جاتی ہے اور جو کوئی ایماندار بندہ ایسا نہیں جو ان
 راتوں میں کسی رات میں نہ پڑھے اور نہ نماز جو رمضان کے سبب ہو جیسے تراویح (مگر اگر
 توئی ہو جیسے کہ عوض ڈیرہ ہزار نیکیاں لکھتا ہو اور اس کیلئے جنت میں ایک گھر ترخ یا قوت سے بناتا
 ہے جیسے کہ ہزار دروازے ہوں گے انہیں ہر دروازہ کے متعلق ایک محل سونیکا ہوگا جو ترخ یا قوت سے آراستہ
 ہوگا پھر جب رمضان پہلے دن کا روزہ رکھتا ہو تو اسکے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (جو)
 رمضان (گزشتہ) کے ایسی ہی دن تک رہے ہوں یعنی اس رمضان کی پہلی تاریخ سے پہلے رمضان
 کی پہلی تاریخ تک اور ہر روز صبح کی نماز تک لیکر آفتاب چھپنے تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے مغفرت
 کی دعا کرتے ہیں اور یہ حقیقی نرائین رمضان کہیں میں پڑھیں گے خواہ دن کو خواب رات کو ہر سجدہ کے
 عوض ایک نختہ ملے جیسے سایہ میں سواریا پنجو برس تک چل سکیں (یعنی) (۱) حضرت سلمان سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک کوئی اتنا
 پارسا ایک بڑا اور بگڑا لا مینہ اپنی اپنی رمضان (ایسا مینہ جہیں ایک رات ہو جو ایسی چڑھیں
 خدمت کرنے) ایک ہزار مہینے تک عبادت کرنے) سوا نفل ہو اللہ تعالیٰ نے اسکے روزہ کو فرض کیا ہو
 اور اسکی شب بیداری (یعنی تراویح) کو فرض سے کم (یعنی سنت) کیا ہے جو شخص اس میں کسی نیک کام
 سے جو فرض نہیں فراتفاق کی زندگی حاصل کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اسکے سوا کسی دوسرے زمانہ میں
 ایک نفل ادا کرے اور جو کوئی اس میں فرض ادا کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اسکے سوا کسی دوسرے زمانہ
 میں ستر نفل ادا کرے (تکے ارشاد ہے کہ) جو شخص اس میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوے (یعنی کچھ افلاہی
 دیدہ) یہ اسکے گناہوں کی بخشش کا روزہ ترخ سے اسکے چھٹکے کا ذریعہ ہو جائیگا اور اسکو بھی اس
 روزہ دار کی برابر ثواب ملے گا اس طرح سے کہ اسکا ثواب بھی نہ گھٹے گا لوگوں! فرض کیا رسول اللہ صلی

روح شفیقہ

انتخاب بہت عالیہ کا

جج کر جتنے تھے یہ شہسوار پادشاہ دین سے فرزند بہت درویشوں کے لئے نفل اور سچائی
 نفل نامہ روز کو تیر روزہ کے اسلحہ کی ایک کتبہ تھی شہسوار کی حکم سے چنانچہ
 دہلی قلعہ شہسوار نے اور اس کے واسطے لوگوں کے ذمہ میں مکان دینی کعبہ کا چھوٹا
 دینی اس شہسوار کے ذمہ ہو گیا تھا دیکھو وہ شہسوار کی بیٹی شہسوار کی دین
 اور اور اس شہسوار شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 کے شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 اور عبادتوں میں یہ شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 ہیں کہ یہ شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 ہوئے اور شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 ہوئے شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 کہ یہ شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس
 کہ یہ شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس

سے سیدتی ہزار میاں شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس

سے شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس شہسوار دین اور اس

درخت نہ کاٹنا کھاس تک نہ توڑنا جس میں کوئی چھوٹا درخت بھی سبب یہ کہ میں انہیں کہیں
 یا اشتیاق اور ان میں بعض افعال جو غریبوں کیسے نہیں جاس میں ایک خاص جہت یعنی
 پردہ کی مصلحت اور خانہ کعبہ کے گرد گھومنا اور صفہ عروبہ کے بیچ میں دوڑنا اور خانہ نشانیوں
 پر کھڑے پھر مارنا اور حجر اسود کو پوسہ دینا اور زائرین اور خفاک آوردہ دھوپ میں بیٹے ہوئے
 عقیقات میں وائز ہونا ان کے عاشقانہ افعال ہونے کا ذکر اہل بیت میں آچکا ہے اور جس
 شرح حج میں عشق و محبت کا رنگ ہوا اس کے ادا کا جس مقام سے تعلق ہے یعنی مکہ منورہ و اہل بیت
 کے اس میں بھی محبت کی شان رکھی گئی ہے جس سے حج کا وہ رنگ اور تیز ہو جائے جس پر آیت
 میں ہے (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ میں اپنی اولاد کو آپ کے معظمت و شرف کے قریب آباد
 کرتا ہوں آپ کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیجئے رسول اللہ (۲) ابراہیم مختصر ان
 اس دعا کا وہ اثر آنکھوں سے نظر آتا ہے جس کا ابن ابی ناتمہ سے یہ روایت کیا ہے (۳)
 کوئی مومن ایسا نہیں جس کا بن کعبہ کی محبت میں جیسا ہوا نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کہ اگر ابراہیم علیہ السلام یہ کہتے کہ لوگوں کے قلوب تو یہود و نصاریٰ کی وہاں بھیڑ دیتی لیکن
 انھوں نے اہل ایمان کو خاص کر یہ کہ کچھ لوگوں کے قلوب ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اور حدیث میں
 ہے چنانچہ (۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 کے وقت مکہ معظمہ کو خراب کر کے فرمایا تو کبھی کبھی شہر شہر سے لوگوں کو یہاں کچھ بوسہ اور اگر
 میری قوم مجھ کو تجھ سے جدا نہ کرتی تو میں درجہ جاکر نہ رہتا میں شکوۃ از ترمذی ہف اور
 جب ہر مومن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو آپ کے محبوب شہر یعنی مکہ معظمہ سے
 بھی ضرور محبت ہوگی تو مکہ سے محبت دو چیزوں کی دعا کا اثر ہوایہ تو حج کی اور مقام کی
 دینی فضیلت تھی جو کہ اہل شیعہ سے اور بعض دینیوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہے

تو کج چھبیس الی و ہر سہ ماہیہ پانچ سو روپے کی قیمت پر ایک سو روپے کے طور پر
طیف انشور ہے یہ وہاں رہتا تھا کہ یہ اس سے بھی زیادہ کہ ادب کا مکان ہے وہیں رک

طیف انشاء ہے دران ارشاد فرمایا اے تھیں نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے وہیں رک

مملکت خلیفہ بنی کعبہ و سبب قرار دیا بخوار خاندان۔

[illegible]

من هو ناویں پر از چرخ روزگار حسین علی ترقی و رفعتی اتحاد بہت بہر است ہمیشہ تمیز کرد

اس کے چھاتک خالہ کا باقی رہا تھا کہ حبيب کو بتا رہا تھا کہ کوئی نہ ہو کہ یہ ہی قیامت

۱) اشیائی عیب اور ایرت سے مندرجہ ذیل باتیں (دراپڈر) متاثر کی جاتی ہیں۔ (۲) امتد تعالیٰ کے درج

کیمیای نوکارتی که از کیمیا نیست، این است که در پی کیمیا نیست، فواید کیمیای نوکارتی

ہوں رہیں۔ آخرت کے منافع یہ ہیں جو تو اپنے رشتہ حق اور دنیاوی فوائد سے یہ فراموش

گوشت کھانا اور تہجد پڑھنا و غیرہ (۱۳) ابن ابی حنیفہ اس حدیث ابن عباس

سے روایت کیا ہے (مذاہبی لکچر بیان) اور سنی چمکے رہا کی ایک وسیع عبادت اور

پیش سے پیشی عمر جو بہ نسبتاً کم مدت ہے، حقیقتاً زندگی کے بچنے کا سق نہ اوساں ہر پاسی

۱۲۷) محمد بن سنان اور محمد بن ابی ہریرہ روایت فرماتے ہیں کہ

مکتب ابن ابی سنیہ (میری ج کے زمانہ میں) جو تاسعہ میں سے دو جلدیں ایک کتاب دی
جمعہ مکتبہ میں تھیں وہ بھی وہاں سے لے آئے تھے۔ ان کے کتب خانہ کے سلسلہ متواتر

متفق فی طور سرگھٹا جانے درجوں فرمایا اشتقاق الہی ویراجہ حج باعہ کہ نہ موت و اس

حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے رخوش کرنے کے واسطے پورا کرنا اور اللہ کے فضل و شرف کی بابت

جی "اگر اور میت بھی خالص ثواب کی ہو، بہ بن القرآن" (۱۶) حضرت ابو امامہؓ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی غلام ہی محبوب ہو سکے یا غلام یا بشارت دہی

وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا اس شان عشق کا پتہ اس حدیث سے ملتا ہے (۲۱) حضرت ابن عمر سے
 روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص حج کرے مہربانی و فاق بعد مہربانی کی زیارت
 کرے وہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں مہربانی زیارت کرے در عین مشکوٰۃ ازہی فی حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم نے دونوں زیارتوں کو برابر فرمایا اور جب کسی بات کی تخصیص نہیں تو ہر شریں برابر ہونگی اور غرض
 ہے کہ آپ کی حیات میں آپ کی زیارت ہوتی تو کتنا آپ کا عشق قلب میں پیدا ہوتا تو وفات کے بعد یہ
 کرنے کا بھی وہی اثر ہوگا اور حدیث تو اس غوی کی تائید کیے لکھدی اور نہ اس زیارت کا یہ اثر ترقی
 عشق ہوگی کچھ کچھ آنکھوں سے نہ آتا ہے اور سبط حج کے مقام یعنی مدینہ منورہ میں محبت کی شوق لگی ہو جیسے
 بیان اوپر ہو چکا سبط حج اس زیارت کے مقام یعنی مدینہ منورہ میں محبت کی شان لگی ہو چکا ہے چھ درجوں
 حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ لانی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اے اللہ مخلوق
 نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام سے) حج تے مکہ کیسے دیکھے اور میں نجدت مدینہ کیسے دیکھا کرتا ہوں وہ بھی
 اتنی ہی اور بھی الخ مشکوٰۃ ازہی صفحہ ۱۸۴ میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کیسے محبت
 کی دعا فرمائی ہے تو مدینہ منورہ کیسے دیکھی محبوبیت کی دعا ہوگی (۲۲) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ لانی حدیث
 میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اے اللہ مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے مکہ رحمت
 کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکوٰۃ ازہی ص ۱۸۴ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم جب عمر سے تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو سواری کو تیز کرتے مدینہ کی محبت و سبب
 دشمنی از بخاری محبوب کا محبوب ہوتا ہے تو ضرور سبب ملنا نہیں کو مدینہ سے محبت ہوگی (۲۵) یحییٰ بن
 سعید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روضہ زمین میں کوئی جگہ سی نہیں جہاں کچھ اونچی قبر ہو یا
 مدینہ سے زیادہ پسند ہو یہ یائمن بار فرمائی مشکوٰۃ ازہی ص ۱۸۴ اس میں یہ بھی تحریر ہے جو اس سے پہلے حدیث میں تھی
 اور حج و زیارت کا محبت کا بیجا نا و خود حج و زیارت کی اور انکی ہمتی ہوئی بھی محبت پر ایمان و لیک
 دین میں ہونا دلیل کا مختلف ہیں اور اس محبت کا جو اثر زمین پر پڑتا ہے اسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اس کا مقتدر
 واسے مسلمانوں اس دولت کو نہ چھوڑو و روایات ماخوذہ من کتب مختلفہ مروجہ اسما ہا عند کل کتبہ اثر فعلی

جانور ہیں جن کا ذکر دوسری آیت میں مع ان کے کھانے کے حلال ہونے کے اس طرح آیا ہے۔
 آٹھ نر و مادہ بھی ہیں دو قسم یعنی نر و مادہ اور بھڑ میں ذبح بھی آگیا اور بکری میں وہی دو قسم اور
 اونٹ میں بھی دو اور گائے میں وہی دو قسم اور بکائے میں بھی آگئی سورہ انعام، پھر ارشاد
 ہے، انہی قربانی کے اونٹ اور گائے کو ہم نے اللہ کے دین کی یادگار بنایا ہے کہ ان کی قربانی پر
 اللہ تعالیٰ کی نعمت اور دین کی نعمت ظاہر ہوتی ہے اور اس حکمت کے علاوہ ان جانوروں
 میں تمہارے اور بھی فائدے ہیں (مثلاً ونیوی فائدہ کھانا اور کھلانا اور اخروی فائدہ ثواب
 جبرائیل علیہ السلام کے پاس نہان کا گوشہ پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون لیکن اس کے پاس
 تمہارے خون اور اس میں پہنچتا ہے (پھر ارشاد ہے) اور اخل اس وائلوں کو خوشخبری سنادیجئے
 کہ وہ اس سے معلوم ہوا کہ قربانی پہلی امتوں پر بھی تھی ف (۲) اگرچہ بکری بھی
 جبرائیل علیہ السلام کے جانور میں اور اس لئے وہ بھی زین کی یادگار ہیں مگر آیت میں خاص اونٹ اور بکری
 کے ذکر کیا اس لئے کہ ان کی قربانی جبرائیل علیہ السلام کی قربانی سے افضل ہے اور اگرچہ بکری اونٹ
 پر ہے مگر اس کا سانپوں حصہ قربانی میں لے لے تو اس میں غنیمت ہے کہ اگر یہ سانپوں حصہ اور
 پوری بکری یا بہتر قیمت اور گوشت کی مقدار میں برابر ہوں تو جس کا گوشت عمدہ ہو رہی فحل
 ہے اور اگر قیمت اور گوشت میں برابر نہ ہوں تو جو زیادہ ہو وہ افضل ہے (ارشاد غانیہ)
 غ (۳) قربانی میں انہیں اس پر نہ کہ غناس حق تعالیٰ کیلئے اور اس سے ثواب لینے کیلئے کر دیا ہے
 آپ اپنے پروردگار کی نمانہ پرستہ اور قربانی کیجئے (کوثر) غ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 خبر ہو ہم یہ آپ کو اس کی تاکید ہے تو ہم کو نیسے معاف ہوگی جیسے اس کیس تھ کی چیز ہے بنی
 نمانہ اور امت پر بھی غرض ہے۔ ان ادا پرستہ حضرت بنی نمانہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دن میں آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک

قربانی کرے جسے زیادہ پیار نہیں اور قربانی کا چاروں طرف سے کھینچ کر لے کر اپنے ہاتھوں میں
 اور ہاتھوں کے دامن میں رکھ لے گا یعنی ان سب چیزوں پر ہر قسم سے تسلط ہو جائے گا اور قربانی کو خوش بین
 پائے کے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شاعر درج ہے کہ جو قربانی پہنچ جاتا ہے سو کم ہوگا جس خوش کرنے
 قربانی کر دے زیادہ دوسروں کے خیر کے لیے جو جانتے پر جی بڑا امرت کیا کروں راہن باب و تری و طاق
 دشت زمرین از قلمت رواست کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! شریہ قربانی کیلئے چیزیں آتی ہیں یا
 تمہارے کسی بار و عانی، باب ابراہیم کو لے کر تھکے ہوئے اور غصہ کیا کہ تمہارے کسی بار و عانی
 یا رسول اللہ! آجے فرمایا ہر سال کے بدلے ایک نیکی اٹھو جو شکر کیا کروں اور اللہ تعالیٰ سے
 آپ فرمایا کہ ہر سال کے بدلے بھی ایک نیکی دے کہ جو تھکے ہوئے سے روایت ہے ہر سال
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سال کے بدلے ایک قربانی کے پاس جو خود رو
 کیونکہ یہاں قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اس کے ساتھ ہی یہ سب تمام نعمتوں کی مغفرت
 ہو جاتی ہے اور ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے اور تیری ہر سال
 رخصت ہو جائے اور ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے اور تیری ہر سال
 غرض کیا یا رسول اللہ! یہ سب ذکر کیا گیا ہے کہ ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت
 لایا جائے اور ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے اور تیری ہر سال
 لے کر تھکے ہوئے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شاعر درج ہے کہ جو قربانی پہنچ جاتا ہے سو کم ہوگا جس خوش کرنے
 قربانی کر دے زیادہ دوسروں کے خیر کے لیے جو جانتے پر جی بڑا امرت کیا کروں راہن باب و تری و طاق
 دشت زمرین از قلمت رواست کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! شریہ قربانی کیلئے چیزیں آتی ہیں یا
 تمہارے کسی بار و عانی، باب ابراہیم کو لے کر تھکے ہوئے اور غصہ کیا کہ تمہارے کسی بار و عانی
 یا رسول اللہ! آجے فرمایا ہر سال کے بدلے ایک نیکی اٹھو جو شکر کیا کروں اور اللہ تعالیٰ سے
 آپ فرمایا کہ ہر سال کے بدلے بھی ایک نیکی دے کہ جو تھکے ہوئے سے روایت ہے ہر سال
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سال کے بدلے ایک قربانی کے پاس جو خود رو
 کیونکہ یہاں قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اس کے ساتھ ہی یہ سب تمام نعمتوں کی مغفرت
 ہو جاتی ہے اور ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے اور تیری ہر سال
 رخصت ہو جائے اور ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے اور تیری ہر سال
 غرض کیا یا رسول اللہ! یہ سب ذکر کیا گیا ہے کہ ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت
 لایا جائے اور ہر سال کے بدلے ایک قربانی کا خون اور گوشت لایا جائے اور تیری ہر سال
 لے کر تھکے ہوئے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک شاعر درج ہے کہ جو قربانی پہنچ جاتا ہے سو کم ہوگا جس خوش کرنے

شکوے اٹھوں نے فرمایا کہ حضور نے مجھ کو اس کا حکم دیا ہے میں اس کو کبھی نہ چھوڑوں گا اور
 داؤد و قریب کی طرف حضور اُن میں سے کسی ایک غیبیہ کو لکھ کر بھیج دیا جو حق ہے اگر تم میرا حضور کی طرف
 سے بھی ایک خط لکھ کر یہاں تک کہ وہی بات نہیں کہ اس کے لئے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتابت میں کی بنی طرف سے قربانی قربانی اور دوسرے ذمہ دار کی طرف
 فرمایا کہ یہ قربانی اس کی طرف سے ہے جو یہی امت میں سے ہے یہاں تک کہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ
 تمام دنیا کی زندگی دنیا و دوسرے میں پیش جمع خدا کے ہیں اس لئے سب حضور کی طرف
 و سب کی طرف امت کو خوب میرا کتابت میں لکھ کر قربانی سب کی طرف سے ہے جو یہی کہ ہے
 کسی کے لئے قربانی نہیں ہے اس لئے خود کرنے کی بات ہے کہ سب حضور کے قربانی میں امت کو
 یہاں تک کہ حضور سے ہے اگر امتی حضور کو یاد نہ کریں اور ایک غیبیہ بھی آپ کی طرف سے نہ لکھ
 کریں اس لئے امت اور قربانیات نہایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں تک کہ
 کو خوب قوی کیا اور یہی کہا کہ اگر کسی کو یہ نہ ہو تو اس پر پتہ نہ ہو سوار یاں ہونگی کہ اگر
 فی قربانی ہر ایک طرف عالم میں سوار یاں ہونے کے لئے سب بیان لکھیں اس لئے یہ قربانی
 کے لئے جو خود سوار یاں ہونے کی اور اگر کسی بازرگانی کے لئے یہاں تک کہ سب ہر ایک میں ایک
 بہت اچھی سوار یاں لکھ کر ایک ایک سوار یاں ایک ایک سوار یاں ہونے کے لئے ہر ایک کے لئے
 مناسب یہ ہے کہ سب کے قربانیوں کی ہر ایک سوار یاں ہونے کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 اس پر سوار یاں ہونے کے لئے ہر ایک سوار یاں ہونے کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 قربانی وہ ہے جو اس کی ہر ایک سوار یاں ہونے کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے
 کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے یہاں تک کہ سوار یاں قربانی وہ ہے جو اس کی ہر ایک سوار یاں ہونے کے لئے

زین عین میل، وانصفت غیر منتر فی الفضا، لا میا بعدا بخبارہ متجدد و تطرق
 قربانی سے بروکنے کا مسئلہ جسے ظاہر ہوگا قربانی کرنے پر فرائض کر گائے
 کی قربانی پر مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور کبھی عین قربانی کے وقت
 مسلمانوں پر چڑھ آتے ہیں اور قربانی جو کہ ان کا حق جائز بلکہ واجب ہے اس
 کے پیچھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں جو مسلمان کی زیادتی سے اور چونکہ اوپر
 آیتوں اور محدثوں میں خاص گائے کا صلہ ہونا اور اس کی قربانی کی فضیلت
 اور خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کی قربانی فرمانا بھی مذکور ہے اس لئے
 مسلمان اس مذہبی دست اندازی کو گوارا نہیں کرتے اور اپنی جان و مال پر
 ہیں جس وہ بالکل بے تشویر ہیں سو اس کے متعلق مسئلہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس
 طرح ایسی مضبوطی کرنا جائز ہے اگر کہیں ایسی مضبوطی کرنا خلاف مصلحت
 ہو تو شرعیت دوسری بات بھی جائز ہے وہ یہ کہ اس وقت صبر کریں اور

ع ویدہ مانی کتاب الکرہ من الدار المختار فان اکرہ علی اکل متیۃ
 لے قولہ حل الفان فان صبر اثم الا اذا اراد مغایرۃ اکتار فلا پاس وکذا لو لم یعلم
 باحتہ بالکرہ وفتیۃ وان اکرہ علی الکفر اس قولہ یوجز یومر وشدہ ساکر حقوقہ
 زنی کا فساد و سر و صلوٰۃ وکل ما ثبت فرضیۃ بالکتاب اھم قلت و ما اثر الشیاء
 نامہ اصلہ کا نیت اور خاصہ اور رضی بلحقۃ یا عیوم والعملوۃ فافہم
ع وجمہ سن باب القتال حیث یفرغ عینا اذا احس العمد والامن
 باب الکرہ

قربانی نہ کریں اور فوراً حکام کو اطلاع کر کے ان سے مدد لیں اگر قربانی کی مدت
یعنی بارہ تا بیس تک اس کا کافی انتظام کر دیا جائے قربانی کر لیں اور اگر اس
کے بعد انتظام ہو تو اگلے سال سے قربانی کریں اور اس سال قربانی کے حصہ
کی قیمت محتاجوں کو دیدیں اور اگر پہلے سے معلوم ہو جائے کہ صحابہؓ انہو کو تو اس
وقت وہ طریقہ اختیار کریں جو روش دہم میں لکھا گیا ہے اس کا یہ مضمون ہے کہ
اگر کسی مخالف کی طرف سے کوئی شورش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعہ سے اس کی
مدافعت کرو خواہ وہ خود انتظام کر دیں خواہ تم کو انتظام کی اجازت نہ دیں
اور اگر خود حکام ہی کی طرف سے کوئی ناانوار واقعہ پیش آئے تو تہذیب سے
اپنی تکلیف کی انکساع کرو اگر یہ بھی حسب مرضی انتظام نہ ہو تو عہد کر دو اور شمس
سے یازبان سے یا قلم سے مقابلہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہاری
معیبیت دور ہو اور اگر کہیں ظالم لوگ چھوڑ دینے پر نہ مانیں اور جان
ہی لینے پر آمادہ ہوں تو مسلمانوں کو مقابلہ پر مضبور ہو جان ہر حالی میں
فرغ سے گونگن کر رہی ہوں خدا سے یہ کہ حق الامکان فتنہ و فساد کو امن کے
ساتھ دفع کریں اور جو کوئی اس پر کبھی سہری ہو جائے تو پتھر پھینک کر مارنا
بقول سعدیؒ

چون دست از یہ چہ چو دست بد زال دست بدون شمشیر دست
اگر صلح خواہد و سہ پیچہ بد دگر جنگ گوید غنائ بد پیچہ
کتبہ اشرف علی

13

۱۔ اہل شرع کا اٹھنا ضروری یعنی مال کا نہ ہونا بلکہ یہ کہ ہر ایک کے ہوتے ہوئے
 اس کے خرچ کرنا بھی کوئی بات دین کے خلاف نہ ہو بلکہ اپنی مسرت و شادی و عیش
 کے لیے سواۓ علی الشریعہ و سلم نے فرمایا قیامت کے دن کسی آدمی کے قریب حساب کے
 لیے تین چیزیں لگی ہوں گی اس سے پہلے چیزوں کا سواۓ نہ ہو چکے ہو اور اگر ان پہلے
 سے نہ ہوں تو اس کے مال کے متعلق بھی رسواں ہو گا کہ ان سے کھایا پیئے
 یا سے یا حرام سے اور کہے میں خرچ کیا اگر ترمذی و شافعی و مالکی و حنبلی
 نے میں بھی کوئی کتاب میں کے خلاف نہ کیے جیسے ترمذی و شافعی و مالکی و حنبلی
 یا جیسے کسی کی زمین میں لینا یا موروثی کا دعویٰ کرنا یا کہ تشریف لے جانے کا
 کہانہ دین جیسے آدھی لڑکیوں کو نہیں دیتے یا اس کے کہانہ میں تشریف لے جانا کہ
 پروردگار نے سب سے زیادہ عزت کو حبیب ہائے یازکر و حج اداء و زیارت دین کے اعتبار سے
 لڑکیوں کے پاس آنا یا چھوڑنے اور اسی طرح خرچ کرنے میں بھی کوئی مرد میں
 خفا نہ کرے جیسے گناہوں کے میں خرچ کرنا یا شادی کی یا نکاح کی یا عیش و شادی
 کرنا یا محض غصے خوش کرنا یا ضرورت سے زیادہ کھانا پھرے یہ مکان کی تعمیر یا عیش و شادی
 یا سواری شکاری یا بچوں کے کھیل کھلونوں میں خرچ کرنا سواۓ اس پر حقیقتاً خدا کے ساتھ
 اگر مال کھائے یا جمع کرے کچھ بڑا نہیں بلکہ بڑی سورتوں میں سے ہے کہ بڑا بڑا ضروری ہے
 جیسے بیوی بچوں کا سوتلہ ہے اور ان کے کھانے پینے یا ان کو دین سکھانے میں روپیہ کی جگہ

اور میں نے دیکھی جانتے موقع میں خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے الخ (بخاری و مسلم)
 (۱) عمرو بن العاص سے (ایک لابی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اچھا مال اچھے آدمی کیسے اچھی چیز ہے (احمد) (۲) مقدارم بن مویکرت سے روایت
 ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
 کہ اس میں صرف اشرافی اور روپیہ ہی کام دیکھ (۳) حضرت سفیان ثوری سے روایت ہے انھوں نے
 فرمایا کہ مال پہلے زمانہ میں یعنی صحابہ کے وقت میں ناپسند کیا جاتا تھا کیونکہ قلب میں دین میں
 قوت ہوتی تھی اس لئے مال سے قوت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی اور اس کی خرابیوں پر نظر کر کے
 اس دور رہنا پسند کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں وہ مال مومن کی ذرا حال پر یعنی اس کو بددینی
 سے بچاتا ہے کیونکہ قلب میں وہ قوت نہیں پس مال کے نہ ہونے سے پریشانی ہو جاتا ہے اور
 پریشانی میں دین کو برباد کر لیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ہمارے پاس یہ اشرافیاء ہوتے تو
 یہ بڑے لوگ ہماری صفائی بناتے (یعنی ذلیل و خوار سمجھتے اور قلب سے جس فتنہ دین کا بھی نقصان
 ہو جاتا ہے اب باپ کے سبب ہماری عزت کرتے ہیں اور عزت کے سبب ہمارے دین محفوظ رہتا ہے
 اور یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کے ہاتھ میں کچھ روپیہ پیسہ ہو اس کی درستی کرتا ہے (یعنی اس کو بڑھاتا
 ہے یا کم از کم اس کو برباد نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی اس میں محتاج ہو جاتا
 ہے تو سب سے پہلے اپنے دین ہی پر ہاتھ صاف کرتا ہے (جیسا اہل حق کے علم میں آتی
 گزرتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی کی بدولت نہیں بیکار رہتی اس لئے وہ اتنا
 ہوتا ہے نہیں کہ اس کو بے موقع اڑایا جائے اور وہ بھڑکی ختم نہ ہو اس لئے اس کو سنبھال
 سنبھال کر ضرورت میں خرچ کرے تاکہ جلد ہی ختم ہونے سے پریشانی نہ ہو (شرح منہ) اگر حال
 مال حلال کر نیچے ذریعوں کی تنصیل کا ذکر ہے (۱) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ

علیؑ نے سیدہ و سمیت فرمایا کہ حج بوسے والا امانت و دل تاجر قیامت میں پیغمبروں اور
 ولیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا ورنہ ہی ورامی و دارقطنی (ف) اس میں حلال تجارت
 کی فضیلت ہے (مقدم بن معدیکرب) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے اچھا نہیں کھایا کہ اپنی دستکاری سے
 کھائے اور اللہ تعالیٰ سے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے و بخاری
 اور دو دستکاری نہ بنائے جیسا قرآن مجید میں آیا ہے اور اس سے حلال دستکاری
 کی فضیلت معلوم ہوتی ہے ابراہیم عرام دستکاری گناہ کی چیز ہے جیسے جاندار کا ٹوٹا ہوا
 بتایا ہے (ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں نہ بکریاں نہ چرائی ہوں نہ بکریاں نہ چرائی ہوں
 آپ نے بھی چرائی ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں کچھ اٹھو نہ چرائیں
 تھا و بخاری (ف) قرآن دینار کا چوبیسواں حصہ ہوتا ہے اور دینار چھاسے سکے سے قریب
 پونے تین روپے کے ہوتا ہے و غیر اڑو پانی کم دو آنہ کا ہوا نہ بکریاں نہ چرائی
 تھے جتنی ہو کر اس سے ایسی مزدوری کی فضیلت معلوم ہوتی جس میں کسی شخص
 کا کام کیا ہو نہ نہ پیغمبر (ف) سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کو آٹھ یا دس
 برس کے لئے نوکر رکھا تھا (شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائے ہیں) (احمد و ابوداؤد)
 (ف) یہ فقہ قرآن مجید میں بھی ہے اس سے یہی نوکری کی فضیلت معلوم ہوتی جس میں
 ایک شخص کو رکھا جائے (ف) ثابت ہے (ف) سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کریمہ پر سینے کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ اس کا
 پچھلے سے نہیں ہوسکتا، ف اس سے جائز کریمہ کی مدنی کی اجازت معلوم ہوئی (مسند حضرت
 انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا انسان نہیں کہ
 کوئی درخت کوٹ کر یا پھینک کر اس سے کوئی آدھی یا کوئی پندرہ یا کوئی مویشی کا
 ٹکڑا اس کے لئے روایں کے خیرات ہوتا ہے یعنی آخرت کا ثواب ملتا ہے) بخاری و
 مسند انس سے روایت کرتے ہیں اور اسی طرح درخت یا بن لگانے کی کسی فضیلت ثابت
 ہوتی ہے تو یہی آدمی ایک چندیدہ ذریعہ ہوتا ہے حضرت انس سے (ایک لانی حدیث
 میں) روایت ہے کہ ایک شخص نے انعام میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ
 لائے آئے آپ نے اس کے گھر سے ایک تھل اور ایک پیالہ پانی پیش کیا اور اس
 کو نیام کے لئے روایت میں ہے کہ ان اور ایک کھاری خرید کر اس کو دے کر فرمایا کہ وہ
 وہاں لایا گیا ہے جو پھر فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کام و قیامت کے
 لئے تمہارے گھر پر درخت کا ایک دانہ ہو کہ جس سے ہر دوداؤ و دوا بن جائے ف اس
 ثابت ہو کہ جو چیز کسی کے گھر میں ہو اگر وہ اس کی ضرورت نہ ہو مانتے سے اچھا ہے اگر وہ
 شے جس کو وہ نہ چاہتا ہے بیٹے کو اس کے بندہ مانتے کہ پیشہ کرے جس سے اپنی
 ذات اور دوزخ سے بچنے والی ہوئی ہے بقیہ اگر کسی کے گھر میں ہو جس سے دنیا کی
 ضرورت نہ ہو کہ جس سے وہ غافل ہو جائے حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری رحمتیں پیشہ کرنے والے جو زمین سے خیرات لے رہے
 زمین تو غریب و بھری ہوئی ہے ف اس میں ہر حال پیشہ ایسا ہی حدیث پیشہ کو ذلیل نہ سمجھنا

مسند ترمذیہ میں مذکور ہے کہ ہر مسلمان کسی کافر کی بہت ذلت خدمت کئے ۲

وراعت قائم و اعتدال کیا تو ضرورت کے ساتھ نہیں صرف کرے تو اس طرح خرچ کرے کہ ضرورت کے ساتھ جو
 شخص خرچ کرے نہیں اس طرح خرچ کی چال چلے گا وہ محتاج نہیں ہوتا اور فتنوں اڑاٹ میں زیادہ سے
 بھی نہیں رہتا انہیں متعدد از عسکری و دینی دشمنان فتنہ اس میں خرچ کے انتظام کا گریہ کر دیا گیا ہے
 دیکھا بھی جاتا ہے کہ زیادہ تر پریشانی و بربادی کا سبب یہی ہے کہ خرچ کا انتظام نہیں کیا جاتا جو بہ
 ہوتا ہے کہ جو بھائیوں کے ختم ہو جاتا ہے پھر قرین اپنا شریعت کیسے کرتے ہیں جس کے برے نتیجے بیشمار دنیا
 میں بھی جو کہ دیکھے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دن حدیث ہے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے بارے میں فرمایا یعنی جو کسی کا مالی حق کسی کے
 ذمہ آتا ہے اس کو اس کے حق کی کڑی جان اس کے قبضہ میں نہ لے کر دین کی سختی سے بددین شریعت سے
 پھر زندہ ہو کر دوبارہ شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر دوبارہ شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ سے
 زمین آتا ہے ورنہ بنت میں نہ ہو گا جیسا کہ اس کو دین اور دنیا کا جائزہ دینا چاہیے کہ اس میں ترغیب نہ دے
 بلکہ جو کم مع اقل و صحیح نام فائز جو دین کسی دین ضرورت کی ہے کہ شرح کے نزدیک ہے وہ
 ضرورت ہے جو اس کی دکان کی دکان میں رہے اس کی بابت ہے در حدیث فی التریبین دین
 میں ترغیب ان سب چیزوں سے ثابت ہو گیا کہ ان کے ادا اور خرچ کو شریعت کے موافق ہو تو وہ خدا
 تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اس میں کوئی برائی نہیں اور جہاں بہ فی آتی ہے وہ اس صورت میں
 حریص ہے کہ خرچ خرچ خرچ ہو جائے نہ کہ دکان کی دکان میں رہے بلکہ اس کی دکان میں رہے کہ اس کی دکان
 فی دکان کی دکان میں رہے بلکہ اس کی دکان میں رہے بلکہ اس کی دکان میں رہے بلکہ اس کی دکان میں رہے
 عورتیں اور لڑکیاں دونوں ساتھ ہیں اگر فرمایا دکان یعنی جب آخرت کے نائل کرے عورتیں اور لڑکیاں
 ساتھ ہونی سو خدا تعالیٰ کی نعمتیں خوب بر تو کرے کہ باقی بکریہ سب چیزیں شکوہ عورتی میں دکان میں
 ہو تو عورتی گزروں سے لی ہیں اس کے نام کے ساتھ انشاء اللہ میں ڈیرہ دیا۔

کتبہ اشرف علی

روح

نکاح کرنا اور نس بڑھانا یعنی جس مرد یا عورت کو جس سے روکنے اور چھو
 اس کے سے کبھی تعلقات کے دن پہلے اور کبھی بعد سے درجہ تیسرا یا چوتھا ہی ہے کہ نکاح
 کر کے چنانچہ (مسل) ابن ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جس کی بی بی نہ ہو اور لوگوں سے غرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مال والا
 ہو تب بھی وہ محتاج ہے، آپ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (پھر فرمایا)
 محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جس کے خاوند نہ ہو لوگوں سے غرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مالدار
 ہو تب بھی وہ محتاج ہے، آپ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والی ہو (دوبارہ) ف
 کیونکہ یہاں کا جو مقصود ہے اپنی راحت و سہولت کی خاطر اس کو نصیر ہے جس کی بی بی نہ ہو اور
 نہ اس عورت کو نصیر ہے جس کے خاوند نہ ہو چنانچہ یہ بھی جانتے ہیں کہ نکاح میں بڑے بڑے
 فائدے ہیں دین کے بھی اور دنیا کے بھی چنانچہ (مسل) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کی جو عفت ہو جس میں کھڑکی کا بلوچا نہ ہو
 ہمت رکھتا ہو اپنی بی بی کے حقوق اور سہولتوں کو نکالتا رہتا ہے چنانچہ کہ نکاح زیادہ
 کو چاہیے نہ کہ نکاح اور نہ مکان کو چاہیے نہ کہ مکان اور نہ عورت کو چاہیے نہ کہ عورت
 سے شہینہ سکتے ہیں نہ مالک نہ اس کا دینی نہ دہ ہوتا ہے نہ ہر شے اور نہ ہر شے نہ مالک
 تو میں مذکور ہو چکا ہے اور کچھ آگے مذکور ہوتے ہیں (مسل) حضرت عائشہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے نکاح کرو وہ تمہارے لئے مال لائی (مزار)

ستہ (ایک زانیہ حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی
تفصیلات فرمائی جس کے پاس کوئی باندی تھی اس نے اسکو (دینی) ادب اور عمامہ پہنی اور اسکو
غزیرہ میں شکوۃ از بخاری و مسلم ہفتی ہرے کہ بی بی کا حق باندی سے زیادہ ہے تو اس کو
علم دین سکھائی کسی کچھ تفصیلات ہوگی اور روح دومت میں منہ حکم قرآن سے مذکور ہوا ہے (دوسرے
ہو بر پڑے) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے حق میں دم کو اچھے
برتاؤ کی بیعت کر لیا ہوں تم اس کو قبول کر دو کہ عورت نے بھی پہلی سے پیار ہوئی ہے سو اگر تم
اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا تونہ نام حق دیدینا ہے اور اگر اس کو
اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ بیڑھی رہی اس لئے ان کے حق میں ایسے برتاؤ کی بیعت قبول
کر دو بخاری و مسلم و ترمذی ہفت سیدھا کرنا یہ غلطی کہ ان سے کوئی بات بھی تمہاری بیعت کے
خلاف نہ ہو سو اس کو کشش میں دیا جانی نہ ہوئی اور ہر طریق کی بیعت اس کے معمولی باتوں
میں دگر کرنا چاہئے نیز زیادہ سختی یا بے پروائی کرنے سے کبھی عورت کے دل میں شیدان خلاف باتیں
پیدا کر دیتا ہے اس کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہئے (مگر حکم چن مہر وہ اپنے اپنے روایت کے آداب
کے میں عرض کیا یا رسول اللہ ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ جب تم نامکدور اس کو
بھی کھڑو اشہ جب کہ اپنوس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر دست نہ دینی تصور پہنی غصہ پرست
ناروا اور ب تصور مارنا تو سب جگہ برائے) اور نہ اس کو بڑا کو سنا دو اور نہ اس کے منہ پہن چھوڑو مگر
گم کے اندر اندر رہ کر اپنی روئے کر گھڑت باہر دست نہ دے اور نہ اس کے منہ پہن نہ نہت
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بی بی کو نامکدور سے
چہ شہیدوں کے ختم ہونے پر اس سے ہم بستری کرنے سے بخاری و مسلم و ترمذی ہفت میں ہے کہ خیر
نہیں کی (۱۲) حضرت امہ مدینہ سے روایت ہے کہ میں نے یہودیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت

میں حاضر تھیں اسے میں ابن ام مکتوم (نا بینا) آئے اور یہ واقعہ ہم کو پردہ کا حکم ہونے کے بعد کا ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ میں ہو جاؤ ہم نے عرض کیا وہ نا بینا
 نہیں ہے نہ ہم وہ دیکھتا ہے نہ ہم کو پہنچتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم بھی نا بینا ہو کیا تم اس کو نہیں دیکھتیں
 (ترمذی و ابوداؤد) ف یہ بھی بی بی کا حق ہے کہ اس کو نا محرم سے ایسا گہرا پردہ کرادے کہ نہ اس
 کو دیکھے نہ وہ اس کو دیکھے اور اس میں بی بی کے دین کی بی مخالفت ہے کہ بے پردگی کی ضروریوں
 سے بچی رہے گی اور اس کی دنیا کی بھی حفاظت برائے کہ تجربہ ہے کہ کسی سے جس قدر زیادہ خصوصیت
 ہوتی ہے، اسی قدر اس کی زیادہ تعین ہوتا ہے اور تعین کوئی چیز عام ہوتی ہے اس کے کم نفع ہوتا
 ہے اور پردہ میں یہ خصوصیت ظاہر ہے اس سے تعین بھی زیادہ ہو گا اور تعین تعاقب بی بی سے زیادہ
 ہو گا اتنا ہی اس کا حق زیادہ ادا ہو گا تو پردہ میں بی بی کا دنیا کا نفع بھی نہ زیادہ ہوا۔ آگے فائدہ
 کا حق مذکور ہوتا ہے (مسئلہ) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں
 کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو عجدہ کرے تو بی بی کو حکم دیتا کہ شوہر کو عجدہ کرے (ترمذی) ف اس سے
 کتنا بڑا حق شوہر کا ثابت ہوتا ہے (مسئلہ) ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے ان ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں کھڑکی ہے اللہ علیہ وسلم کی جان سے
 عورت اپنے پردہ رکھ کر حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے گی (ابن جبر) ف
 یعنی صرف نماز و روزہ کر کے یوں نہ سمجھ بیٹھے کہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا وہ حق بھی پورا ادا
 نہیں ہوا (مسئلہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کی نماز
 اس کے سر سے آگے نہیں بڑھتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) جو اپنے خوند کی نافرمانی کرے جب تک اس سے
 باز نہ آجائے (اور وسطہ سفیر طبرانی) یہاں تک نکاح کی تائید اور حقوق کا مضمون ہو چکا البتہ
 نکاح سے روکے واپس کوئی قوی نذر ہو تو اس حالت میں نہ مرد کے لئے نکاح ضروری رہتا ہی

نہ ہو رہے تھے تو عذریوں میں لے کر حضرت ابوبکرؓ کو بیان کیا کہ میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ
 ایک شخص نے اپنی بیٹی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیا اور عرض کیا کہ یہ میری بیٹی ہے جس سے
 نکاح کرنا ہے آپ اس لڑکی سے فرمایا نکاح کے بارہ میں اپنے پیارے دوستوں سے پوچھ لیں اس نے
 عرض کیا کہ ہم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے اس سے نہ ہرگز نہ ہرگز آپ
 مجھ کو یہ نہ بتا دیں کہ زونہ حق بی بی کے ذمہ کی ہے آپ نے فرمایا اس میں سے جو چاہے اسے حقوق کا
 ذکر ہے اس نے عرض کیا کہ تم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے کہ نکاح نہ کرنا
 آپ نے فرمایا عورتوں کا نکاح جب وہ شہر یا انتہا پر ہوں بیرون ان کی اجازت کے کرو
 اگر نہ ہو تو شہر یا انتہا پر نہ آؤ کہ اس کو ابید نہ دے کہ قارہ کا حق اور اگر سکوں گی آپ نے اس کو
 خبر نہیں فرمائی کہ عوف بن مالک شہمی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 میں ہر وہ عورت جس کے سر پر خنجر نہ ہو نہ شہر یا انتہا پر ہوں تو اس کا نکاح باطل ہے
 یہ ہے حج کی نئی انہ شہادت کی انگلی یعنی ایسی عورت جو اپنے نام نہ سے ہو نہ ہوئی ہو اور شان و
 شوکت والی اور حسن و جمال والی ہے جس کے طالب نکاح ہر ایک ہو سکے ہیں مگر اس سے نکاح نہیں ہو
 سکتا کیونکہ خدمت کیلئے مقید کر دیا یہاں تک کہ (میانے ہو کر) جدا ہو سکے اور گئے اور وہ
 شہر یا انتہا پر نہ ہو نہ عورت کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ مسرت نکاح کرنے سے بچے بہرہ باد ہو نہ
 پہلی حدیث میں پہلے نکاح کا اور دوسری حدیث میں دوسرے نکاح کا مذکور ہے یہ عورت کیلئے
 تھوڑے آدمی کے لئے ہے کہ عوف بن مالک شہمی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب ایک سواری سنہ ہو یعنی پیچھے صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اپنے دوستوں سے
 قریب گزرے تو جس میں فتوں کی کثرت ہوئی اور یعنی روایت میں دوسو برس آئے ہیں ان کا
 فی عین تخریج لغوی علی حدیث ابن عباسی و اختابنی سو اسی آدمی کو شمار نہ کرنے سے دونوں کا

روح البشیر و کرم

دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا۔ اس سے دین میں نچھٹی اور دن میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ہمیشہ یوں رہے کہ دنیا ایک دنیوی درجہ کی چیز اور کچھ ختم ہونے والی ہے جس کو اس کرانچی عمر تو بہت ہی جلد گزر جائے گی اور آخرت ایک شاندار چیز اور آنے والی ہے جس میں موت تو بہت ہی جلد آنکری ہوگی پھر لگا تار یہ واقعات ہونا شروع ہو جائیں گے قبر کا ثواب عذاب، قیامت کا حسب کتاب، جنت و دوزخ کی جزا و سزا۔ اسی مضمون کی چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی مثلاً عورتیں ہیں۔ اور بیٹے ہیں۔ اور لگے ہوئے ڈھیر میں سونے اور چاندی کے اور نشان لگے ہوئے حصے ہیں اور دوسرے موافقی ہیں۔ اور زراعت سے (لیکن) یہ سب مستعملی چیزیں ہیں دنیوی زندگی کی اور انجی م کار کی خوبی (کی چیز) تو اللہ ہی کے پاس ہے جو بوجہ موت کے کام آؤں گی جس کی خبر دینے کا آگے حکم ہے یعنی آپ (ان لوگوں سے یہ) فرمائیے کہ کیا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو بدرجہا بہت ہو ان (مذکورہ) چیزوں سے دوسروں ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ان کے ایک حقیقی کے پاس ایسے ایسے ہیں (یعنی بہشت) جن کے پاس میں ہرگز جاتی ہوں (بہشت) میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے ایسی چیزیں ہیں جو دوسرے صاف ستھری کی ہوتی ہیں اور ان کیسے خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (۲) آل عمران (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دنیا میں تمہارے پاس ہے وہ ایک نذر

ختم ہو کر رہے گا (خواہ زوال سے یا موت سے) اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ کو رہے گا
 رہے گا (فرمایا اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ ہمیشہ
 ہمیشہ کو باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک دینی آخرت میں سے دنیا سے تو آپ کے
 اعتبار سے بھی (بدتر ہے) بدتر ہے اور امید کے اعتبار سے بھی (بدتر ہے) بدتر ہے یعنی اعمال صالحہ
 بدتر جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہوں گی اور اس سے بھی زیادہ ثواب
 ملے گا بخلاف متاع دنیا کے کہ اس سے خود دنیا ہی میں امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور آخرت میں
 تو احتمالات ہیں (کہتے ہیں) فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم خوب جان لو کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی
 حیات (بہ گزشتہ اشتغال مقصود نہیں کیونکہ) وہ محض لہو و لعب اور ایک خواہری زینت
 اور باہم ایک دوسرے پر فخر و رفاقت و جمال ہیں اور دنیاوی بہ و کمال ہیں اور اموال
 اولاد ہیں ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ تہمت ہے آگے دنیا کے زوال کو ایک مثال سے
 بیان کر کے فرماتے ہیں اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں) کفاس کے لئے عذاب شدید
 ہے اور راہ ایمان کیلئے خدا کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے (حدید) فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے بدتم دنیاوی زندگی کو تہمت دے سکتے ہوں نہ کہ آخرت دنیا سے بدتر ہے اور
 چار روایتیں (حدیث) مستورہ وین شہادت سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا فرماتے تھے کہ دنیا کی نسبت بتقریب آخرت کے نہ صرف ایسی ہے جیسے تم ہیں
 کوئی شخص اپنی آنکھیں دیر میں ڈالے چہ جائیکہ گنہگار کے لئے کہ واپس آتی ہے اس پانی کو جو
 نسبت تمام دریا سے ہے وہ نسبت دنیا کو آخرت کی بدتر ہے (حدیث) حضرت جابر سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گنہگار کے ٹہرے ہوئے بکری کے بچے پر زور پانے
 دنیا یا تم ہیں کون پسند کرتے ہے کہ یہ (مردہ بکری) اس کو ایدہ بکری کے بدتر ہے جس کو کون غرض کی

حیرت و اندیشہ میں مبتلا ہو کر رہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک نبی حدیث میں روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جو فکر کرتی ہوئی جا رہی ہو اور یہ آخرت پر جو غور کرتی ہو اور یہی ہو اور وہ لوگوں میں سے ہر ایک کو کچھ فرزند ہیں سو اگر تم یہ کہو کہ دنیا کے فرزندوں میں جو تو ایسا کرو کیونکہ تم ان دارالاعمال میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہو اور تم ان کو آخرت میں ہو گے اور وہاں عمل ہوگا (صحیح) ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (جبکہ ترجمہ ہے) کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے چاہتا ہو اس کے سپرد تمام کچھ حوالہ دیتا ہے اور یہ آیت فرمایا جب لوگ دنیا میں داخل ہوتا ہو وہ شاد ہو جاتا ہے عرض کیا کیا رسول اللہ کیا سبکی کوئی علامت ہیں جس کو اس در کی طرف ہوجائے آپ فرمایا ہاں دیکھو کہ گھر سے رو دینے کی دنیا سے کنڈی اور ہمیشہ رہنے کو گھر کی طرف دینے کی طرف توجہ ہو جائے اور موت کے آگے آئیے پہلے تیار ہو جائیں یہی بات نکلیا ہے ان میں سے ان کے معنوں کا آگے آخرت کر دل لگانے اور اس کے خیال کو متنازعہ نہ ہونے اور ہر وقت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کیا کرو نہ توں کو قطع نہ ہوئی جہ کو مٹی موت کو ترندہ کی سنائی دے مابعد (مات) عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت خوف و ہراس ہے تو نہ خوش ہو نہ غم نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کی تدبیر کر مٹی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بجا رہے تو ان پر تو بکسر نہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے گھر سے پھر فرمایا دنیا میں اس طرح رہے گویا وہ پانی میں سے پانی پیتا ہے جو اس کے پاس ہے اور وہ اس سے نہیں بچتا نہ جہ سے کسی طرح رہے گویا تو اس میں چاہے رہا ہے جبکہ بالکل زہر میں ہے اور جنت نہ ملے فرمایا کرتے تھے جب کا وقت آئے تو صبر کرو وقت کا انتظار کرو جب ان کا وقت آئے تو شہر کا وقت کا انتظار مت کرو (صحیح) برابر بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موت ہوئی تو دنیا سے آخرت کو ہنس کر لے کر جاتا ہے اس کے پاس سفید چادر اور لفافہ ہے اور اس کے پاس جنت کی کھن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر اس کے الموت سے ہیں درختے ہیں کہ اس کے پاس ساتھی کی مغفرت اور رضامندی کی طرف سے ہیں پھر اس کے پاس کوڑیے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ہاتھوں میں سے جیتے

اور اسکو اس کفن اور اس خوشبو میں رکھتے ہیں اور اس پر مشک کی سی خوشبو بکھرتی ہے اور اسکو سیر
 روئے چڑھتے ہیں اور زمین پر بندھے ہوئے فرشتوں کی جس جماعت پر گندہوتا ہوا چڑھتے ہیں یہ پاک روح
 کون ہے یہ فرشتے اچھے اچھے انقباطے اس کا نام بتاتے ہیں کہ یہ فلان فلان کا بیٹا ہے پھر آسمان دنیا تک
 اسکو پہنچاتے ہیں اور اس کو دروازہ کھولتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب
 فرشتے اپنے قریب والے آسمان تک اسے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اسکو پہنچایا جاتا ہے
 حق تعالیٰ فرماتا ہے میری بندہ کا عمل نامہ عسیں میں لکھو اور اسکو سوال جواب کے لئے زمین کی طرف لیجاؤ
 سو اس کی روح اس کے بدن میں واپس باقی ہے مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی بلکہ اس عالم کو مناسب
 جسکی حقیقت و کیفیت معلوم ہوگی پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے
 میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر کہتے ہیں یہ کون ہے جسکی یہ
 جو کہ میں بھیجے گا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک چکر والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے صحیح صحیح جواب دیا اس لیے جنت کا فرش کرو اور اسکو جنت کی پوشاک
 پہنا دو اور اسکو جنت کی طرف دروازہ کھولو سو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور اس کے
 بعد سی حدیث میں کافران بیان کیا گیا جو باطل اسکی فہمی راہدہ ہوں اسے بدیہ واقعات ہوں گے
 الف سور پھونکا جاوے گا ب سب مرنے والے زندہ ہوں گے ج میں سدا رہنے کی بڑی ہولیں ہوں گی۔
 د حساب کتاب ہوگا و اعمال تو لے جائیں گے کسی کے حق رہیا ہوگا اسکو نیکیں ملنی جائیں گی و خوش ہوں گے
 کو جہنم کو شرا کا پانی ملے گا پھر اٹھ کر چلتا ہوگا ح یعنی گنہگار ہوئی ہے جہنم میں عذاب ہوگا ط
 ایمان و ایمانی شفاعت ہوگی جی جنتی جنت میں جاویں گے وہاں حق تعالیٰ کا دیدار ہوگا ان سب
 واقعات کی تفصیل اکثر مسلمانوں کے کان میں بار بار پڑی ہے اور جس نے سن ہو یا پھر معلوم کرنا چاہتا ہے شرا
 رفیع الدین صاحب کاتبات: ملہ رو پڑھ لے۔ ان سب باتوں کو سوچ کر ہی سوچنے کا زیادہ وقت نہ
 ملے تو سوتے ہی وقت ذرا اچھی طرح سوچ لیا کرے یہ سب باتیں مشکوٰۃ میں لکھی ہیں۔

اشرف علی

روحِ امیرِ مومنین

گناہوں سے بچنا۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس میں سے بھی نہ ہوتی تب بھی یہ سوچ کر اس سے بچنا
 ضروری تھا کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو جاتی ہے اگر دنیا میں کوئی اپنے ساتھ احسان
 کرتا ہو اس کو ناراض کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات تو بندہ کے ساتھ بے
 شمار ہیں، اس کے ناراض کرنے کی کیسے ہمت ہوتی ہے اور اب تو سزا کا بھی ڈر ہے خواہ دنیا
 میں بھی سزا ہو یا آخرت میں آخرت میں جہنم دنیا میں ایک سزا یہ بھی ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے
 کہ دنیا میں دنیا کی نعمت اور آخرت میں وحشت ہو جاتی ہے اور اس کا ثمر یہ ہوتا ہے کہ اس سے
 دل کی غیبتوں اور دین کی گنجشگی ہوتی رہتی جیسے رش بہت و عیم کے شرور غمغموں سے بھی یہ صرف
 محسوس ہوتا ہے کہ اس بات میں تو گناہ کے پاس پاس بھی نہ دیکھتا ہے۔ تو اس دن کے گناہوں خواہ
 ہاتھ پاؤں کے خواہ زبان کے چہرہ خواہ وہ اللہ کے حقوق ہوں خواہ نہ وہ ان کے ہوں اور یہ سزا
 تو سب گناہوں میں مشترک ہے۔ بعض گناہوں میں سزا ہے کہ دنیا میں سزا دے دے گی ان سب
 باتوں کے متعلق حدیث بھی ملتی ہے۔ علیہ السلام پر بہت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ گناہ فرمایا جو کہ گناہ ہے اس کے بدلے میں دوزخ میں دھبہ دھبہ جاتا ہے اور توبہ و استغفار
 کر لیا تو اس کا توبہ جاتا ہے اور گناہ میں زیادتی کی تو وہ (سیدہ دہبہ) اور زیادہ
 ہو جاتا ہے جو کہ سب دوزخ میں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے ایسا کیا ہے اس نے اپنے لیے
 دوزخ میں دوزخ کو گنجشک کیا۔ کہ ان کے ان لوگوں پر ان کے ان لوگوں پر ایسا کیا ہے انہوں نے
 دوزخ میں دوزخ کو گنجشک کیا۔ کہ ان کے ان لوگوں پر ان کے ان لوگوں پر ایسا کیا ہے انہوں نے

۱
 کہ جس نے فرمایا اپنے گناہ سے بچنا کیونکہ یہ گناہ کیلئے نذرانہ ہے اور جو گناہ کیلئے نذرانہ ہے
 زکریاؑ اس میں مانگ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے
 پیاری اور درانہ تین دون سن لو کہ تمہاری پیاری گناہ میں اور تمہاری بڑی اور استغفار ہے (عبد بن
 ترغیب از بیہقی وان شہد انہ قول قتادہ) (مسلم انہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ دونوں میں ایک قسم کا رنگ لگتا ہے یعنی گناہ اور اس کی معافی استغفار ہے۔
 زکریاؑ ترغیب از بیہقی (مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک آدمی جو عیوب و کمالات
 رزق سے گناہ کے سبب جس کو وہ اختیار کرتا ہے (یعنی جزا اور اعمال اذیت احمد غالب) خدا تعالیٰ
 میں بھی مجرم ہو جاتا تو بھی ہوتا ہے اور رزق کی برکت سے مجرم ہو جاتا ہمیشہ ہوتا ہے (مسلم)
 عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
 تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے گئے یا نبی چیزیں ہیں میں خدا کی پناہ پاتا ہوں کہ تم لوگ
 ان کو پاؤ جب کسی قوم میں بے حیائی کے افکار علی الانا ملن ہونے لگیں وہ طعون میں مبتلا
 ہوں گے اور ایسی ایسی جالیوں میں گرفتار ہوں گے جو ان کے بڑوں کے وقت میں بھی نہیں
 ہوئیں اور جب کوئی قوم اپنے تئیں میں کمی کی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوں گے
 وہ نہیں بنیں کسی قوم نے زکوٰۃ کو گرہ نہ کیا جائے گا ان سے باران رحمت اگر بہاؤ بھی نہ
 جمے تو بھی ان پر بارش نہ ہوتی اور نہیں ہمہ شکنی کی کسی قوم نے مرسد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ
 ان پر ان کے دشمن کو غیر قوم سے پس پھرے لیں گے ان کے ہواں کو دین جزا اور اعمال از
 ابن ماجہ (مسلم) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں نیابت علی ہر ہوتی اللہ تعالیٰ
 ان کے دلوں میں رعشہ لہتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرتے ہیں ان پر دشمن مسلط کر دیا گیا
 (ماک (مسلم) تو باتوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب زمانہ

آپ ہے کہ گذر کی تمام برکتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بائیں کی جیسے کھانے
 والے اپنے خون کی طرف ایک دوسرے کو پھرتے ہیں ایک کہنے والے نے عرض کیا اور تم اس روز
 رکیاں شمار میں کم ہوں گے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑا اور ناکارہ
 ہو گے جیسے روئیں کوڑا آج تا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت کال
 دیگا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈالے گا ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ یہ کمزوری کیا چیز ہے۔
 (یعنی اس کا سبب کیا ہے) آپ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت نفرت (ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و
 ذیہ یار و مسند احمد علی) اللہ تعالیٰ نے کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو اس سے رکن ہوں گے، اترتا ہوا پناہ ہے
 بچے بکثرت مرے۔۔۔ وغیرہ ہیں۔۔۔ جو باقی ہیں۔۔۔ بین حجاز اور عمل ان بن ابی الہیاء (مک)
 ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بادشاہ ہوا
 کا مالک ہوں بادشاہ ہوں دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں میں ان کو
 بادشاہوں کے دل کو ن پریمت و شفقت کیسے تو چیرتا ہوں اور جب بندے نہ فرمائی کہتے ہیں
 میں ان بادشاہوں کے دلوں کو غضب اور عقوبت کیسے ہاتھ چیرتا ہوں چہ و دان کو بھونکنا
 کی تکلیف دیتے ہیں (آؤ مختصر) (ابو یوسف) (مسند) و ہر ایک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی امیر صلی اللہ علیہ وسلم کو
 جب میری برکت کی جوتی ہے میں رنجی ہوتا ہوں اور جب رنجی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور
 میری برکت کی کوئی انتہا نہیں اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضبناک ہوتا ہوں اور انت
 کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہنچتا ہے زمین جزا اس عموں از احمد و فہ
 منصب نہیں کہ سات پشت پر لعنت ہوتی ہے ہا کہ منصب یہ ہے کہ اس کے نیاک ہونے سے جو
 اور کو برکت ہوتی وہ نہ رہے گی (مسند) و کثیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب بندہ
 اللہ تعالیٰ کی بے غمی کرتا ہے تو اس کی تعزیت کرے وہ خود بخود چھوڑنے لگتا ہے (عین حجاز و ابن ماجہ)

فساد :۔ ثبوت میں زیادہ تر مطلق گناہ کی زمرہ میں مذکور ہیں اب بعض شے گناہوں کی خاص
 شے نہیں بلکہ شرعی کی جاتی ہیں (مثلاً) بیعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت
 فرمائی سو دکانیہ واسے (یعنی لینے واسے) پر اور اس کے ٹکڑے دے دینی لینے والے) پر اور
 اسکے ٹکڑے دے والے پر اور اس کے گواہ پر اور فرمایا یہ سب پر ایسے ہیں (یعنی باتوں میں) (مسلم)
 (مسلم) ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہائے کے بعد سب کو ترا
 گناہ دیر ہے کہ کوئی شخص مہمان اور اس پر دین دینی کسی کا حق دے لی ہو اور اس کے ادا کرنے کے
 لئے کچھ نہ چھوڑ دے (امام ترمذی) (امام ترمذی) ابن جریر ہرقاشی اپنے چچ سے روایت کرتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو نعمت گناہ سنو کسی کا دل نہیں بدون اس کی
 خوش دلی کے (یعنی بددلی) (مسلم) (مسلم) جب کہ کسی کا حق چھین لینا اگر جیسے
 کسی کا قرض یا میراث کا حصہ وغیرہ بددلی سے چھین لیا جائے یا شتم و سب سے لیا جائے
 وہ بھی ایک نعمت سے محروم ہے (مسلم) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 کسی کی زمین سے بدون حق کے ذرا سی بی بیٹا (حمول) ایک حدیث میں ایک باشندہ یہاں
 اس کو قیامت کے روز ساتوں زمین میں دھنسا جائے گا (بخاری) (مسلم) عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت
 لینے پر (ابوداؤد و ابن ماجہ و ترمذی) اور ثوبان کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے اور لعنت فرما
 ہے اس شخص پر جو ان دونوں بیچ میں ایسا کرے کہ وہاں جو رشوت دیتی ہے (مسلم) (مسلم) ہر
 بدون رشوت دینے کا عالم کے ظلم سے منع ہے سیکے وہاں دینا جائز ہے مگر لینا وہاں بھی حرام ہے
 (مسلم) عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا
 (بخاری) (بخاری) سب نشہ کی چیزیں (مسلم) (مسلم) جوئے میں ہمہ داری وغیرہ

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حکم ارشاد فرمایا ہے کہ کسی بھینٹ کو کسی مہکم کے پاس مت بھیج دو کہ وہ
 اس کو قتل کرے (یا سیر کوئی ظلم کرے) اور جو درست کردہ زکوٰۃ ترسی و ابوداؤد و نسائی (امداد گناہوں پر
 عذاب کی وعیدیں آتی ہیں) حقدار سے کسی کو نہ منہ کسی پر طعن کرنا یا برحق سے پکارنا۔ بدگمانی کرنا یا سید کا عیب
 تلاش کرنا غیبت کرنا۔ جو بڑا بھلا کہنہ چینی بھٹا دور وہ ہوتا یعنی اس کے منہ پر ایسا اس کے منہ پر نہ پڑے۔ اہمیت نظر
 دھوکہ دینا۔ عار دانا کسی کے نقصان میں خوش ہونا یا بکتر و فخر کرنا یا ظلم کرنا۔ ضرورت کی وقت باوجود قدرت کے
 بدو نہ کرنا کسی کے مال کا نقصان کرنا کسی کی آبرو پر ہمدردی نہ پھیلنا۔ چھوڑوں پر رحم نہ کرنا۔ بڑوں کی عزت نہ کرنا
 جھوٹوں کی حقیقت کی موافق نہ مت کرنا کسی دنیوی رنج سے بولن چھوڑ دینا جاندار کی تصویر بنانا زمین
 پر سرور دہنی کا دعویٰ کرنا۔ جسے کو بھیک مانگنا۔ ان امور کے متعلق آیتیں و حدیثیں روح جم و نور دہم میں
 گنہگار ہیں۔ دیکھو مثلاً ان کا کافروں کا یا فاسقوں کا سا لباس پہننا۔ غور توں گیت مردانہ وضع بنانا
 جیسے مرد ہو تو پہننا ان کا بیلن مشحون بست وچم میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور بہت گناہیں۔ نمونہ کھوسا
 پر لکھ دیکھو سب سے پہلے یہ ہے کہ جب گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرنا ہے کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے
 ہیں چنانچہ (مسند احمد) میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ
 کرنا یا ایسا ہے جیسے اس کو گناہ ہی نہ تھا یہی ہے۔ مرفوعاً و شرح السنہ و توفیق البتہ حقوق العباد میں توبہ
 کی یہ بھی شرائط کہ اس کے حقوق سے بھی معاف کر لے چنانچہ (مسند احمد) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ذمہ اس کے بھائی یا مسلمان کا کوئی حق ہو اور وہ گناہ کرے کسی چیز کا اس
 کو آج معاف کر لینا چاہیے اس سے پہلے کہ نہ دینا ہو کہ نہ درہم ہو کہ نہ بخاری، مراد قیامت کا دن ہے۔ بتیسرا
 دینا اس کے پاس کوئی نیکیاں ہو تو بقدر اس کے حق کے اس کے ایلیا بائیں کا اور صاحب حق کو
 دینا یا بویگا) اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو دوسرے گناہ لیکر اس پر دینے جاویں گے
 (یعنی جمع فوائد از مسلم ترمذی) یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لی ہیں اور بعضی حدیث جو دوسری
 کتاب کو ہے وہیں نقل نہیں کی گئی ہے۔

اشرف علی غفرلہ

شرح نصیب و رسوم

عجب کرنا اور شکر کرنا۔ انسان کو چون کہیں پیش آتی ہیں خواہ ان تیار ہو یا نہ ہو وہ غیر اختیار سے ہوتا ہے۔
 دو طرح کی ہوتی ہیں تو نصیبیت کو ان میں سے پہلی ہے یہی حالت کہ جس سے نصیبیت ہوتی ہے۔
 سب پر خوش ہونا اور اپنی مصیبت سے اس کو زیادہ سمجھنا اور زبان سے نہ کہنے بلکہ دل سے نہ کہنے اور اس
 نعمت کو کتنا بوس میں ہستیاں کرنا یہ شکر ہے اور باوجود ان نصیبیت کے کہ رقیب ہیں ہوتے ہیں ہرگز اس کو ان
 سے اپنی اور ناگوار کی ہوتی ہے یہی کوئی سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہی کوئی نصیبیت رکھی ہے اور
 شکر بیت نہ کرنا اور اگر کوئی حکم سے اس پر نصیبیت ہے تو اس سے ہرگز ہرگز کوئی نصیبیت ہے تو
 نصیبیت ہی سے اس کی سبب کرنا وہ پیشان نہ ہونا یہ نصیبیت ہے جو کہ نصیبیت ہے اس سے اس کا
 میں نہ کرے بہت بھی کرتا ہوں اور نہ دیکھتی کرتا ہوں اس کے نصیبیت پیش آنے والے موقع
 بلکہ نشان کے بتاتا ہوں یہ نصیبیت متعلق نصیبیتیں اور درمیان نصیبیتیں ہوں وہ نصیبیتیں یہ ہیں مثلاً نفس میں
 کے کاموں سے گھبراہٹ اور نصیبیت سے یا گناہ کے کاموں کا تو خدا کرتا ہے خواہ نماز و روزہ سے جی چراتا
 ہے یا عوام آمدنی کو چھوڑنے سے یا کسی دینی دنیا سے بچتی ہے ایسے وقت بہت کر کے دین کا کام
 کو بجا رکھتے اور مذہب کے اچھے دونوں جگہ کسی قدر تکلیف ہی ہو کیونکہ بہت جلدی اس تکلیف
 سے زیادہ آرام اور مزہ دیکھتے ہیں اور مثلاً اس پر کوئی مصیبت پڑے گی خواہ فقر و فاقہ کی تو وہ بیماری کی
 خواہ کسی کے مرنے کی خواہ کسی دشمن کے ستانے کی خواہ اس کے نقصان کو جس کی ایسے وقت میں نصیبیت
 کی نصیبیتوں کو یاد کرے اور سب سے بڑی نصیبیت تو ایسا ہے جس کا مصیبت پروردگار کی نصیبیت ہے اور اس
 نصیبیت کو بہ ضرورت انہی نہ کرے اور دل میں بہ وقت اس کا سوچنا بجا نہ کرے اس کو ایک

ایک دفعہ جس سگزن پیدا ہو جاتا ہے ابتداً اس کی طبیعت کی کوئی تدبیر ہو جیسے حیاں مال کا مال کرنا
یا بیاری کی کھانج کر آیا کسی حکمت سے مدد لینا یا شریعت سے حقیقت کر کے بدسلوکی لینا یا دعا
کرنا اس کا کچھ معنائتہ نہیں اور مثلاً دین کے کام میں کوئی نہ ہو کہ ٹوک کرے یا دین کو دلیل کرے
وہ بن جان کو جان نہ سمجھے مگر قانون عقلی اور قانون شرعی کی طرف نہ کرے یہ نصیب کی ضروری مثالیں
ہیں آگے آئیں اور حدیثیں ہیں (مسلم) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور راگتھ کو حب مال و جاہ کے غلبہ سے
ایمان لانا دشواری ہو تو تم مدد و صبر اور نماز سے (بقیہ) یہاں صبر کی حدیث شہادت
خلاف شرع کا ترک کرنا ہے (مسلم) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور محمد بن ابی بکرؓ کی قدر خوف سے
رجو دشمنوں کے هجوم یا حواشے کے زروں سے پیش آئے اور کسی و فقر و فاقہ سے اور کسی قدر مال
اور جان اور پھلوں کی کمی سے دشمن ہواشی مر گئے یا کوئی آدمی مر گیا یا بیمار ہو گیا یا چل و حرکت
کی پیداوار تلف ہو گئی اور آپؐ ان موقعوں میں صبر کرتے و انہوں کو ہنارت سنا دیتے (مسلم)
(بقیہ) (مسلم) اپنی اتوار کے مختصر بیان میں (مسلم) فرمایا جو نہ ہمت باری انہوں
ان مصائب کی وجہ سے جو ان پر آمدی رہے میں واقع ہوئیں اور نہ ان کے تدبیر بدن
کا زور گھٹا اور نہ وہ دشمن کیسے دے دے کہ ان سے ہر چیز اور خیر شام کی باتیں کرنے
لگے ہوں (مسلم) اللہ تعالیٰ کہ جسے صبر و استقامت سے (بقیہ) محبت جو دین کے کام میں
جستہ ثابت رہیں ان میں سے وہ فلاح مند ہوں (مسلم) اور جو بے رحمت و بے رحم ہوں وہ ہلاکت
قدیم میں ہم میں سے (مسلم) چھوٹے سونے کے عیش میں ان کا چرنا کو ضرور بھگدڑ (مسلم) اللہ تعالیٰ
نے ایک عید آیت میں دوسرے اعمال کیساتھ یہ بھی فرمایا اور صبر کرنے والے مدد اور صبر کرنے
والی عورتیں (پھر اخیر میں فرمایا) ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار رکھا ہے
(حزاب) (ف) اس میں سب قسمیں صبر و طاعات پر اور صبر ہی سے اور صبر و صبر

(میں) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیزیں نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عز و جلال یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وضو کا کامل کرنا ناگوار ہی کی حالت میں (کہ کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل ہو) وہ ہوتا ہے مگر پھر بہت کرتا ہے اور بہت قدم ڈالنا مسجدوں کی طرف (یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (موسلم و ترمذی) ف ایسے وقت وضو کرنا صبر کی ایک مثال ہے۔

زمش ابو اندر داور سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دلی محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کیسے کسی چیز کو شریک مت کرنا اگرچہ تیری بوٹیاں کات دی جاویں اور تجھ کو (آگ میں) جھون دیا جائے اور ابن ماجہ و ابی داؤد ایسے وقت ایمان پر قائم رہنا صبر کی ایک مثال ہے اور کسی ظلم کی بردہ کی بوقت جو ایسی بات یا ایسا کام شروع سے موافق ہو وہ شریک اغراض میں داخل نہیں کیونکہ دل ایمان سے بھرتا ہے (میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ کو ایک شکر پر سردار بنا کر دیا (کے سفر) میں بھی ان لوگوں کی حالت میں اندھیر ہی رات میں کشتی کا بادبان کھول رکھا تھا اور کشتی چل رہی تھی) اپنا نکلنے کے اور کسی پکارنے والے نے پکارا اے کشتی والو ٹھہر میں تم کو خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی خبر دیتا ہوں جو اس نے اپنی ذات پر مقرر کر رکھا ہے ابو موسیٰ نے کہا اگر تم کو خبر دینا ہے تو مجھ کو خبر دو اس پکارنے والے نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات مقرر کر لی ہے کہ جو شخص گرمی کے دن میں دروازہ کھولے اپنے کو پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو پیاس کی بدینہ قید میں جب پیاس کی شدت ہوگی) سیراب فرماویگا (یعنی ترغیب)۔

ابن ابی شیبہ (میں) ابی صبر کی ایک مثال ہے (میں) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو مشکل لگتا ہو اس کو دو ثواب ملیں گے (بخاری و مسلم) ف یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

و انوں میں سے اس کے کسی پیارے کی جان بیلوں پھروں کو تو اسے چھوڑ دیا اور نہ ہی اسے تو اسے شمشیر
 کیسے میرے پاس جنت کو کوئی بدل نہیں (بھی رہی) خدایہ پیارا خواہ اور وہ پانی بی ہو
 یا شر ہو یا اور کوئی رشتہ دار ہو یا دوست ہو (ابو موسیٰ اشعر) سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کا بچہ مر جائے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے
 تمہارے میرے بندہ کے لئے کی جان ملی وہ کہتے ہیں ہاں فرماتا ہے تمہارے اس کے دل کا چھلے لینا
 وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے اسے بندہ دے کیسے کہ اسے اس کی آب کی حرور شاکی اور ان کے لئے
 ان کے لئے چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر چھوٹا کر
 نہ بہت محروم رہے احمد و ترمذی (ابو الدرداء) سے روایت ہے (ایک لڑکی حدیث میں) روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے
 اور ان کی طرف توجہ ہو کر سنتا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور ان کی محبت
 پر خوش ہو جاتا ہے ان تین میں ایک وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کو
 تیار ہو گیا جب اس کی شہ میں پانی جاوے (پھر خواہ جان جاتی رہی اور خواہ اللہ تعالیٰ
 نے اس کو دل رب کر دیا اور اس کی طرف سے کائنات ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا اس بندہ
 کو دیکھو میرے لئے کس طرح اپنی جان کو صابری بنا دیا (راہ) تھرا عین ترغیب از طبرانی) یہ صبر
 کا بین ہو چکا اب شکر کے بیڑے کرتا ہو اور یہ شکر جس طرح خود اپنی ذات میں بھی ایک
 ہے اسی طرح اس میں ایک یہ بھی نہایت ہے کہ اس سے ایک دوسری عبادت یعنی صبر
 آسان ہو جاتا ہے غنی طور سے بھی اور طبعی طور سے بھی غنی طور سے تو اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ
 کی نعمتوں کے سواپنے کے لئے خوش ہونے کی (جو کہ شکر میں لازم ہے) دست پختہ ہو جائے

تو محبت و خیر کے وقت یہ بھی سوچئے گا کہ جس ذات پر اس کے اتنے احسانات ہوتے ہیں
 یہ گناہ کی طرف سے کون کیسے بھی پیش آگئی اور وہ بھی ہماری ہی عظمت اور شان
 کے لئے دیکھو اور یہ دنیاوی علوم و ہنر تو اس کو خوشی سے بہرہ داشت کرنا چاہتے ہیں
 دنیا میں اپنے محسنوں کی سختیاں خوشی سے گوارا کرتی رہتی ہیں خاص کر جب بعد میں نہ مہر
 ملتا ہو اور طبعی طور پر اس طرح کہ نعمتوں کے سوچنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ہو جائے گی۔
 اور جس سے محبت ہوتی ہے اس کی سختی ناگوار نہیں ہوتی جیسا دنیا میں عاشق کو اپنے محبوب
 کی سختیوں میں خاص لطف آتا ہے آگے اس شکر کے متعلق آیتیں اور حدیث آتی ہیں اور
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یاد کر دو میں تم کو درجست سے یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور
 شکر کری نہ کرو (بقیہ) (۱۹) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم بہت بندہ جزا دیں گے شکر کرنے
 والوں کو (آل عمران) مثال فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے میں تم
 کو زیادہ نعمت دوں گا (نور اودنیا میں) بھی یا آخرت میں تو ضرور اور اگر تم نہ شکر کری
 کرو گے تو یہ سب کچھ (۲۰) میرا غضب بڑا سخت ہے (ن شکر کری میں) اس کا احتساب ہے
 (ابن جبر) (۲۱) میں نے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پیغمبر میں ایسی چیزیں ہیں کہ وہ جس کو چاہے شکر کرے یا نہ کرے میں اس کا شکر نہیں کرتا
 نہ بات ذکر کرنا یا اور بدعتیں پروردگار نے بنی بنی جو بنی اور شہرہ ہمارے میں سے
 خیرات ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی وقت ملائی نہیں کہ انسان پر کوئی نہ کوئی خدمت
 نہ کرتی ہو تو وہ صیغہ کہہ کر اٹھتا ہے کہ میں اس خدمت پر شکر کروں جو دو مہر میں سے ہے کہ تم
 جو میرا شکر کرو گے میں تم کو دیکھوں گا اور جو نہ شکر کرے گا میں اس کو دیکھوں گا اور اس میں
 جو کہ یہ بے شک ہے کہ میں اس کو دیکھوں گا اور جو نہ شکر کرے گا میں اس کو دیکھوں گا اور اس میں

شرح بہشت چہارم

مشورہ کے قابل کاموں میں دیانتداری خیر خواہیوں سے مشورہ لینا اور آپس میں محبت و ہمدردی اور اتفاق رکھنا اور معاملات یعنی لین دین وغیرہ میں اور معاشرات یعنی میں جہاں میں اس کا خیال رکھنا کہ میرے ہاتھ سے کسی کو نقصان یا میری بات سے کسی کو دھوکہ نہ ہو اور اس کا نام صفائی معاملہ ہے اور اس کا خیال رکھنا کہ میرے برتاؤ سے کسی کو نقصان تکلیف یا باطنی تنگی یا پریشانی یا گرائی نہ ہو اور اس کا نام حسن معاشرت ہے یہ تین چیزیں ہوں مشورہ اتفاق صفائی معاملہ حسن معاشرت اور یہ تینوں چیزیں مستقل طور پر بھی مقصود ہیں (یعنی ان کا لگ ا لگ بھی ملے) آگے آئیوالی آئیوں اور حدیثوں سے معلوم ہو گا اور ایک کا دوسرے سے خاص تعلق بھی ہے مثلاً مشورہ پر کسی وقت بھر دوسرے ہو سکتا ہے جب مشورہ و اول میں باہم محبت و اتفاق ہو اور محبت و اتفاق اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب ایک کو دوسرے سے کوئی نقصان یا تکلیف ظاہر ہی یا باطنی نہ پہنچی ہو اسی طرح دوسری طرف سے نہ کسی کو تکلیف یا نقصان پہنچانے کا خیال نہ پورے طور سے تب ہی ہو سکتا ہے جب اس سے محبت و ہمدردی ہو اور اتفاق و محبت کو پوری ترقی اس سے ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے مشورہ میں شریک رکھے اس خاص تعلق کی وجہ سے ان تینوں چیزوں کو مشل ایک ہی چیز کے قرار دے کر سب کا منہ ہی نہ کر لیا جاتا ہے اب ترتیب ایک ایک بیان کرتا ہوں مشورہ اول میں دنیا کا بھی فرق ہے کہ اس سے کاموں میں فلسفی کم ہوتی ہے چنانچہ دسائے ہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں ان کے ساتھ کام کرنے کی طرف سے جو اور بندہ کی زندگی ان کی طرف سے ہے دین داری

من ہو یہ موجب خوف تو اس دشمن کو فوراً مشہور کر دیتے ہیں۔ اس میں کسی رنج و غم اور ایسے جتن و
 آگے جانے کا بھی وہ غلط ہوتی ہے کبھی اس کا مشورہ کرنے میں غفلت نہ ہو (یعنی) اور اگر ایسے خود
 مشہور کرنے کے یہ لوگ میں دشمن کو سوال شدہ فی اللہ غلبہ و سلم کی رائے کے اور چہ اور چون کہ
 ایسے امور کا سمجھنا میں دشمنی کا برہنہ ہے ان کی رائے کے اور چہ تو اس کے ذریعہ نہایت تو سکا
 وہ حضرات پہچان سکتے جو ان میں تحقیق کر لیا کرتے ہیں پھر جیسا یہ حضرات تمہارا مدد کرتے ہیں ان
 خیرہ رائے والوں کو چاہئے کہ تمہارا دشمن اور اس کے پیچھے کھانڈا رو کر ان کو دور رہو اور
 ہو گیا البتہ جو اخباریں وہ دے اندر ہو اس کا منہ بند نہ ہو کہ میں یہ کہتا ہوں یعنی وہ
 پائے سے (ایک لفظ حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسی بیٹے کی
 تلاش کرتے تھے اور دن صبح لوگوں سے پوچھتے رہتے کہ (میں) لوگوں میں کیا واقعات (ہو رہے) ہیں
 دین شمول ترمذی، اتفاق (میں) فرمایا اللہ تعالیٰ نے و مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سمعہ
 کو یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو اس طور پر کہ باہر سب منفق بھی رہا اور باہم منافقتی مت کرو
 (آل عمران) (یعنی) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان (مسلمانوں) کے دلوں میں اتفاق پیدا کر دیا
 و اتفاق اس کے موقع پر ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اتفاق بڑا نفع دینے والا ہے فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے و ترمذی میں ہے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت رکھو تاکہ میں کرو کہ
 کوئی کام صرف شریعت کے اندر ہی نہیں بلکہ شریعت کے اندر ہی نہ ہو بلکہ شریعت کے اندر
 ہو جائے (میرے) تو میں اللہ و رسول کے ایک کو دوسرے سے شوق نہ کرنا اور ایک دوسرے کی بات نہ
 اور تمہاری ہر بات میں میری عزت ہو اور میری عزت سے پہلے نہ ہو اس میں اللہ تعالیٰ کی عزت
 ہو جس سے میری عزت ہے اتفاق (میں) اس میں اتفاق کی برائی اور اس کے چار چار ہونے
 کی اہمیت یعنی دین کا ہونا مذکور ہے (یعنی) اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جی نہیں پتا رہا کہ سترہ برس سے ابوابِ وادیب کی طرف سے کون سا دروازہ کھلا رہا ہے۔
 جس میں جگہ محدود رہے اور کون سا کونسی جگہ چلتے تو کھڑے ہو کر دیکھ لیں اور انہیں ایک جگہ پر لے آئیں
 اللہ تعالیٰ تم کو رحمت میں لکھی جگہ دیکھ اور حبابِ زمینی کی صورت میں یہ کون سا دروازہ کھلا رہا ہے
 کہ خواہ غصوت کی ضرورت کے اٹھائے اور خواہ دوسری جگہ پہنچنے کیلئے اٹھائے (جواب: اس بار شائع حدیث
 عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری باریکی رات میں راول، بہتر پر پیس گئے
 پھر اتنا ہی توقف فرمایا کہ آپ نے یہ سمجھ کر میں سوچا کہ یہ دروازہ آہستہ سے لپ اور میں مہار کے آہستہ
 سے پہنچے اور دروازہ آہستہ کھولا اور باہر تشریف لے گئے پھر دروازہ آہستہ سے بند کر دیا رات میں
 تشریف لیئے اور اداسی پر اسکی وجہ میں یہ فرمایا کہ میں یہ سمجھ کر سوچا کہ میں نے تمہارا حجاب
 پسند نہیں کیا اور مجھ کو اندیشہ ہوا کہ تم جاگ کر اٹھو اور انہیں مسلم) حدیث میں صرف
 مذکور ہے کہ آپ نے اس کے آہستہ سے کہ نہرت، شہر کو تکلیف نہ ہو خواہ جائے کی بھی خبر
 صرف گھبراہٹ کی رہی نہ نہرت مقدسے ایک، نبی حدیث میں روایت ہے کہ تین روز
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھے یہاں تک کہ بعد میں آکر لیٹ رہے
 حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے چنانچہ انہوں نے سوئے جائے دونوں کو
 احتمال ہوتا تھا اس لئے صوم تو فرماتے کہ شاید جاتے ہوں مگر یہ آہستہ فرماتے کہ اگر بگئے
 ہوں تو سن لیں اور اگر سوتے ہوں آنکھ نہ کھلتے (یعنی مسکرمی عدم) حسن حدیث کے مضمون میں
 جگہ محققہ یکھد یا اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے رہا کہ ابوابِ معاشرت اور دروازے کھلتے رہے
 کہ شہر سے ہزاروں مینوں کے زبان تاک ضرور دیکھ لیں یا سن لیں اور یہ سب چیزیں شکوک سے
 لگی ہیں جو دوسری کتابوں کی ہیں انہیں غلط نہیں سمجھنا ہے۔

کتبہ شرف علی

کتاب التَّحْقِيقِ فِي مَعْنَى الْوَقْفِ

تھا کہ غرض غنی پیدا کرنا ہے نہ شرف اپنا بول چال پناہ برتاؤ وغیرہ غیر مذہب و دین سے
 ملکہ رسد و اس کی قوموں کی مشرت و عبادت بد مذہب و استیلا کے کو نہ بدست سے مش
 کیلئے پھر ان پر بھی چیزیں دی گئی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ بھی ہے
 تب بھی گناہ و جرم سے بچے۔ اگرچہ منکر نہ یا ضررے یا ہر ترنا یا اٹھوں سے و پناہ یا جامہ یا
 ہانگہ پہننا میں سے ہر ایک سے منع ہے اور اگر اس کے ساتھ شرعی وضع کو اختیار کرے یا اس کی بڑائی
 کرے تو پھر گناہ سے گنہگار نہ ہو جائے گا اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے
 ان کی خصوصیت نہ ہے تو گناہ نہ رہے گی اور خصوصیت نہ رہنے کی پناہ یہ ہے کہ ان چیزوں
 کو دیکھنے سے ہم لوگوں کے ذہن میں یہ شک نہ ہو کہ یہ وضع تو فرض نے دیکھ کر کی ہے جیسے اگر کھایا
 یا پینا پہننا یا کرنا یہ خصوصیت ہے اس وقت تک کہ جو ایسا ہے ہمارے ملک میں کوئی
 قوم نہ پہننا یا اگر کافی پہننا یا دھوئی یا نہ دھنا یا غور تو اس کو ہنگام پہننا پھر ایسی چیزوں میں چیزیں
 دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے کوئی قوم یا قوم یا قوم وضع کی طرح ان کی عام
 نہ ہے نہ ہر قوم پر یہ چیزیں کاٹنے سے کہ نہ اس کی قطع کرنے سے تو صرف گناہ ہی
 نہ ہے کہ اگر ایک یا دو اور جو چیزیں دوسری قوموں کے مذہب میں وضع ہیں ان کے اختیار کرنا
 گناہ کی وجہ سے مذہب نہ رہتا ہے نہ یہ چیزیں جو قومی وضع ہیں یا جنہو باندھ لیا یا تھے یا تھنہ لگانا یا
 پکڑنا وغیرہ جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گون و کھوپڑیاں

ف یہ یقینی بات ہے کہ اپنی وضع اور طریقہ چھپڑ کر دوسرے کی وضع اور طریقہ خوشی سے تب ہی
 اختیار کرتا ہے جب اس کی طرف دل چھکے اور نہ فرمانوں کی طرف جھکنے پر دوزخ کی وعید فرمائی
 ہے اس حدیث ثابت ہے کہ ایسی وضع اور طریقہ اختیار کرنا گناہ ہے (۱) عبداللہ بن عمرو بن العاص
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے دیکھے فرمایا یہ کفار کے
 کپڑوں میں سے ہیں ان کو مست پہنڈ مسلم (۲) ایسا کپڑا مرد کے لئے خود بھی حرام ہے مگر آپ نے
 ایک جہ یہ بھی فرمائی معاہم ہوا کہ اس وجہ میں بھی اثر ہے پس یہ وجہ جہاں بھی پاجائیگی یہی حکم ہو گا۔
 (۳) رکائے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپوں کے اوپر عماموں کا
 ہونا فرق ہے ہمارے اور مشرکین کے درمیان (تہذیبی) ف مرقاة میں ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم
 عمامہ ٹوپوں کے اوپر باندھتے ہیں اور مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں (۴) ابن عمر سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی شباهت اختیار کرے
 وہ ان ہی میں ہے (احمد و ابوداؤد) ف یعنی اگر کفار فساق کی وضع بنوے گا وہ گناہ میں ان کا
 شریک ہو گا (۵) ابی ریحانہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع
 فرمایا ان میں ایک یہ بھی ہے یعنی (اور اس سے بھی کہ کوئی شخص اپنے کپڑوں کے نیچے حریر لگا
 مثل عجمیوں کے یا اپنے شانوں پر حریر لگے مثل عجمیوں کے) (ابوداؤد و نسائی) ف اس میں بھی وہی
 تقریر ہے جو (۶) میں گذری (۷) ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی شباهت بناتے ہیں اور ان عورتوں پر جو
 مردوں کی شباهت بناتی ہیں (بخاری) (۸) یہ ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کی وضع کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی جو

شک النعام

در بیان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میری امت سے چھوٹے رہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری) (مسند ابوالحسن)
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جس دین کے احکام میں
 پیادہ سرحدیں محفوزہ کرے میری امت پریش کرے اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ کرے
 اللہ سے نگا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا (بخاری)
 کہ ان حصوں میں نوے سے زائد آیتوں کی اور غیر مکرر و مرثعہ تین سو چالیس
 زائد حدیثوں کی تفسیر ہو گئی اگر کوئی ان حصوں کو چھپوا کر تقسیم کرے یہ تو بائس
 کو بھی ملے گا یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ کی بی بجز اس کے جس میں عین لکھ دیا ہے۔

اشرف ساقی غنی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اور حضرت حکیم الامت قدس سرہ کی جملہ تصانیف و مؤلفات اور

اکثر ہزار علامہ دیوبند اور دوسرے بزرگان دین کی تصانیف اور عربی و فارسی
 و ہندی و دیگر کتب میں مسیحات و مستحبات و مستنبطات و غیرہ و غیرہ
 قسم کے آن مجید۔

ملنے کا پیشہ

مکتبہ اشرف العلوم دارالافتاء دیوبند ضلع بہار ہند

[illegible]

امداد الفتاویٰ

مکتبہ مکمل

حکیم الامت محمد علی صاحب دہلوی صاحب تھانوی قدس سرہ

کے فتاویٰ جس کا ایک بہت بڑا حصہ استاذ اکمل حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب تھانوی قدس سرہ اور قطب عالم ابو حنیفہ وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کا نظر فرمودہ بھی ہے۔ اس زمانہ کے فتاویٰ میں مستند مدلل اور علما کے ہند کا معتمد علیہ ضروریات زمانہ پر گہری نظر ثانی عوارض جدید معاملات اور آفات جدیدہ سے متعلق مباحث میں بے نظیر ہے۔

اس وقت تک اس کی اشاعت کیا نہ تھی کہ اس طرح ہونی چاہی کہ چار مستقل جلدیں۔ پانچ تھے۔ ایک ترجیح الراجح۔ ایک عوارض الفتناء کی۔ اور آخری زمانہ کے فتاویٰ کچھ ماہوار رسالہ النور میں شائع ہوئے کچھ قلمی رہنمائی میں محفوظ تھے جو بارہواں حصہ ہوا۔ ان تمام حصوں میں چونکہ توہین و تریب نہیں تھی اس لئے ایک مسئلہ کے متعلق مباحث تمام حصوں میں منتشر اور ایک دوسرے پر موقوف تھے جن سے افادہ آسان نہ تھا۔

اس وقت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مدنی دیوبند خلیفہ خاص حضرت محدث نے تمام کتاب کے بارہ حصوں کو محنت شاد برداشت کر کے (۱) ابواب فقہیہ پر مرتب کیا۔ (۲) ایک مسئلے کے متعلق جتنے فتاویٰ مختلف جلدوں میں تھے یا ترجیح الراجح میں اس کی بحث تھی سب کو یکجا کر دیا۔ (۳) ہر مسئلہ کیساتھ طبع قدیم کی جلد اور صفحہ کا حوالہ لکھا۔ (۴) جن مسائل میں متعدد فتاویٰ بظاہر متعارض نظر آئے اور ترجیح الراجح میں بھی اس پر کلام نہیں ان کی تطبیق یا ترجیح کیلئے حاشیہ میں توضیح کی گئی۔ (۵) جن مسائل میں کوئی ایہام یا غلاق تھا ان پر حواشی لکھ کر واضح کیا گیا۔ (۶) ترتیب میں قدیم طرز کے ابواب فقہیہ کے ساتھ اہم مسائل کے لئے جدید عنوانات و فصول بھی قائم کر دیے۔ (۷) ہر جلد کے فتاویٰ پر ترتیبی نمبر ڈال دیے۔ (۸) فہرست مضامین نہایت مکمل اور شرح نگاہی ہوئی اس کے دو جلدوں کی بحمد اللہ کتابت بھی ہو چکی ہے کل باقی با سات جلدیں ہو چکی۔ طباعت کیلئے بڑے سڑے کے عوارض سے یہ مسئلے یہ صورت اختیار کی گئی ہے کہ پیشگی قیمت کا اعلان کیا جائے۔ مجموعہ جلدوں کی قیمت بعد طبع کی تقریباً تیس روپیہ ہوگی جو حضرات پیشگی قیمت ایک روپیہ سے لے کر پندرہ روپیہ تک بھجوانے کے جو حضرات دس روپیہ یا دو فی قیمت پیشگی جمع کر سکتے ہیں ان کو ایک نسخہ کامل مفت نذر کیا جاوے گا۔ اگر پیشگی رقم معتد بہ قدر میں آگئی تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ سال بھر کے اندر پوری کتاب طبع ہو جائیگی۔

ملفوظات مولانا غفر

لو اور انوار

اشرف السوانح

خطبات الاحکام ۱۲
الخطب الماثوره

جلد اول پندرہم حصہ
مجموعہ چہارم سہ

خوردہ ۱۲

نایبات اشرفیہ ۸

مناجات مقبولہ

مجموعہ السوانح

الاقتصاد فی التعلیم

مجموعہ السوانح

والاجتهاد ۱۲

مجموعہ السوانح

العرف والظراف

مجموعہ السوانح

تفسیر تاجہام

آداب معاشرت ۳

تفسیرات و صیغہ ۳

حقوق الاسلام ۱

تخصیصات عشر طہ

حقوق العلم ۱۰

اعمال قرآنی ۸

ارشاد الہم فی حقوق

زوال السنہ عن

الہدایہ ۳

احکام السنہ ۲

تعلیم حق و الواجب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حیوۃ المسلمین ۳

وسلم کے

مجموعہ السوانح

مواظع

جزیرہ الاموال ۳

مجموعہ خطب ماثورہ

ملاحج الخط و الوبار ۱۲

تفسیر تاجہام

فروع الایمان ۸

وسلم اور صحابہ کرام کے

الاستفسار فی فضائل

و خطبات و مواظع

الاستفسار ۲

مجموعہ خطب ماثورہ

اخبار الزلزلہ

تفسیر تاجہام

شور و غلج

مجموعہ خطب ماثورہ

مستشرقات

سلسلہ مآثر الشریعہ بہت سی ہے جس کی تعداد تقریباً سو سے زائد ہے لیکن ان میں سے کما غزنی نایابی نے اس کے اکثر نمونوں کو نایاب بنادیا ہے۔ اس وقت صرف مواظع و ملفوظات درج کئے جاتے ہیں جو آجکل مل سکتے ہیں۔

کمالات اشرفیہ :-

مع مفتاح الکمالات

حضرت کے مواظع اور ملفوظات

اور بعض تصانیف میں خاص

اصلاحی مضامین۔ از حضرت

مولانا محمد عینی الہ آبادی خلیفہ

خاص حضرت قدس سرہ

فخارت (۱۲۵۵ھ) قیمت لکھ

اشرف السنہ :- بزرگان دین

دری کے مخصوص حالات و حالات

کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲

ملفوظات و خطوط عامہ

اقوال الجلیل (ملفوظات) نہر

فیوض الخالق (ملفوظات) نہر

اشعار الحکیم :- حضرت کے

مواظع و مجموعہ کے منتخب

اشعار۔ قیمت ۱۲

اشعار و الریح :- حضرت کے

خیر الارشاد و حقوق المسلمین

Wasool Faisl Library

حوالات میں غلطیاں
کے لئے ترمیم کی گئی
کیا ہے

مستشرقات

در کتاب دین و دنیا کی دینی و دنیوی غلطیوں کی ترمیم و اصلاح کے لئے ترمیم کی گئی

1911

